

ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

مرتبہ جناب منشی محمد لعل خان صاحب مصنف مدراسی رضوی عفی عنہ طلہ العالی نمبر ۶۵ کولو ٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

تاریخ وہابیہ و دیوبندیہ

سنہ ۱۳۴۴ھ

باہتمام کمترین حقیر ازلی فقیر محمد ماجد علی تجاوز اللہ عن ذنبہ الخفی والجلی

کلیمی پریس نمبر ۲۴ مچھوا بازار اسٹریٹ کلکتہ میں طبع شد

تعداد طبع دو ہزار جلد

قیمت فی جلد علاوہ محصول

تمہید تردید مذہب جدید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خلاصہ حال وہابیہ کا کہ محمد بن عبدالوہاب ساکن نجد کے پیرو ہین یہ ہے کہ ۱۲۱۲ھ مین بدنظمی انتظام سلطنت روم دیکھکر خروج کیا اور اس بناپر سب مسلمانونکو مشرک ٹھہرایا اور ایک نیا عقیدہ بنایا کہ جو اسکے خلاف ہو مشرک ہے اور حرمین پر تغلب کیا اور اہل سنت کے قتل کو مباح کیا اور ایک زمانہ تک حرمین طیبین اور بعض عراق کے شہرون پر مثل کربلا وغیرہ کے انکا تسلط رہا آخر مسلمانونکے لشکر نے انپر فتح پائی اور استیصال کلی اسکا ۱۲۳۳ھ مین ہوگیا اور انکے نئے عقیدہ کی کتاب کتاب التوحید نامی جو ہندوستان مین آئی تھی مولوی اسمعیل نے اسکو اختیار کیا اور ایک رسالہ اسکے مطابق کہ گویا اسکا ترجمہ اور شرح ہے اردو زبان مین تصنیف کیا اور تقویۃ الایمان اسکا نام رکھا کہ اسکی رو سے انکے استادون سے لیکر اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تک کوئی شرک سے نہین بچا ہند کے علما اہل سنت نے تحریر و تقریر سے انکا خوب رد کیا ہندوستان مین وہابی وہ ہے جو تقویۃ الایمان کو حق سمجھے اور مولوی اسمعیل کے مذہب کو اچھا کہے فقط اور وہ جو وہابیہ کے عقیدہ کا حال ہے اوپر مذکور ہوا اسکی ایک سند بہت بڑی معتبر عبارت شامی ہے در مختار نام فقہ حنفی کی کتاب مشتہر ہے علامہ شامی نے اسپر ایک حاشیہ لکھا اسکا نام رد المحتار معروف شامی ہے اور وہ حاشیہ تمام بلاد اسلامیہ مین مشہور ہے اور ہند کے وہابیہ یعنے مولوی اسمعیل کے پیرو ازانجملہ جیسے مولوی نذیر حسین دہلوی اور مولوی بشیر الدین قنوجی اور مولوی امداد العلی صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ ڈپٹی کلکٹر اور مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی اور مولوی خلیل احمد صاحب انبیٹھی اور مولوی اشرف علی صاحب تھانوی اور مولوی محمود حسن صاحب دیوبندی وغیرہم۔ جو بحمایت مولوی اسمعیل کے مذہب اہل سنت کے رد مین رسالے تصنیف کرتے ہین اور مولوی اسمعیل کیطرف سے

جواب لکھتے ہین اور چھپواتے ہین یہ لوگ بھی اُس حاشیہ شامی سے اپنے رسالون مین سند لاتے ہین عبارت اُسکی یہ ہے کما وقع فی زماننا فی اتباع عبد الوہاب الذین خرجوا من نجد و تغلبوا علے الحرمین وکانوا ینتحلون مذہب الحنابلۃ لکنھم اعتقدوا انھم المسلمون وان من خالف اعتقادھم مشرکون واستباحوا بذلک قتل اھل السنۃ وقتل علماھم حتی کسر اللہ تعالیٰ شوکتھم وخرب بلادھم وظفر بھم عساکر المسلمین عام ثلث وثلٰثین ومائتین والف انتھی

یہ عبارت نسخہ مطبوعہ مصر کی تیسری جلد کے صفحہ ۳۰۹ پر باب البغاۃ مین ہے اس سے بخوبی ثابت ہوگیا کہ ہندوستان کے وہابی یعنے اسماعیلیہ جو اپنی وہابیت کی برائی چھپانے کے واسطے وہابیہ نجد کی تعریفین زبانی بیان کرتے ہین اور رسالون مین لکھتے ہین اور دعوی کرتے ہین کہ وہ بہت اچھے لوگ دیندار تھے اور اہل سنت وجماعت سے کچھ مخالفت نہ تھی اور اُنھون نے کچھ ظلم نہین کیا اور اُس ملک کے لوگ اُنکو برا نہین جانتے ہین یہ سب باتین وہابیہ اسماعیلیہ کی کذب و افترا ہین اور اس حرکت سے انکا وہابی ہونا ہر عاقل پر ظاہر ہوتا ہے۔

نقل عبارت فتاویٰ رشیدیہ مصنفہ مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی

سوال وہابی کون لوگ ہین اور عبد الوہاب نجدی کا کیا عقیدہ تھا اور کون مذہب تھا اور وہ کیسا شخص تھا اور اہل نجد کے عقائد مین اور سنی حنفیون کے عقاید مین کیا فرق ہے ؟

الجواب محمد بن عبد الوہاب کے مقتدیونکو وہابی کہتے ہین اُنکے عقائد عمدہ تھے اور مذہب اُنکا حنبلی تھا البتہ اُنکے مزاج مین شدت تھی مگر وہ اور اُنکے مقتدی اچھے ہین مگر ہان جو حد سے بڑھ گئے اُن مین فساد آگیا ہے اور عقائد سب کے متحد ہین اعمال مین فرق حنفی شافعی مالکی حنبلی کا ہے۔

مسلمانو خود انصاف کرلو کہ دیوبندی اور وہابی مین کیا فرق ہے جبکہ مفتی صاحب نے خود یہ فیصلہ کیا ہے جو نہایت مشہور و معروف سر گروہ علماء دیوبند ہین۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علےٰ سید المرسلین شفیع المذنبین محمد و آلہ الطیبین واصحابہ الطاھرین بعد حمد و صلوٰۃ کے جاننا چاہیئے کہ ہندوستان مین بسبب آزادی کے اسلام مین فتنے اور شرع کے احکام مین رخنے پڑگئے۔ اس زمانے مین کہ قاضی مفتی محتسب خلیفہ سر پر نہ رہے جنکا خوف ہو نفس اور شیطان نے جو آدمی کے دشمن ہین قابو پایا عجیب طرح کا ہنگامہ برپا ہوا کہ ہر شخص گویا مالک دین ہے جو چاہتا ہے حکم دیتا ہے اور جو تصوف کہ دین کا کمال ہے بالکل چھپ گیا نام و نشان باقی نہ رہا عمل کا تو کیا ذکر بلکہ گویا نایاب ہو گیا اور بے ادب زبان دراز جاہل لوگ اُسکو بُرا کہنے لگے۔ اور بموجب فرمان حضور کے اسلام مین (۷۳) فرقے ہو گئے اُنمین سے خوارج پھر وہابی وغیرہ ہوئے۔ ہر فرقہ آپکو صراط المستقیم یعنے سیدھی راہ پر جانتا ہے مگر صرف ہر ایک کا جاننا اور کہنا کفایت نہین کرتا اور اُنکے فقط کہدینے سے ثابت نہین ہو جاتا بلکہ حق وہ ہے کہ اللہ و رسول کے کلام سے ثابت ہو اسواسطے ہم رجوع کرتے ہین خدا و رسول کے کلام کیطرف یہ بات دریافت کرنے کے لئے کہ سیدھی راہ اور صراط مستقیم کونسی ہے سو قرآن شریف کی پہلی سورت مین اللہ تعالیٰ بندون کو تعلیم فرمایا کہ سیدھی راہ کی ہدایت مانگین اور یون کہین۔ اھدنا الصراط المستقیم۔ اور اُسی جگہ صراط مستقیم کا بیان بھی فرمادیا کہ وہ راہ اُنلوگون کی ہے جنپر تو نے انعام کیا ہے اور دوسری جگہ اُن لوگون کا بھی بیان فرمادیا کہ کون ہین یعنے انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور صالحین حضرت شاہ عبد العزیز صاحب نے تفسیر عزیزی مین لکھا ہے جب اللہ تعالےٰ نے بندے کو تعلیم فرمایا کہ سیدھی راہ کی ہدایت طلب کرے تو اُن لوگون کا ذکر کرنا لازم ہوا کہ جنکے واسطے سے سیدھی راہ بندونکو

پہونچی ہے اور اُنکے اعمال کے دیکھنے اور اقوال کے سننے سے سیدھی راہ غیر سیدھی راہ سے جدا ہو جاتی ہے اور نہیں تو سب مختلف مذہب والون مین سے ہر ایک کہتا ہے کہ مین سیدھی راہ پر ہون سو ایک جماعت کو مقرر کیا چاہیئے کہ سیدھی راہ کے بیان کرنے والے ہون اسواسطے سیدھی راہ کا بیان اسطرح تعلیم فرمایا صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ ۔ یعنی اُن لوگون کی راہ کہ انعام کیا تو نے اُنپر اِس لفظ قرآن مجید مین دوسری جگہ تفسیر فرمایا ہے کہ وے چار فرقے ہین انبیا اور صدیقین اور شہدا اور صالحین تو معلوم ہوا کہ سیدھی راہ راہ اُن چار فرقون کی ہے اور بندے کو چاہیئے کہ اللہ تعالے سے مناجات کے وقت مین اِن چار فرقون کو اپنی نظر مین لحاظ کرے اور اُنکی راہ طلب کرے جیسا قرآن شریف مین فرمایا ہے ومن یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیهم من النبیین والصدیقین والشهداء والصلحین وحسن اولئک رفیقا ط یعنی جو کوئی اطاعت خدا اور رسول کی بجا لاوے اور دونون کے کہنے پر عمل کرے سو وہ راہ مین اُن لوگون کے ساتھ جاتا ہے کہ انعام کیا ہے اللہ نے اُنپر اور وہ چار فرقے ہین انبیا اور صدیقین اور شہدا و صالحین یہ گروہ اچھے رفیق ہین پس اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ مین راہ حق کا ڈھونڈنا ہے اور صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ مین رفیق کا طلب کرنا ہے کہ الرفیق ثم الطریق پہلے رفیق پھر راہ اس جگہ جاننا چاہیئے کہ عوام مومنون کو صالحون کی رفاقت کرنا چاہیئے اور صالحون کو شہیدونکی اور شہیدون کو صدیقونکی اور صدیقونکو انبیا کی اور جو کوئی عوام مومنین سے چاہے کہ رفاقت انبیاء کی کرے اُسکو ان تینون گروہ کی رفاقت درجہ بدرجہ ضرور ہے جیسے اگر کوئی رفاقت بادشاہ کی چاہے تو بغیر رفاقت جمعدار کے کہ وہ کسی رسالہ دار کی رفاقت مین ہو اور رسالہ دار کسی امیر کے بڑے

امیرون مین سے رفاقت مین ہو ممکن نہین اسیواسطے اہل اللہ کے طریقون مین داخل ہونا
اہل اسلام کا محمود ہوا اور یہی جاننا چاہیے کہ جو اصل راہ عالم غیب سے انبیار کو تعلیم فرمائی
اور انبیار سے صدیقون کو اور صدیقون سے شہیدون کو اور شہیدون سے صالحون کو پہونچی
ہے۔ لازم ہوا پہلے انبیار کو جاننا اور اسکے بعد ان تینون کو تو انکی رفاقت کی طلب میسر ہو
شاہ عبد العزیز صاحب نے یہان چارون لفظون کے معنی بیان کیے اور لکھا کہ شہید
اسے کہتے ہین کہ دل کو اسکے مشاہدہ حاصل ہوا ہو اور جو کچھ انبیار سے اسکو پہونچا ہو اسکا دل
ایسا قبول کرتا ہے کہ گویا دیکھتا ہے اسیواسطے دین کے کام مین جہان دنیا اسکے نزدیک آسان
کام ہے گو ظاہر مین مارا نگیا ہو اور آخر کو شاہ صاحب نے لکھا ولی ان تینون فرقون کو شامل
ہے لیکن اکثر صالحون کو کہتے ہین اور وہ چیز کہ ان چارون فرقون کو شامل ہے اسکے علامات
سے ہے کہ اللہ تعالیٰ انکو دوست رکھتا ہے اور انکے رزق کی کفالت کرتا ہے اس طرح کہ
اورون سے ممتاز ہون اور دشمنون سے بچاتا ہے اور غربت مین انکا انیس ہوتا ہے اور انکے
نفسون مین غیرت دیتا ہے کہ امیرون اور بادشاہون کی خدمت سے راضی نہین ہوتے
اور ہمت بلند کرتا ہے کہ دنیا کی ناپاکی سے آلودہ نہین ہوتے اور انکے دلون کو روشن کرتا ہے
اور انکو وہ چیزین معلوم ہوتی ہین کہ بڑے بڑے عالم قابلون کو معلوم نہین ہوتی ہین مگر بڑی
کوشش سے اور عمر طویل مین اور کسی مصیبت سے تنگدل نہین ہوتے اور انکو ہیبت دیتا
ہے کہ جبارون اور زبردستون پر تاثیر کرتی ہے اور انکے کلام اور انفاس اور افعال اور
مکانات مین اور صحبتون اور اولاد اور نسل مین اور انکی زیارت کرنیوالون مین برکتین پے
درپے ظاہر کرتا ہے اور اپنے نزدیک انکو ایسا جاہ و مرتبہ بخشتا ہے اور انکی دعا مستجاب
ہوتی ہے بلکہ جو کوئی اپنی حاجت مین انسے توسل کرے اسکی حاجت روا ہو جاتی ہے

اور جو خصوصیتین اور علامتین کہ آنکو عالم برزخ مین اور قیامت اور عالم ملکوت مین دینا ہے
اُس قبیل سے نہین ہین کہ عوام مومنین اُسکو دریافت کر سکین مگر بعد دیکھنے اُن عالمون
کے یہ خلاصہ ہے تفسیر عزیزی کا اور بھی اُسمین ہے کہ اس جگہ ایک شبہہ ہوتا ہے کہ سیدھی
راہ اور صراط المستقیم ایک ہوتی ہے اور چار گروہون کی راہین مختلف چارون کی ایک راہ
کیونکر ہو سکے ہر نبی کا دین شریعت اور ہے اور ہر ولی کے اشغال اذکار جدی طریقت مین معمول
ہین اور قول مشہور ہے الطرق الی اللہ بعدد انفاس الخلایق یعنے جتنے آدمی ہین اُتنی
راہین ہین اللہ کی طرف پھر باوجود کثرت کے ایک راہ کیونکر ہو۔ جواب یہ ہے کہ اس طرح کی
کثرت اور اختلاف کچھ ضد ایک ہونیکا نہین ہے اور اس اختلاف سے راہ مختلف نہین ہو جاتی
ایسا ہے کہ ایک قافلہ ایک شہر سے ایک شہر کو ایک راہ مین جاتا ہے کوئی اُسمین سوداگر ہے
کوئی بوجھ اُٹھانیوالا ہے کوئی نگہبان کوئی پاسدار سب ایک ہی راہ مین جاتے ہین مگر اپنے
اپنے مناسب اور اپنے اپنے منصبون اور خدمتون کے مناسب کام مختلف کرتے ہین
ایسے ہی انبیاء اِس راہ مین راہبر اور بدرقہ ہین اور صدیق اور شہید اور صالح مرتبہ بہ مرتبہ
رفیق اور بار بردار اور پاسدار ہین۔ راہ ایک ہی ہے یہان تک سب تفسیر عزیزی سے لکھا
گیا ہے اللہ تعالے نے فرمایا۔ ویتبع غیر سبیل المؤمنین نولہ ما تولی ونصلہ جہنم
وساءت مصیرا۔ یعنے اور چلے سب مسلمانون کی راہ کے سوا۔ ہم اُسکو پھیرینگے جسطرف کو پھر گیا
اور پہونچاوینگے اُسکو ہم دوزخ مین اور پہونچا بری جگہ مولوی عبد القادر صاحب نے ترجمہ مین اِس
آیت کا فائدہ یون لکھا ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کا ہاتھ ہے
مسلمانون کی جماعت پر جس نے جدی راہ پکڑی وہ جا پڑا دوزخ مین پس جس بات پر اُمت
کا اجماع ہو وہی اللہ کی مرضی ہے اور منکر ہو سو دوزخی ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا ہے لایحل دم امرء مسلم یشھد ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ الا باحدی ثلث الثیب الزانی والنفس بالنفس والتارک لدینہ المفارق للجماعۃ اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی بندے مسلمان کا کہ خدا کی توحید اور میری رسالت کی گواہی دے خون حلال نہین مگر تین کا ایک جو بیاہا ہوا زنا کرے سنگسار کیا جاوے دوسرا جو کوئی کسیکو مار ڈالے اسکا مار ڈالنا بطریق قصاص کے چاہیئے تیسرا ترک کرنے والا دین کا چھوڑنے والا جماعت کا نووی علیہ الرحمۃ نے صحیح مسلم کی شرح مین لکھا ہے کہ جو کوئی مسلمانون کی جماعت سے نکلے نئی بات نکال کر اجماع کے خلاف جیسے رافضی اور خارجی اور انکے سوا سب اسمین داخل ہین ابن ماجہ نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اتبعوا السواد الاعظم فانہ من شذ شذ فی النار یعنے سواد اعظم کی پیروی کرو کیونکہ جو اکیلا ہوا اکثرون کی متابعت سے وہ اکیلا دوزخ مین گرایا جاویگا شیخ عبدالحق علیہ الرحمۃ نے لکھا ہے مقصود یہ ہے کہ جس جانب مین اکثر علما ہون اسکی پیروی کرو ترمذی نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ید اللہ علے الجماعۃ من شذ شذ فی النار یعنے جماعت پر اللہ کا ہاتھ ہے جو جماعت سے اکیلا ہوا دوزخ مین پڑیگا اکیلا ابوداؤد اور امام احمد نے ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے۔ ان الشیطن ذئب الانسان کذئب الغنم یاخذ الشاذۃ والقاصیۃ والناحیۃ وایاکم والشعاب وعلیکم بالجماعۃ والکافۃ یعنے شیطان آدمی کا بھیڑیا ہے جیسے بکری کا کہ پکڑ لیتا ہے جسکو کہ اپنے بھائیون سے نفرت اور برے السی کے سبب اکیلے رہے اور جسکو کہ

گلے سے اکیلی چلی جاوے اور جسکو کہ اکیلی رہ جاوے اپنی جماعت سے گھاٹیون مین مت جاؤ اور جماعت کو لازم پکڑو شیخ عبد الحق علیہ الرحمۃ نے لکھا ہے مقصود یہ ہے کہ جماعت سے باہر نہو اور اکثر عالم جس طرف ہون اُسکی پیروی کرو۔ جو فرقہ ناجیہ جمہور صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین اور اُنکے اتباع کا ہے کہ جنکو اہل سنت وجماعت کہتے ہین اللہ تعالی کے فضل سے جب سے ابتک اُسی صراط مستقیم پر ہین اور جماعت سواد اعظم اُمت وہی ہے اور ہر وقت مین اکثر اطراف مین اظہار حق اور مددگاری دین کی اُنھین سے ہوتی رہی اور سب بدمذہبونکو تادیب اور تنبیہ لسانی اور سنانی کرتے رہے اور بموجب وعدہ الٰہی کے فان حزب اللہ ھو الغالبون بے تحقیق غلبہ عام اُسی فرقہ کو رہا۔ حضرت عبد اللہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اللھم بارک لنا فی شامنا ویمننا۔ یعنے اے اللہ برکت دے ہمارے ملک یمن مین اور ملک شام مین قالوا وفی نجدنا یعنے لوگون نے عرض کیا کہ ملک نجد کے واسطے بھی دعا فرمائیے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پھر دعا فرمائی واسطے ملک شام اور یمن کے پھر لوگون نے عرض کیا واسطے ملک نجد کے آخر کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ھناک الزلازل والفتن وبھا یطلع قرن الشیطان یعنے ملک نجد مین زلزلے اور فتنے ہونگے اور اُس سے نکلے گی اُمت شیطان کی اے مسلمانون دیکھو یہ معجزہ پیغمبر خدا کا بارہ سو برس کے بعد ظاہر ہوا سنہ ۱۲۲۳ہجری مین سلطان عبد الحمید خان غازی بادشاہ روم کہ بڑا عادل ودیندار صاحب عزم تھا جنت نصیب ہوا۔ سلطان سلیم ثالث اُسکے بھتیجے نے اُسکے بیٹون کو نظر بند کیا اور زبردستی سے بادشاہ ہوگیا اور بہت امیرون اور سردارونکو اس خیال سے کہ ہواخواہ سلطان اور اُسکی اولاد کی سلطنت کے خواہان ہین مع اکثر فوج عمدہ کے حالت غفلت مین بمجرد قبض روح سلطان مرحوم کے مروا ڈالا اور رعیت پر بھی ظلم شروع کیا

ﮧ از کتاب سیف الجبار صفحہ ۱۸۱ مصنفہ جناب مولانا مولوی فضل رسول صاحب بدایونی ولادت ۱۲۱۳ھ وفات ۱۲۸۹ھ ۱۲

ایسی باتون سے روم کی سلطنت مین خلل پڑ گیا سارے صوبے کہ ترکی زبان مین پاشا کہلاتے ہین اور چھوٹے چھوٹے بادشاہ کہ سلطان روم کے تابع تھے سب پھر گئے آپ آپ کو حاکم ہو گئے سلطان کا حکم کچھ نرہا آپسمین لڑائیان ہونے لگین جو زبردست ہوگیا کمزور کا ملک چھین لیا اور طرح طرح کے فتنہ و فساد برپا ہو گئے۔ سب سے بڑا فتنہ نجد کے رہنے والون کا ہے کہ وہ ایک ملک ہے حجاز و عراق کے بیچ مین اور شیطان ملعون اُسی نجد کے شیخ کی صورت بنکے مکہ کے کافرون کا شریک مشورہ ہوا تھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی دشمنی کے لئے اِسی سبب سے شیطان کو شیخ نجدی کہتے ہین اس حادثہ کا کیا بیان کرون مکہ مدینہ کے رہنے والون نے یزید علیہ ما علیہ اور حجاج پلید کے ظلم جو کانون سے سنے تھے نجدیہ کے ہاتھ سے اپنی آنکھ سے دیکھے تفصیل اُسکی یہ ہے کہ عبد الوہاب نام ایک رئیس نجد کا بڑا چالاک ہوشیار تھا اور باپ دادے اُسکے علم ظاہری اور باطنی مین اُس ملک کے مقتدا اور صاحب سلسلہ تھے اور اُس خاندان کا اُس ملک مین بڑا اعتبار تھا عبد الوہاب نے حال سلطنت کی خرابی کا دیکھکر ارادہ کیا بادشاہی کا اور یہ صلاح ٹھہری کہ دینداری کے حیلے سے اور لوگون کو جمع کر کے مکہ اور مدینہ کو اپنے تصرف مین لے لیجیے کہ فوج و لشکر سے خالی ہین اور مال اور خزانہ آنمین بیشمار ہے چنانچہ اُسنے جب مال و خزانہ اور ایک بڑے گروہ کو اپنے قبضہ مین لے لیا تو وعظ مین یہ بیان کیا کہ سب حاضرین ملکر ایک شخص کو سردار مقرر کرین مگر مجھکو معاف رکھین کہ دنیا کی رغبت نہین رکھتا ہون پہلے اُن لوگون نے جو ملے ہوئے تھے پھر سبھون نے کہا کہ سوائے آپ کی ذات شریف کے اور کوئی اِس کام کے لائق نہین تب اُسنے کہا کہ مین مجبور ہون کہ مسلمانون کا گروہ مجھے سرداری کے لئے منتخب کرتا ہے مین خلاف کیسے کر سکتا ہون لاچار ہوکر قبول کرتا ہون مگر ایک شرط یہ ہے کہ عقائد اعمال مین میرے تمام لوگ

مطیع رہو اور میرے حکم سے نہ پھرو آخر سب سے بیعت لیکر امیر المومنین بنا اور نام اُسکا سلطانِ تمام کی جگہ خطبہ مین داخل ہوا قصبہ درعیہ جو کہ وطن تھا تخت گاہ قرار دیکر اپنی اولاد و اقارب کو شہرون کا حاکم کیا اور آپ خود ایک نیا مذہب جاری کیا جسکے رو سے اہل سنت وجماعت کافر ٹھہرین کچھ مسئلے متفرق خارجیون کے کچھ معتزلہ کے کچھ ملاحدہ ظاہریہ وغیرہ کے مذہبون سے لیکر کچھ اپنے دل سے جوڑ کر ایک رسالہ بنایا محمد نام اُسکے چھوٹے بیٹے نے اُسمین بڑھا کر کتاب التوحید نام رکھا پھر اُسکو آپ اختصار کیا حاصل اُسکا یہ کہ تمام اُمت مرحومہ کافر ہے خصوصاً رہنے والے حرمین شریفین کے تاکہ اُنکا لوٹنا اور مار ڈالنا جہاد ٹھہرے تاکہ خوب مال وزر جمع ہو جائے ایسی کارروائی (اور خطرات سے اُسنے اِس وہابیہ فرقہ کی ترقی کیا خدا پناہ مین رکھے اِس فرقہ سے) ہندوستان مین اِس دین کے پھیلنے کا یہ قصہ ہے کہ مولوی اسمٰعیل کی فکر مین حد سے اور طبیعت مین مذہب سے بے قیدی کی رغبت پہلے سے تھی بزرگ اُنکے اِس سبب سے اُن سے ناراض بھی تھے مگر اُنھون نے ایک بھی نہ سنی اور فرقہ وہابیہ کی ترقی مین سخت سرگرمی کو راہ دیکر اہل سنت وجماعت کو گمراہ کرنا شروع کیا اور اکثر ہندوستان مین اُنکے چند مقامون پر پیرو ہوئے۔ اور شاہ عبد العزیز صاحب نے آخر عمر مین اپنا تمام مملوکہ منقولہ غیر منقولہ کہ ہر جنس کثرت سے تھی حرم اور نواسون وغیرہ کو ہبہ کر کے قابض کرا دیا مولوی اسمٰعیل کو کچھ نہ دیا جب شاہ صاحب نے انتقال کیا کوئی بزرگون مین نہ رہا مولوی اسمٰعیل کھلے بند و نہین کھُلم کھُلے تین چشمے فساد کے دین مین اُنکی ذات سے جاری ہوئے ایک فتنہ ظاہریہ کا کہ قیاس وتقلید حرام اور ائمہ مجتہدین وفقہاء مقلدین فاسق بلکہ کافر یہ فتنہ تھوڑا سا شاہجہان آباد مین اور پورا نواح عظیم آباد وغیرہ پورب کے شہرون مین پھیلا ایسے جاہل کہ ابو حنیفہؒ اور شافعیؒ کا لفظ بھی صحیح نہین بول سکتے فی کوپی اور شین کو سین کہتے ہین اماموں اور مقلدون کو بُرا کہتے ہین اور اُنکی طرف خطا اور گمراہی کی نسبت کرنے مین

کچھ تامل نہیں کرتے اور مولوی اسمعیل کی زبان درازیان اور بے ادبیان ائمہ وفقہا کے ساتھ مشہور
ہین دیکھو تنویر العینین مین لکھا ہے ولیت شعری کیف یجوز التزام تقلید شخص معین
مع تمکن الرجوع الی الروایات المنقولۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم الصریحۃ
الدالۃ علی خلاف قول الامام المقلد فان لم یترک قول امامہ ففیہ شائبۃ
من الشرک ترجمہ مین نہین سمجھتا کہ ایک شخص معین کی تقلید کا التزام کرنا کیونکر جائز ہو باوجود
ممکن ہونے رجوع کے اُن روایتون کی طرف کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے منقول ہین کہ صاف
دلالت کرتی ہین تقلید کی گئی امام کے قول کے خلاف پر پھر اگر اپنے امام کے قول کو چھوڑ نہ دے
تو اسمین میل ہے شرک کا فقط پہلے امامون کی تقلید کی حقیقت سمجھ لینا چاہیئے وہ یہ ہے کہ
بعد گزرجانے زمانہ اصحاب کرام کے حدیث کی روایتون مین اختلاف و تعارض بکثرت ہوا اور
راویون مین اچھے برے ملگئے یہانتک کہ بدمذہب لوگ بھی جیسے رافضی خارجی وغیرہ داخل ہوئے
اور راویون کے رد و قبول مین اختلاف ہوا ایک جسکو مانتا ہے دوسرا نہین مانتا اور ایسے
ہی الفاظ حدیث کے معنے مین بھی مختلف ہوئے کوئی ایک حدیث کے کچھ معنے کہتا ہے کوئی اُسی
حدیث کی اور مراد ٹھہراتا ہے اللہ تعالےٰ نے خاص خاص بندون کو توفیق دی کہ اپنی ساری
ہمت اور سعی مصروف کی اِس کام پر کہ دریافت کرین کونسی روایت صحیح کونسی غیر صحیح کونسی مقدم
کونسی موخر کون ناسخ کون منسوخ کون راجح کون مرجوع کون راوی عدل کون غیر عدل
کونسے معنی معتبر کونسے غیر معتبر سو انھون نے اِس طرح کی ہر ایک بات کو جیسا چاہیے خوب تحقیق
کرکے ایک امر منقح لکھدیا اور جو صورتین مسئلون کی پیش آئین کہ بعینہ قرآن و حدیث مین نہ ملین
انکو قرآن و حدیث سے نکالا اور اصول شرعیہ کا ضبط کیا اسکا نام مذہب ہے ہر ایک شخص کو
یہ مرتبہ حاصل نہ تھا اُن لوگون کی پیروی کی اِسکا نام تقلید ہے اور یہ بات کہ جب چاہا جس کی

چاہی پیروی کرلی کسی مسئلہ مین کسیکی اور کسی مین کسیکی نرا دین مین کھیل ہے ایک چیز کو کبھو حرام کبھو
کبھو حلال کبھو مکروہ جانے کبھو مباح ایک صورت کے دو مقدمون مین کبھو مدعی کو حق دلاوے
کبھو مدعا علیہ کو اامونکے زمانہ مین اور قریب قریب اسکے اور بہت مجتہد تھے رفتہ رفتہ انکے مذہبون کا
نشان نہ رہا انھین چار مذہبون کی تحریر و تقریر ضبط اصول و فروع نظم وکلیات و جزئیات جیسا
چاہیے ویسا دائر و سائر ہوا سواد اعظم امت مرحومہ نے ان چار مذہبون مین سے جسکی چاہی تقلید
اختیار کی شاہ عبدالعزیز صاحب تفسیر مین لکھتے ہین کہ چھ فرقون کی اطاعت خدا کے حکم سے فرض
ہے از انجملہ مجتہدین شریعت و شیوخ طریقت اند کہ حکم ایشان بطریق واجب مخیر لازم الاتباع است
بر عوام امت زیرا کہ فہم اسرار شریعت و دقائق طریقت ایشانرا میسر است فَاسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ
اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ اب دیکھو کہ مولوی اسمعیل نے تمام لاحقین امت مرحومہ کو مشرک ٹھہرایا کہ
اامونکے وقت کے بعد سے ابتک اہل سنت یہی چار فرقے ہین[ه] حنفی شافعی مالکی حنبلی اور حدیث
کی کتابون مین کوئی حدیث مخالف اپنے امام کی دیکھکر تقلید کو چھوڑ دینا جایز نہین ہے کیونکہ
تحقیق حدیث کی جیسی کہ اامون کو تھی حدیث کی کتابون کے جمع کرنے والون کو نہ تھی ان کتابونکے

ه تنبیہ سنّی حنفی یہ دو لفظ ایسے دائر و سائر ہین جنسے شاید ہی کوئی شخص ناواقف ہو مگر اکثر لوگ اسکے
معنے کے تہہ تک پہونچنے سے قاصر ہین اکثر لوگ ان دونون کا ایک مفہوم خیال کرتے ہین حالانکہ ایسا نہین
سُنّی وہ ہے جو اعتقاداً مذہب اہل سنت و جماعت رکھتا ہو فروعاً کیسا ہی ہو حنفی ہو یا شافعی یا مالکی یا حنبلی
اور حنفی وہ ہے جو فروع مین امام اعظم ابو حنیفہ رح نعمان بن ثابت رض کا مقلد ہو اعتقاداً کچھ ہی مذہب رکھتا ہو معتزلی
ہو یا سنّی یا کوئی اور مذہب کا اسی بنا پر غیر مقلدین نہ سنّی ہین نہ حنفی اور دیوبندی حنفی ہین لیکن سنّی نہین یعنے یہ لوگ
اعتقاداً تابع محمد ابن عبدالوہاب نجدی ہین عملاً مقلد امام ابو حنیفہ اور غیر مقلدین عملاً و اعتقاداً ہر طرح وہابی ہین ۱۲

دیکھنے والون کا تو کیا رتبہ ہے ہر ایک کام کے واسطے ہر ایک شخص خاص ہے تحقیق ناسخ و منسوخ
راجح و مرجوع کے تعارض دور کرنا الفاظ سے مطالب کا نکالنا اور اسطرح کی باتین جو ضرور ہین
اور اصول کی کتابون مین بتفصیل مذکور مجتہدون کا کام ہے اُن چارون امامون کے برابر اس کام
مین اور کوئی نہین ہے گویا اس بات پر امت کا اجماع و اتفاق ہو گیا اور حضرات محدثین کا کام
جمع کرنا حدیثون کا ہے عقود الجمان فی مناقب النعمان مین لکھا ہے کہ اعمش علیہ الرحمۃ سے مسئلے
پوچھے گئے اُنھون نے ابو حنیفہؒ سے کہا کہ تم ان مین کیا کہتے ہو ابو حنیفہؒ نے سب کے حکم بیان
کیے اعمش نے کہا کہان سے کہتے ہو جواب دیا کہ تمنے فلانی حدیث کی فلانے سے اور فلانی فلانے
سے یون روایت کی ہے اور بہت سی حدیثین اس طرح پر بیان کیے اعمش نے کہا کہ جو مین نے
سو دِن مین حدیث جمع کی تھی تمنے ایک ساعت مین بیان کی مین نہین جانتا تھا کہ تمکو یہ حدیث معلوم
ہونگی اے گروہ فقہا کے تم طبیب ہو اور ہم عطار اور تو نے اے شخص دونون طریقونکو لیلیا
ہے اور اعمشؒ جب حج کو چلے علی بن مسہر کو بھیجکر ابو حنیفہؒ سے مناسک لکھوا منگوایا اور اعمش
سے ایک شخص نے مسئلہ پوچھا اُنھون نے اشارہ کیا ابو حنیفہؒ کے حلقہ کی طرف اور کہا کہ اُنکو
لازم پکڑو کہ جب اُنکو کوئی مسئلہ آگے آتا ہے تو ہمیشہ اُسکو آپسمین پھیرتے رہتے ہین یہانتک
کہ صواب کو پہونچے وکیع بن جراحؒ کے آگے کسی نے کہا کہ ابو حنیفہؒ نے خطا کی وکیع نے کہا وہ کیونکر
خطا کرے حال یہ کہ اُسکے ساتھ ابو یوسفؒ و زفرؒ و محمدؒ سے لوگ ہون اجتہاد اور قیاس مین
اور عیسی بن ذکریا اور حفص و حبان و مندل سے لوگ حفظ حدیث مین اور قاسم سے لغۃ
عربیہ مین اور داؤد و فضیل سے زہد و ورع مین جسکے ایسے اصحاب و جلساء ہون وہ خطا کریگا
اور اگر کرے گا تو یہ لوگ حق کی طرف پھیر دینگے وکیع نے کہا کہ جو اس طرح کی بات کہے وہ
مثل انعام کے ہے بلکہ اُن سے بھی زیادہ تر عبد اللہ بن مبارک نے کہا کہ ابو حنیفہؒ کا قول

ہمارے نزدیک مثل اثر رسول اللہ کے ہے جہاں ہم اثر نہیں پاتے نے مسعر بن کدام نے کہا کہ ہمنے طلب کیا ابوحنیفہؒ کے ساتھ حدیث کو سو حدیث میں غالب آیا ہم پر ایسی ہی زہد میں اور فقہ مین تو دیکھتے ہو کیا حال ہے حافظ عبدالعزیز اور ابو محمد حارثی اور ابراہیم بن معویہ وغیرہ نے نقل کیا ہے کہ علامت سنی ہونے کی یہ ہے محبت ابوحنیفہ کی اور بغض ابو حنیفہؒ کا علامت بدمذہبی کی ہے ابوحنیفہؒ بڑے حفاظ حدیث سے تھے ورنہ یہ رتبہ اجتہاد کا کیونکر حاصل ہوتا چار ہزار شیخ آئمہ تابعین وغیرہ سے حدیث لی اور اُنسے جتنے لوگوں نے روایت کی ہے شمار سے باہر ہیں اور ائمہ اسلام سے اُتنے لوگوں نے روایت نہیں کی اور نہ اور وں کے اُتنے اصحاب و تلامیذ ہیں اور کسی شخص سے علما کو ایسا انتفاع نہیں ہوا جیسا ابوحنیفہؒ اور اُنکے اصحاب سے احادیث مشتبہ کی تفسیر میں سفیان ثوری نے کہا کہ ابوحنیفہ کا علم بہت بڑا تھا جو آثار رسولؐ اللہ سے صحیح ہوتا اُسکو لیتے اور حدیث کے ناسخ و منسوخ کو خوب جانتے تھے اور ثقات کی حدیث طلب کیا کرتے تھے اور یہ کہ آخر فعل رسول اللہ کیا ہے اور علماء نے کیا کہا ہے امام شافعیؒ اور سفیان بن عیینہؒ اور عبداللہ ابن المبارکؒ وغیرہ نے کہا کہ ابوحنیفہ سے بڑا ہمنے کوئی فقیہ نہ دیکھا نہ سنا یزید بن ہارون نے کہا احفظ اپنے زمانہ کے تھے حافظ مکی نے کہا اعلم زمانہ کے تھے ابی یحیی حمانی نے کہا کہ مینے کسیکو ابوحنیفہؒ سے بڑھکر نہ دیکھا ہر باب میں ابواب خیر سے جسکو ملا پایا ابوحنیفہؒ کے ساتھ ابوحنیفہؒ کو ہر بات میں افضل پایا یہ تھوڑا سا کچھ بطور نمونہ نقل کیا ہے اُس کتاب سے کہ تصنیف شافعی مذہب کی ہیں تا کہ معلوم ہو کہ اعتقاد اکابر کا ایسا تھا۔ منجملہ مدائح کے جو حضرت عبداللہ بن مبارک نے اور امام شافعیؒ نے امام امت حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی مدح میں کہا ہے یہ ابیات ہیں۔

ابیات

	اِمَامُ الْمُسْلِمِیْنَ اَبُوْ حَنِیْفَہ	لَقَدْ زَانَ الْبِلَادَ وَ مَنْ عَلَیْھَا	

البتہ زینت دی شہرون کو اور شہر والونکو — مسلمانون کے امام ابو حنیفہؒ نے

بِأَحْكَامٍ وَآثَارٍ وَفِقْهٍ — كَآيَاتِ الزَّبُوْرِ عَلَى الصَّحِيْفَه

بہ سبب احکام شرعی اور احادیث و فقہ کے — جیسے زبور کی آیات ورق پر مرقوم ہین

فَمَا فِي الْمَشْرِقَيْنِ لَهُ نَظِيْرٌ — وَلَا فِي الْمَغْرِبَيْنِ وَلَا بِكُوْفَه

سو نہین ہے دونون مشرق مین اسکا نظیر — اور نہ دونون مغرب مین اور نہ کوفہ مین

يَبِيْتُ مُشَمِّرًا سَهَرَ اللَّيَالِيْ — وَصَامَ نَهَارَهُ لِلّٰهِ خِيْفَه

رات کاٹتا ہی امام دامن چڑھائے یعنے مستعد عبادت راتون مین جاگتا اور دن مین روزہ رکھتا ہی اللہ کے خوف سے

فَمَنْ كَأَبِيْ حَنِيْفَةَ فِيْ عُلَاهُ — إِمَامُ الْخَلِيْقَةِ وَالْخَلِيْفَه

سو کون ہے ابو حنیفہؒ کے مانند بلند رتبگی مین — امام خلق کا اور بادشاہ کا

رَأَيْتُ الْعَائِبِيْنَ لَهُ سِفَاهًا — خِلَافَ الْحَقِّ مَعَ حُجَجٍ ضَعِيْفَه

دیکھا مینے اسکے عیب کرنیوالونکو بیوقوف — امر حق کے مخالف دلائل ضعیفہ کے ساتھ

وَكَيْفَ يَحِلُّ أَنْ يُؤْذَى فَقِيْهٌ — لَهُ فِي الْأَرْضِ آثَارٌ شَرِيْفَه

اور کیونکر حلال ہو اُس فقیہ کا ایذا دینا — جسکے آثار شریفہ زمین مین ثابت ہین

وَقَدْ قَالَ ابْنُ إِدْرِيْسٍ مَقَالًا — صَحِيْحُ النَّقْلِ فِيْ حِكَمٍ لَطِيْفَه

سو البتہ محمد بن ادریسؒ شافعی نے ایک قول — صحیح النقل کیا ہے لطیف حکمتون مین

بِأَنَّ النَّاسَ فِيْ فِقْهٍ عِيَالٌ — عَلَى فِقْهِ الْإِمَامِ أَبِيْ حَنِيْفَه

امام شافعی کا وہ قول یہ ہے کہ تمام لوگ فقہ مین عیال ہین — یعنے بال بچے ہین امام ابو حنیفہؒ کی فقہ کے

فَلَعْنَةُ رَبِّنَا أَعْدَادَ رَمْلٍ — عَلَى مَنْ رَدَّ قَوْلَ أَبِيْ حَنِيْفَه

سو لعنت ہے ہمارے رب کی بقدر شمار ریت کے — اُسپر جو امام ابو حنیفہؒ کے قول کو رد کرے

اور مقرر انصاف کیا ہے شافعیؒ نے جہان یون کہا ہے کہ جو شخص فقہ حاصل کرنے کا ارادہ کرے سو اُسکو چاہیئے کہ ابو حنیفہؒ کے شاگردون کا ساتھ نچھوڑے اسواسطے کہ معانی دقیقہ تو اُنکو آسان اور سہل ہو گئے ہین اور خدا کی قسم ہے کہ مین فقیہ نہین ہو گیا مگر محمد بن حسین شیبانی کی کتابون سے ایسا ہی ہے حاشیہ درالمختار مین (حلبی کا) اور اسمٰعیل بن ابی رجاءؒ نے کہا کہ مین نے محمد بن حسنؒ کو خواب مین دیکھا سو اُنسے کہا کہ خدا نے تمھارے ساتھ کیا کیا اُنھون نے کہا کہ مجھکو بخشدیا پھر حق تعالےٰ نے فرمایا کہ اگر مین تیرے عذاب کرنیکا ارادہ کرتا تو یہ علم تجھکو نہ دیتا پھر مین نے کہا تو ابو یوسفؒ کہان ہین کہا کہ ہمسے دو درجے اوپر ہین مین نے کہا تو ابو حنیفہؒ کہان ہین کہا دور ہین وہ تو علیئین کے اوپر ہین علیئین جنت مین بالاتر مکان ہے سو یہ بلندی رتبہ اضافی ہے یعنے بہ نسبت صاحبین کے نہ مطلقاً اسواسطے کہ انبیا اور صحابہ امام سے قطعاً درجہ مین بلند تر ہین امام کا بلند مرتبہ اسقدر کیونکر نہو حالانکہ امام نے فجر کی نماز عشاء کے وضو سے پڑھی چالیس برس مسعر بن کدام نے کہا کہ امام ابو حنیفہؒ کی مسجد مین گیا تو مین نے دیکھا کہ فجر کی نماز پڑھکے لوگون کو تعلیم علم کیا کیئے یہان تک کہ ظہر کی نماز پڑھی پھر عصر تک تعلیم مین مشغول رہے پھر مغرب تک درس فرماتے رہے پھر اسیطرح عشاء تک پھر بعد نماز عشاء گھر مین گئے سو مین نے اپنے دل مین کہا کہ اس مرد کی مشغولی تو یہ ہے مطالعہ کب ہوتا ہوگا مین اسکا تجسس کرونگا جب لوگون کی آمد و رفت بند ہوئی تو امام مسجد مین آئے سو نماز مین قائم رہے طلوع فجر تک جب صبح ہوئی گھر مین گئے پھر کپڑے پہنکر مسجد مین آئے اور فجر کی نماز پڑھی اور اسیطرح عشاء تک تعلیم مین مشغول رہے پھر گھر مین گئے سو مین نے اپنے جی مین کہا کہ آج رات تو آرام کرینگے آج بھی اسکا تجسس کرونگا جب آمد و رفت بند ہوئی تو مسجد مین آئے اور شب گذشتہ کی طرح نماز مین صبح کے طلوع ہونے تک مشغول رہے پھر گھر مین جا کر کپڑے پہنکر نماز

کیواسطے مسجد مین آئے اور نماز پڑھکر اسیطرح تا عشاء تعلیم اور ارشاد مین رہے پھر گھر مین گئے تو
مین نے کہا کہ آج البتہ آرام کرینگے آج بھی تجسس کرونگا سو اس رات مین بھی ویسا ہی کیا
صبح تک تو مین نے اپنے جی مین کہا کہ مین انکا ساتھ نچھوڑونگا یہانتک کہ انکا انتقال ہو دنیا سے
یا میرا سو مین نے انکی ملازمت کی انکی مسجد مین ابن معاذ نے کہا کہ مسعر بن کدامؒ ابو حنیفہؒ کی
مسجد مین مر گئے سجود کے اندر حفص بن غیاثؒ نے امام ابو حنیفہؒ سے پوچھا کہ طاعت پر تمکو کس چیز
نے قوی کر دیا کہا کہ مین نے حق تعالیٰ سے دعا کی بواسطے اسکے اسماء مطہرہ کے تہجی کے حروف پر
اور وہ دعا مقدمہ غزنویہ مین مذکور ہے جلال الدین سیوطیؒ نے تبئیض الصحیفہ مین کہا کہ خطیب
بغدادی محدث نے حفص بن عبدالرحمن سے روایت کی کہ مین نے مسعر بن کدامؒ سے سنا
کہتے تھے کہ ایک رات مین مسجد مین گیا ایک مرد کو نماز پڑھتے دیکھا مجھکو اسکی قرأت پسند آئی سو
اسنے قرآن کا ساتوان حصہ پڑھا مین نے کہا کہ اب رکوع کریگا پھر اسنے تہائی قرآن پڑھا
مین نے کہا کہ اب رکوع کریگا پھر اسنے آدھا قرآن پڑھا سو اسیطرح پڑھتا رہا یہان تک کہ تمام
قرآن ختم کیا ایک رکعت مین پھر مین نے جو انکو دیکھا تو وہ ابو حنیفہؒ تھے اور روایت کی خطیبؒ نے
خارجہ بن خارجہ مصعبؒ سے کہ قرآن کو ایک رکعت مین ختم کیا چار بزرگون نے انمین سے ایک
امام ابو حنیفہؒ ہین اور خطیبؒ نے یحیی بن نصرؒ سے روایت کی کہ ابو حنیفہؒ قرآن کو رمضان مین
ساٹھ بار اکثر ختم کیا کرتے تھے اور خطیبؒ نے حماد بن یوسفؒ سے روایت کی کہ مین نے
اسد بن عمرو سے سنا کہتے تھے کہ ابو حنیفہؒ نے فجر کی نماز عشاء کے وضو سے چالیس برس پڑھی
اور اکثر شب تمام قرآن کو ایک رکعت مین پڑھتے تھے اور جس مکان مین انکی وفات ہوئی
ستر ہزار بار قرآن کو ختم کیا اور خطیبؒ نے حماد بن ابی حنیفہؒ سے روایت کی کہ جب ہمارے والد کا
انتقال ہوا تو مین نے حسنؒ بن عمارہ سے کہا کہ تم انکو غسل دو جب انھون نے نہلایا تو کہا اللہ

تجھپر رحم کرے اور تیری مغفرت کرے تونے افطار نہین کیا تیس برس سے اور تیری آنکھین نہین جھپکین چالیس برس سے مقرر تونے اپنے بعد مشقت مین ڈالا اور قاریون کو فضیحت کیا اور خطیبؒ نے ابو یوسفؒ سے روایت کی کہ مین چلا جاتا تھا ابو حنیفہؒ کے ساتھ مین نے سنا ایک فرد دوسرے سے کہتا تھا کہ یہ ابو حنیفہؒ ہین کہ رات کو نہین سوتے ہین تو امام نے کہا واللہ لوگ میرا حال نہ کہین جو مین نہین کرتا ہون اور رات کو انکی عادت تھی نماز اور دعا اور تضرع کی ایسا ہی ہے طحطاوی مین وَحَجَّ خَمْسًا وَخَمْسِيْنَ حَجَّةً اور امام نے پچپن حج کئے وَرَأَى رَبَّهٗ فِي الْمَنَامِ مِائَةَ مَرَّةٍ وَلَهَا قِصَّةٌ مَشْهُوْرَةٌ اور اپنے پروردگار جلشانہ کو خواب مین سو بار دیکھا اور رویت کا ایک قصہ مشہور ہے حافظ نجم الدین غیطیؒ نے وہ قصہ یون مذکور کیا ہی کہ امام نے رب العزۃ کو خواب مین ننانوے ۹۹ بار دیکھا سو کہا اپنے جی مین کہ اگر اب سوین بار دیکھونگا تو سوال کرونگا کہ خلائق اسکے عذاب سے قیامت کے دن کس چیز سے نجات پائیگی کہا امامؒ نے پھر مین نے حق سبحانہ تعالیٰ کو خواب مین دیکھا تو عرض کیا اے پروردگار عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاءُكَ وَتَقَدَّسَتْ أَسْمَاءُكَ کس چیز سے نجات پائیگی خلائق تیرے عذاب سے قیامت کے دن تو فرمایا کہ جو صبح و شام یون کہا کریگا سُبْحَانَ الْاَبَدِيِّ الْاَبَدِ سُبْحَانَ الْوَاحِدِ الْاَحَدِ سُبْحَانَ الْفَرْدِ الصَّمَدِ سُبْحَانَ رَافِعِ السَّمَاءِ بِغَيْرِ عَمَدٍ سُبْحَانَ مَنْ بَسَطَ الْاَرْضَ عَلٰى مَاءٍ جَمَدٍ سُبْحَانَ مَنْ خَلَقَ الْخَلْقَ فَاَحْصَاهُمْ عَدَدًا سُبْحَانَ مَنْ قَسَمَ الرِّزْقَ وَلَمْ يَنْسَ اَحَدًا سُبْحَانَ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا سُبْحَانَ الَّذِيْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝ وہ شخص میرے عذاب سے نجات پاویگا ایسا ہی ہی طحطاوی مین

سلہ پاک ہے ہمیشگی والا ہمیشہ کا پاک ہے واحد یکتا پاک ہے فرد نرالا پاک ہے بلند کرنے والا آسمان کا بدون ستون کے پاک ہے جسنے پھیلایا زمین کو پانی بستہ پر پاک ہے جس نے پیدا کیا خلق کو اور گھیرے انکے شمار پاک ہے جسنے بانٹی روزی اور نہ بھولا کسیکو پاک ہے وہ جسنے نہین کی جورو اور نہ بچے پاک ہے وہ جسنے نہ خود جنا نہ اور سے پیدا ہوا اور نہ کوئی اسکا شریک اور ہمسر ہے ۱۲

اور امامؒ نے اپنے اخیر حج مین کعبہ شریفہ کے خادمون سے ایک رات داخل ہونے کی اجازت لی تو کھڑے ہوئے نماز مین بیت اللہ کے دو ستونون کے درمیان داہنے پانوٗن پر اور بایان پانوٗن داہنے کی پشت پر رکھا یہان تک کہ آدھا قرآن ختم کیا پھر رکوع اور سجدہ کیا پھر کھڑے ہوئے بائین پانوٗن پر اور داہنا پانوٗن اسکی پشت پر رکھا یہان تک کہ قرآن کو ختم کیا پھر جب سلام پھیرا تو روئے اور مناجات کی اپنے رب سے اور کہا الٰہی تیرے اِس بندۂ ضعیف نے تیری عبادت نہین کی جیسی کہ تجھکو لائق ہے لیکن تجھکو جانا جیسے کہ تیرے جاننے کا حق ہے تو اُسکی خدمت کے نقصان کو اُسکے کمال معرفت کے سبب سے بخشدے یعنے کمال عرفان کو نقصان خدمت کا کفارہ کر تو بیت اللہ کے ایک جانب سے آواز غیبی آئی کہ اے ابو حنیفہؒ تو نے ہمکو جانا جیسا کہ حق معرفت تھا اور البتہ تو نے ہماری خدمت کی تو خوب ہی خدمت کی اور مقرر ہمنے تجھکو بخشا اور اُسکو بخشا جو تیرا تابع ہوا اُن لوگون مین سے جو تیرے مذہب پر ہین قیامت تک اور تابعین امام کی مغفرت کی جو بشارت ہوئی تو اُسکا مطلب یہ ہے کہ جو امام کے مذہب پر چلے یعنے اُسکے حلال اور حرام اور فرض اور واجب اور سنت اور مستحب پر بموافقت سنت و کتاب عمل کرے اور تعصب باطل اور کجروی سے بچے اور یہ مراد نہین ہے کہ جو کہے مین حنفی مذہب ہون اُسکی مغفرت ہو جائے ایسا ہی ہے طحطاوی مین اور امام ابو حنیفہؒ سے کہا گیا کہ کس چیز سے تم اِس مرتبہ کو پہونچے کہا کہ مین نے بخل نہین کیا غیر کے بتانے سے اور نہ عار کی سیکھنے سے امامؓ سے کسی نے ایک بار پوچھا کہ یہ علم آپکو کیونکر حاصل ہوا جواب دیا کہ محنت اور شکر گذاری سے حاصل ہوا جب مین نے کسی حکمت اور فقہ کو سیکھا تو مین نے کہا الحمد للہ یعنے خدا کا شکر ہے جسنے مجھکو اِس فہم کی توفیق دی تو میرا علم اِس محنت اور شکر گذاری سے بڑھتا گیا یعنے اسواسطے

کہ شکر مزید نعمت کا باعث ہے اور مسعر بن کدام نے کہا کہ جو امام ابو حنیفہؒ کو درمیان اپنے
اور درمیان حق تعالےٰ کے کرے یعنے اُنکو وسیلہ کرے اور اُنکے مذہب پر چلے مین امید
رکھتا ہون کہ اُسکو کچھ خوف نہو اور مسعر بن کدام نے امام کی مدح مین بیت فرمائے کہ کفایت کرتی ہے

مجھکو قیامت کے دن نیکیون سے وہ چیز جو مین نے تیار کر رکھی ہے رحمٰن کی رضامندی مین

سو وہ چیز دین ہے نبی محمد کا جو تمام خلق سے بہتر ہین پھر بعد اسکے میرا اعتقاد نعمان کے مذہب
کا یعنے ابو حنیفہؒ مقدمہ غ۔ نوی مین یہ دو نون بیتین ابو یوسفؒ کی طرف منسوب ہین تو مسعر نے
یہ کہا بطور حکایت عن الغیر ایسا ہی ہے طحطاوی مین مسعر بن کدام اُستاد ہین سفیان ثوری
اور سفیان بن عیینہ کے ایسا ہی ہے قاموس مین اور یہ دو نون بزرگ اور مجتہد اُستاد المحدثین
ہین رحمۃ اللہ علیہم اور روایت ہے نبی علیہ الصلوٰۃ والسّلام سے کہ مقرر آدمؑ نے میرے سبب سے
فخر کیا اور مین فخر کرتا ہون ایک مرد کے سبب سے جو میری امت مین ہے نام اُسکا نعمانؓ ہے
اور کنیت اُسکی ابو حنیفہؒ ہے وہ میری اُمت کا چراغ ہے اور نبی علیہ الصّلوٰۃ والسّلام سے
روایت ہے کہ تمام انبیا میرے سبب سے فخر کرتے ہین اور مین ابو حنیفہؒ کے سبب سے
فخر کرتا ہون جو اُسکے ساتھ محبت رکھے سو مقرر اُسنے میرے ساتھ محبت رکھی اور جو اُسکے
ساتھ دشمنی رکھے سو البتہ اُسنے میرے ساتھ دشمنی رکھی اسیطرح یہ دو نون حدیثین تقدمہ مین
مذکور ہین جو شرح ہے مقدمہ ابو اللیث کی اور جرجانی نے مناقب نعمانیہ مین اپنے مسند کے
ساتھ سہل بن عبد اللہ تستری سے روایت کی کہ اگر امت موسیٰ اور عیسیٰ مین ابو حنیفہؒ
کے مانند عقل و دیانت مین کوئی عالم ہوتا تو وہ لوگ یہودی اور نصرانی نہوتے یعنے دین کی
تحریف اور تبدیل نکرتے اور امام اعظمؒ کے مناقب اور فضائل حصر کرنے سے زیادہ تر ہین
یعنے حصر نہین ہو سکتے جلال الدین سیوطی شافعیؒ نے تبییض الصحیفہ مین کہا کہ علماء نے ذکر

کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے امام مالک رح کی بشارت دی اِس حدیث مین جسکا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ عنقریب لوگ سفر طویل اختیار کرینگے علم کے حاصل کرنے کے واسطے تو مدینہ کے عالم سے کسیکو عالم تر نپاوینگے اور امام شافعی رح کی بشارت دی اِس حدیث مین جسکا حاصل مطلب یہ ہے کہ قریش کو برا نہ کہو اسواسطے کہ قریش کا عالم طبقۂ زمین کو علم سے بھر دیگا مین کہتا ہون کہ نبی صلعم نے امام ابو حنیفہ رح کی بشارت دی اِس حدیث مین جسکو ابو نعیم نے حلیہ مین ابو ہریرہ رض سے روایت کی قال قال رسول اللہ صلعم لو کان العلم بالثریا لتناولہ رجال من ابناء فارس یعنے حضرت نے فرمایا کہ اگر علم ثریا پر ہوتا تو البتہ چند مرد ابناء فارس کے اسکو پا جاتے اور حدیث ابو ہریرہ رض کی صحیح بخاری اور مسلم مین ان الفاظ سے ہے لو کان العلم عند الثریا لنالہ رجال من فارس اور صحیح مسلم مین یون ہے لو کان الایمان عند الثریا لذھب بہ رجل من ابناء فارس حتی اتیناولہ اور اسی مضمون کی حدیث شیرازی نے القاب مین اور معجم طبرانی نے کبیر مین روایت کی ہے تو یہ اصل صحیح معتمد علیہ ہے بشارت اور فضیلت مین اسکے ہوتے خبر موضوع کی کچھ حاجت نہین انتہی ما قال السیوطی اور منجملہ مناقب امام وہ روایت ہے جو خطیب بغدادی شافعی رح نے روایت کی ابو یحیی حمانی رح سے کہ مین نے ابو حنیفہ رح سے سنا کہتے تھے کہ مین نے ایک خواب دیکھا سو اسنے مجھکو بہت پریشان کیا مین نے دیکھا کہ مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کو کھودتا ہون سو مین بصرہ مین گیا مین نے ایک شخص سے کہا کہ محمد بن سیرین رح سے اِس خواب کی تعبیر دریافت کرے تو انھون نے کہا کہ یہ مرد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی احادیث کو نشر اور مشہور کریگا اور خطیب رح نے ابی وہب بن مزاحم سے روایت کی کہ مین نے عبد اللہ بن مبارک رض سے سنا کہتے تھے کہ اگر اللہ تعالے میری فریاد رسی نکرتا ابو حنیفہ اور سفیان رح کے سبب سے تو مین بھی اور آدمیون کے

اگر ایمان ثریا کے پاس ہوتا تو ایک شخص ابنائے فارس میں جا کر اسکو حاصل کرے

مانند ہوتا اور خطیب نے حجر بن عبد الجبار سے روایت کی کہ قاسم بن معین بن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ تم ابو حنیفہ رح کے شاگردون مین داخل ہونے سے راضی ہو انھون نے کہا کیسی مجلس لوگون کو ابو حنیفہ رح کی مجالس سے زیادہ تر نافع نہین اور رواح بن عبادہ سے روایت ہے کہ مین ابن جریح کے پاس تھا ۱۵۰ھ ہجری مین کہ ابو حنیفہ رح کی موت کی خبر آئی تو استرجاع کیا اور کہا اے علم ذہب یعنے بہت بڑا علم جاتا رہا اس شخص کے مرنے سے اور خطیب نے ابن الوزیر مروزی سے روایت کی کہ عبد اللہ بن مبارک نے کہا کہ جب سفیان رح اور ابو حنیفہ رح یکجا ہون تو انکے آگے کون شخص فتوی دے سکتا ہے اور کہتے تھے کہ جب یہ دونون بزرگ ایک شے پر اتفاق کرین تو وہی حق ہے اور عبد اللہ بن داؤد نے کہا کہ جب تو آثار یا حدیث کا قصد کرے تو سفیان ہے اور جبکہ تو ان دقائق اور موشگافیون کا ارادہ کرے تو ابو حنیفہ رح ہے اور خطیب نے محمد بن سعید کاتب سے روایت کی کہ مین نے عبد اللہ بن داؤد سے سنا کہتے تھے کہ اہل اسلام پر اپنی نماز مین ابو حنیفہ رح کے واسطے دعا کرنا واجب ہے کہ انھون نے لوگون کے واسطے سنن اور فقہ کو محفوظ کر دیا اور خطیب نے احمد بن محمد بلخی رض سے روایت کی کہ مین نے شداد بن حکیم سے سنا کہتے تھے کہ مین نے ابو حنیفہ رح سے زیادہ تر عالم نہین دیکھا اور اسمعیل بن محمد فارسی رض سے روایت کی کہ مین نے مکی بن ابراہیم رض سے سنا کہتے تھے کہ ابو حنیفہ رح اپنے اہل زمانہ مین سب سے زیادہ تر عالم تھے اور خطیب نے یحیی ابن معین سے روایت کی کہ مین نے یحیی ابن سعید قطان سے سنا کہتے تھے کہ ہم دروغ نہین کہتے ہین ہمنے ابو حنیفہ رح کی رائے سے بہتر نہین سنا اور انکے اکثر اقوال کو ہمنے لیا ہے اور خطیب نے سلیمان بن ربیع سے روایت کی کہ مین نے مکی بن ابراہیم رض سے سنا کہتے تھے کہ مین علماء کوفہ کی مجلس مین بیٹھا سو انمین سے کسیکو ورع یعنے متقی تر ابو حنیفہ رح سے نہین دیکھا اور خطیب نے علی بن حفص بزاز

یعنے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا

سے روایت کی کہ حفص بن عبدالرحمن تجارت مین امام کے شریک تھے سو انھون نے حفص بن عبدالرحمن کے پاس کپڑے مین متاع کو بھیجا یعنے تھانون کی گٹھری بھیجی اور اطلاع کی کہ فلانے فلانے کپڑے مین نقصان ہے جب بیچنا تو مشتری کو اسکا عیب جتا دینا سو حفص نے اسکو بیچا اور مشتری سے اسکا عیب بتانا بھول گئے جب ابوحنیفہ رح کو یہ حال معلوم ہوا تو تمام مال کی قیمت خیرات کردی ایسا ہی ہے طحطاوی مین سیوطی سے عبداللہ بن مبارک اور ابن جریج اور عبداللہ بن داؤد اور شداد بن حکیم اور یحیی بن سعید اور مکی بن ابراہیم وغیرہم اہل اجتہاد اور اہل حدیث اور محدثین کے استادین انکے اقوال مسندہ مذکورہ سے زیادہ عالم اور زیادہ پرہیزگار ہونا اپنے وقت مین امام ابوحنیفہ رح کا ثابت ہوا تو بالیقین معلوم ہوگیا کہ صحیحین کی حدیث مذکور لوکان العلم عند الثریا لناله رجال من فارس کا محل صحیح امام اعظم اور انکے اصحاب ہین کیونکہ اہل فارس مین انسے زیادہ تر کوئی عالم عالی فہم دقیقہ رس نہین ہوا تو امام کے واسطے یہ بشارت اور فضیلت عظیم الشان ہے وصنف فیہا سبط ابن الجوزی مجلدین کبیرین وسماہ الانتصار لامام ائمۃ الامصار اور ابن جوزی محدث کے پوتے نے مناقب امام اعظم مین دو مجلد بڑے بڑے تصنیف کیے اور اسکا نام رکھا الانتصار لامام ائمۃ الامصار یعنے پیشوایان بلاد کے پیشوا کے لئے انتقام لینا امام کو امام الائمہ اسواسطے کہا کہ انکا اجتہاد سب مجتہدین مشہورین سے مقدم ہے اور اجتہاد کا دروازہ انھین نے کھولدیا کما لا یخفی علی العلماء وصنف غیرہ اکثر من ذلک اور اسکے سوا اور علما نے انکے فضائل اور مناقب مین اس سے زیادہ بہت کچھ تصنیف کیا بعض مختصر ہین اور بعضے مبسوط والحاصل ان اباحنیفۃ النعمان من اعظم معجزات المصطفی بعد القرآن اور حاصل کلام یہ ہے کہ بیشک امام ابوحنیفہ رح نعمان معجزات مصطوی مین سے قرآن کے بعد

بڑا معجزہ ہے معجزہ کہا امام کو اسواسطے کہ آپکی خبر دی قبل آنکے وجود کے اُن احادیث مین جو مذکور

ہوچکین عنقریب با اسواسطے کہ احادیث علم ثریا امام اعظم پر قطعاً محمول ہین امام بین العلماء کیونکر

مخصوص بامر عظیم نہو حالانکہ امام تو صدیق کے مانند ہے اُسکو اپنی ذات کے عمل کا ثواب ہے اور

اُس شخص کے برابر ثواب ہے جسنے فقہ کو مدون اور جمع کیا اور فقہ کے احکام کو فقہ کے اُصول

عظام پر متفرع کیا قیامت تک مردون مین اول سب سے صدیق اکبر ایمان لائے اور نبوت

کی تصدیق کی تو اُنکو اپنے ایمان لانے کا ثواب ہوا پھر اُنکے بعد جو ایمان لاتا گیا اُسکے ثواب کے

برابر صدیق کو ثواب ملیگا اسواسطے کہ حدیث مین وارد ہے کہ جسنے نیک طریقہ نکالا تو اُسکو اُسکا ثواب

ملیگا اور اُس شخص کے برابر ثواب ملیگا جو اُس نیک طریق پر چلیگا قیامت تک اسیطرح امام ابو حنیفہ رحمہ

نے اول تدوین فقہ اور استخراج فروع کی راہ نکالی تو اُنکو اسکا ثواب ملیگا اور باقی مجتہدون کے

جمع کرنا ۱۲

برابر ثواب حاصل ہوگا خوارزمی نے مجموعۂ مسانید امام مین کہا کہ امام نے سب سے پہلے علم شریعت

کو مدون کیا اور ابواب پر مرتب کیا اور پھر اُنکے بعد امام مالک نے موطا مین وہی طریقہ اختیار کیا

اِس باب مین ابو حنیفہؒ سے کسی نے سبقت نہین کی اسواسطے کہ صحابہ اور تابعین نے علم

شریعت مین ابواب کرکے کوئی تصنیف نہین کی اُنکو اپنی یاد پر اعتماد تھا سو امام نے جب علم کو

منتشر دیکھا اور متاخرین کے سوء حفظ سے ڈرے کہ مبادا علم ضائع ہو جائے تو تدوین مستحسن

یاد کی خرابی ۱۲

جانی پھر تدوین مین طہارت سے ابتدا کی پھر صلوٰۃ پھر صوم سے پھر باقی عبادات سے پھر معاملات

سے پھر خاتمہ کیا مواریث پر ایسا ہی طحطاوی مین ہے وقد اتبعہ علی مذہبہ کثیر من

الأولیاء الکرام ممن اتصف بثبات المجاهدة ورکض فی میدان المشاهدة

کابراهیم بن ادهم وشقیق البلخی ومعروف الکرخی وابی یزید البسطامی وفضیل بن

عیاض وداؤد الطائی وابی حامد اللفاف وخلف بن ایوب وعبد الله بن المبارک

ووکیع بن الجراح وابی بکر الوراق وغیرهم ممن لا یحصی له عدادۃ ان یستقصی کسطرح ممتاز نہوا ور علما سے حالانکہ امام کے مذہب کے تابع اور مقلد ہوتے آئے ہین اکثر اولیائے کرام اُن حضرات مین سے جو متصف بصفات مجاہدہ ہین اور موصوف بہ تیزروی میدانِ مشاہدہ چنانچہ ابراہیم ادہمؒ اور شقیق بلخی اور معروف کرخی اور ابو یزید بسطامی اور فضیل عیاض اور داؤد طائی اور ابو حامد لفاف اور خلف بن ایوب اور عبداللہ بن مبارک اور وکیع بن جراح رحمہم اللہ تعالیٰ یہ اولیاء کاملین امام مین کچھ شبہہ پاتے تو اُنکے تابع اور مقتدی نہوتے اور نہ اُنکی موافقت کرتے یعنی حقیقت مذہب امام کی ایک یہ بھی دلیل ہے کہ ارباب کشف اور شہود کے اُنکے تابع اور مقتدی ہین اور مقرر کہا ہے استاد ابو القاسم قشیری نے اپنے رسالہ قشیریہ مین باوجود اُنکی صلابت کے اپنے مذہب مین یعنے مذہب شافعی مین اور باوجود اُنکی مقدم ہونیکے یہ طریقہ تصوف لیا سرّی سقطی سے اور سرّی سقطی نے لیا معروف کرخی سے اور معروف کرخی نے لیا داؤد طائی سے اور داؤد طائی نے علم اور طریقۂ تصوف کا لیا ابو حنیفہؒ سے زرقانی نے شرح مواہب مین کہا کہ عبدالکریم ابو القاسم قشیری مفسر اور فقیہ نحوی اور لغوی اور ادیب اور کاتب اور شجاع جامع تھے انواع محاسن کے ایسا کامل شخص دیکھنے والون نے نہین دیکھا شافعی مذہب تھے ۳۷۶ھ ہجری مین پیدا ہوئے حدیث کی سماعت کی حاکم وغیرہ سے اور خطیب وغیرہ نے اُنسے روایت کی اور بہت تصانیف اُنسے مشہور ہین اور ۴۶۵ھ ہجری مین وفات پائی ایسا ہی ہے طحطاوی مین اور ہر ایک نے اُن اکابر سے ثنا کی ہے امام پر اور اُنکی فضیلت کا اقرار کیا ہے سو تعجب کرتا ہون تجھسے اے بھائی کیا تجھکو نیک پیروی نہ تھی ان بزرگون مین کیا اُنپر جھوٹ بولنے کا گمان تھا اِس اقرار اور افتخار مین اور حالانکہ وہ حضرات امام اور پیشوا ہین اِس طریقۂ تصوف اور درویشی کے اور وہ شریعت اور حقیقت

والے لوگ ہین شارح کا یہ خطاب اُن لوگون سے ہے جو امام کے امر مین منکر یا متردد ہین اور جواہل کمال کہ اُن حضرات کے بعد ہین وہ شریعت اور طریقت اور حقیقت مین اُنکے تابع ہین اور جو بات کہ اُن بزرگون کی سمجھ بوجھ کے مخالف ہے وہ مردود اور ایجاد ناپسندیدہ ہے اور حاصل کلام اور قول مجمل یہ ہے کہ امام ابو حنیفہؒ کے زہد اور تقویٰ اور عبادت اور علم اور فہم مین دوسرا کوئی شریک نہین یعنے بے نظیر ہین۔ اور حجۃ الاسلام امام محمدؐ بن محمد غزالیؒ اپنی کتاب احیاء العلوم الدین جلد اول مین تحریر کرتے ہین کہ (ترجمہ اُسکا یہ ہے) اور حضرت امام ابو حنیفہ کوفیؒ بھی عابد اور زاہد اور خداے تعالےٰ کے عارف اور اُس سے ڈرنے والے اور اپنے علم سے اُسکی رضا کے خواہان تھے۔ آپ کی عبادت اِس روایت سے معلوم ہوتی ہے جو ابن مبارک سے مروی ہے آپ صاحب مروت تھے اور نماز بہت پڑھتے تھے اور حمّاد بن ابی سلیمان روایت کرتے ہین کہ آپ تمام شب عبادت کرتے تھے اور روایت یون ہے کہ آپ نصف شب عبادت کیا کرتے تھے ایک روز آپ چلے جاتے تھے ایک شخص نے آپ کی طرف اشارہ کیا دوسرے نے کہا کہ یہ وہ ہین جو تمام شب عبادت کرتے ہین اُس روز کے بعد سے پھر امام صاحب نے تمام شب عبادت کرنی شروع کر دی اور فرمایا کہ مجھکو خداے تعالےٰ سے شرم آتی ہے کہ اُسکی عبادت جتنی مین نہ کرتا ہون اُسقدر لوگ مجھ مین بتا دین۔ اور آپکا زہد اِن روایتون سے ثابت ہے کہ ربیع بن عاصم کہتے ہین کہ مجکو یزید بن عمرو بن ہبیرہ نے بھیجا مین حضرت امام ابو حنیفہؒ کو اُسکے سامنے لیگیا اُسنے چاہا کہ آپ بیت المال کے حاکم ہون آپ نے انکار کیا اُسنے آپ کے بیس کوڑے مارے تو دیکھو حکومت سے کیسے انکار کیا اور مار کو برداشت فرمایا۔ اور حکم بن ہشام ثقفی نے کہا ہے کہ مجھ سے شام مین امام صاحب کے

ف آپکی پیدایش سنہ ۸۰ ہجری اور وفات سنہ ۱۵۰ ہجری ہے ۱۲

باب مین ایک روایت کسی نے کی کہ آپ سب لوگون سے زیادہ امین تھے اور بادشاہ نے یہ چاہا کہ اُنکو اپنے خزانون کی کنجیان سپرد کردے ورنہ اُنکو پٹواوے آپ نے دنیا کا عذاب اختیار کیا اور خدائے تعالےٰ کے عذاب کی جرأت نہ کی۔ اور ابن مبارک کے سامنے جو آپ کا ذکر ہوا تو کہتے ہین کہ اُنھون نے فرمایا کہ تم ایسے شخص کا کیا ذکر کرتے ہو کہ جسپر تمام دنیا پیش کی گئی اور اُس سے گریز کی۔ اور محمد بن شجاع آپ کے بعض شاگردون سے روایت کرتے ہین کہ آپ سے کسی نے کہا کہ آپ کے لئے امیرالمومنین ابوجعفر منصور نے دس ہزار ۱۰۰۰۰ درم دینے کو کہا ہے آپ راضی نہوئے اور جب وہ دن ہوا جسمین توقع اُس مال کے آنیکی تھی آپ نے صبح کی نماز پڑھی اور منھ لپیٹ لیا اور کسی سے کچھ کلام نہ کیا پھر حسن بن قحطبہ کا قاصد وہ مال لیکر آپ کے پاس آیا آپ اُس سے کچھ نہ بولے بعض حاضرین نے کہا کہ آپ ہمسے بھی ایک آدھ بات کبھی کرتے ہین یعنے آپ کی عادت ایسی ہی ہے کہ کلام نہین کرتے اِس مال کو تم اُس تھیلی مین مکان کے گوشے مین رکھدو پھر مدت کے بعد امام صاحب نے اپنے سب اثاث البیت کی وصیت کی اور اپنے لڑکے سے کہا کہ جب مین مرجاؤن اور مجکو دفن کرچکو تو اِس تھیلی کو حسن بن قحطبہ کے پاس لیجانا اور کہنا کہ یہ تمھاری وہ امانت ہے جو تمنے ابوحنیفہ رحمہ کو سپرد کی تھی آپ کے صاحبزادے نے وصیت کے بموجب تعمیل کی حسن نے فرمایا کہ رحمت ہو خدا کی تیرے باپ پر اسلیئے کہ وہ اپنے دین پر نہایت حریص تھے اور روایت ہے کہ آنسے عہدۂ قضا کے لئے کہا گیا تو آپ نے فرمایا کہ مجھ مین اِسکی لیاقت نہین لوگون نے پوچھا کہ کس وجہ سے آپ نے فرمایا کہ اگر مین سچا ہون تب تو واقع مین اُسکے لائق نہین اور اگر اِس قول مین جھوٹا ہون تو جھوٹا شخص عہدۂ قضا کی لیاقت نہین رکھتا۔ اور آپ کا طریق آخرت سے ماہر ہونا اور امور دینی کے راہ سے واقف ہونا

اور خدائے تعالےٰ کا عارف ہونا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا ئے تعالیٰ سے بہت ڈرتے تھے اور دنیا مین زاہد تھے چنانچہ ابن جریجؒ نے ارشاد فرمایا تھا کہ مجکو یہ خبر پہنچی ہے کہ یہ تمھارا کوفی نعمان بن ثابتؒ خدا سے بہت ڈرتا ہے۔ اور شریک نخعیؒ کہتے ہین کہ امام اعظمؒ سکوت بہت رکھتے اور ہمیشہ فکر مین مستغرق رہتے لوگون سے کلام کم کرتے تو یہ امور صاف دلیل ہین باطن کے علم اور دینی مہمات مین مشغول رہنے کی اس لئے کہ جبکو سکوت اور زہد عنایت ہوا اُسکو علم کامل عطا ہوا۔ مقبول کردگار حضرت شیخ فریدالدین عطارؒ[۱] اپنی کتاب تذکرۃ الاولیا مین تحریر کرتے ہین ترجمہ اُسکا یہ ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہؒ نعمان بن ثابت کوفی رحمۃ اللہ علیہ آفتاب شریعت ماہتاب طریقت راہبر عالمین پیشوائے سالکین واقف رموز حقائق کاشف علوم دقائق تھے آپ کی تعریف ہر ملت والے کرتے ہین یہی آپ کی جلالت شان کی اعلیٰ دلیل ہے آپ کی ریاضت اور عبادت کو اللہ ہی خوب جانتا ہے آپ نے اکثر صحابہ سے ملاقات کی ہے جیسے حضرت انس بن مالک حضرت جابر بن عبداللہ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی حضرت واثلہ بن اسقع حضرت عبداللہ زبیری رضی اللہ عنہم اور حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔ آپ کے تلامذہ بیحد ہین تبرکاً چند نام لکھے جاتے ہین حضرت فضیل بن عیاض حضرت ابراہیم بن ادہم حضرت بشر بن حافی حضرت داود طائی حضرت امام ابویوسف و امام محمد و امام زفر وغیرہ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین بھی آپکے شاگرد تھے۔

نقل کیا ہے ۔ کہ جب آپ زیارت روضۂ منورہ کے لئے مدینہ منورہ مین تشریف لیگئے اور روضہ پر جاکر فرمایا السلام علیک یا سید المرسلین جواب پایا وعلیک السلام یا امام المسلمین یہ شرف آپ ہی ایسے خوش قسمتون کو حاصل ہوا ہے۔

---

[۱] آپ کی رحلت ۶۲۶ھ ہجری ۱۲

اُٹھا لیجائے مگر ایک لڑکا دوڑا ہوا آیا اور گستاخانہ گیند اُٹھا کر بھاگا آپ نے فرمایا یہ حرامی ہے اسلیئے کہ اگر یہ حلالی ہوتا تو حیا اِسکو مانع ہوتی دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ واقعی وہ لڑکا حرامی تھا۔

نقل کیا ہے۔ کہ ایک شخص آپکا مقروض تھا اور اُسکے محلہ مین کوئی مر گیا آپ جنازے کی نماز کے لیئے گئے اور دھوپ بہت سخت تھی گرمی کا زمانہ تھا کہین سایہ کا پتہ نہ تھا البتہ آپ کے مقروض کی دیوار کے نیچے سایہ تھا لوگون نے کہا آپ سایہ مین آجائین آپ نے کہا صاحب مکان میرا قرضدار ہے اُسکے مکان کے سایئے سے مجھے فائدہ لینا ناجائز ہے کیونکہ حدیث مین وارد ہے کل قرض جر منفعۃ فھو ربوا قرض سے جو نفع لیا جائے وہ سود ہے۔

نقل کیا ہے۔ کہ آپ کو ایک مجوسی نے قید کیا ایک ظالم آیا اور کہنے لگا مجھے قلم بنا دو آپ نے کہا مین نہ بناؤنگا اُسنے بہت اصرار کیا مگر کچھ فائدہ نہوا پھر آپ سے قلم نہ بنانے کی وجہ پوچھی آپ نے فرمایا کہ مجھے خوف ہے کہ مین ظالمون کے مددگارون مین نہو جاؤن اللہ تعالے فرماتا ہے احشروا الذین ظلموا وازواجھم یعنے قیامت مین اللہ تعالے ملائکہ کو حکم کریگا کہ ظالمونکو اُنکے مددگارون کے ساتھ قبرون سے اُٹھاؤ۔

نقل کیا ہے۔ کہ ہر شبکو آپ تین سو رکعت نماز پڑھتے تھے ایک دن آپ راہ مین جا رہے تھے ایک عورت نے دوسری عورت سے آپ کی طرف اشارہ کرکے کہا یہ مرد رات کو پانچسو رکعت نماز پڑھتا ہے آپ نے بھی سنا اور اسدن سے پانچسو رکعت نماز پڑھنا شروع کی پھر ایک دن کسی نے راہ مین کہا یہ شخص رات کو ہزار رکعت نماز پڑھتا ہے اُس دن سے آپ نے وہی دستور کر لیا آپ کے ایک شاگرد نے آپ سے کہا لوگونکا خیال آپ

کہ آپ شب کو سوتے نہین ہین آپ نے فرمایا اب سے مین نہ سویا کرونگا شاگرد نے پوچھا کیون آپ نے کہا اللہ تعالےٰ فرماتا ہے یحبون ان یحمد وا بما لم یفعلوا بعض بندے ایسے ہین کہ تعریف اُس بات کی پسند کرتے ہین جو اُنہین نہین ہے بین اُن لوگون مین سے ہونا پسند نہین کرتا بعد اسکے تیس برس تک آپ نے عشاء کے وضو سے نماز فجر ادا کی۔

نقل کیا ہے۔ کہ آپ کے گھٹنے مین سجدون کی وجہ سے اونٹ کے گھٹنے کی طرح گھٹے پڑ گئے تھے۔

نقل کیا ہے۔ کہ آپ نے فرمایا ایک بار مین نے مال کے لحاظ سے ایک تونگر کی تعظیم کی تھی اُسکے کفارے مین ہزار قرآن ختم کئے۔

نقل کیا ہے۔ کہ جب کوئی سخت مسئلہ آپ کو پیش آتا تو آپ چالیس قرآن ختم فرماتے اسکی برکت سے وہ مسئلہ حل ہو جاتا تھا۔

نقل کیا ہے۔ کہ محمود بن حسن رحمۃ اللہ آپ کے شاگردون مین بڑے حسین تھے ایکبار اتفاقاً اُنپر آپ کی نظر پڑ گئی تھی اُسکے بعد سے آپ نے یہ دستور کر لیا تھا کہ سبق کے وقت ایک ستون کی آڑ مین اُنکو بٹھاتے تھے تاکہ نظر اُنپر نہ پڑے۔

نقل کیا ہے۔ کہ داؤد طائی رحمۃ اللہ کہتے ہین بیس برس تک مین نے تنہائی اور مجمع مین کبھی آپ کو ننگے سر اور پاؤن پھیلائے نہین دیکھا مین نے کہا اگر آپ تنہائی مین پاؤن پھیلا دیا کرین تو کیا نقصان ہے آپ نے فرمایا مجمع مین تو لوگون کا ادب کرون اور تنہائی مین خدا کا ادب ترک کر دون یہ کیسے ہو سکتا ہے۔

نقل کیا ہے۔ کہ آپ نے ایک لڑکے کو کیچڑ مین چلتے دیکھکر فرمایا ہوش سے چلو کہین پاؤن نہ پھسلے اُسنے کہا اگر میرا پاؤن پھسلے گا تو کچھ حرج نہین آپ بچے رہیے کیونکہ آپ

امامِ وقت ہین اگر آپ پھسل جائینگے تو تمام خلق آپ کے ساتھ گمراہ ہو جائیگی اور پھر سب کا سنبھالنا بہت مشکل ہوگا آپ کو عبرت ہوئی اور اُسی دن اپنے تمام شاگردون سے کہدیا کہ جس مسئلہ مین کوئی دلیل تمھین نہ ملے اور شک واقع ہو تو ہرگز میری پیروی نہ کرنا بلکہ تحقیق کر کے خود اُس سے دریافت کر لینا چنانچہ امام یوسف رحمۃ اللہ اور امام محمد رحمۃ اللہ کے بہت سے اقوال آپ کے خلاف ہین۔

نقل کیا ہے۔ کہ ایک مالدار حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایسی عداوت قلبی رکھتا تھا کہ انھین یہودی کہتا تھا معاذ اللہ۔ آپ نے اُسے بلا کر کہا مین چاہتا ہون کہ فلان یہودی کے ساتھ تیری لڑکی کا نکاح کر دون وہ بہت برہم ہو کر کہنے لگا آپ امام ہو کر ایسا فرماتے ہین مین اسے جائز نہین رکھتا آپ نے فرمایا تیرے جائز نہ رکھنے سے کیا ہوگا جب حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے اپنی دو لڑکیون کا نکاح ایک یہودی کے ساتھ کیا ہے وہ مالدار سمجھ گیا اور اپنے اعتقاد قبیحہ کو ترک کر کے توبہ کی یہ آپ کے برکات تھے۔

نقل کیا ہے۔ کہ ایک بار آپ حمام مین گئے اور وہان ایک شخص بالکل برہنہ چلا آیا بعضون نے اُسے فاسق اور بعضون نے اُسے دہریہ خیال کیا آپ نے اپنی آنکھین بند کر لین اُسنے پوچھا کب سے آپ کی آنکھون کی روشنی لے لی گئی آپ نے فرمایا جب سے تجھسے پردہ چھینا گیا اور آپ نے فرمایا جب کوئی کسی قدری کے ساتھ مناظرہ کرے تو دو باتین ہین یا تو کافر یا دین سے بیزار ہو جائیگا کیونکہ جب اُس سے کہا جائے کہ اُسکا علم اُسمین راست اور معلوم علم کے ساتھ برابر ہو وے اگر اُسکے جواب مین اُسنے کہا نہین تو کافر ہو جائیگا اور اگر کہا ہان تو مذہب سے دور پڑیگا اور فرمایا مین اسوجہ سے بخیل کی گواہی نہین لیتا ہون کہ اُسکا بخل حق سے زائد لینے کا طالب ہے۔

نقل کیا ہے - کہ لوگ مسجد بنوا رہے تھے بخیال برکت آپ سے بھی اُسکے لئے کچھ مانگا
آپ کو گران معلوم ہوا جب لوگون نے بہت اصرار کیا تو مجبوراً آپ نے ایک درم دیدیا آپکو
شاگردون نے پوچھا آپ سخی ہین اور اسوقت آپ کو درم دینا اسقدر بار کیون گذرا
آپ نے فرمایا حلال کمائی پانی اور مٹی مین نہین ملتی اسوقت درم دینے کی وجہ سے مجھے
اپنے مال مین بھی شبہہ پیدا ہوگیا کچھ دنون کے بعد لوگون نے آپکا درم آپ کو لاکر واپس
دیا اور کہا یہ کھوٹا ہے آپ نے لے لیا اور بہت خوش ہوئے -

نقل کیا ہے - کہ ایک دن آپ بازار مین جارہے تھے ایک ذرّہ خاک کا اُڑ کر
آپ کے دامن پر پڑ گیا دریا پر جاکر اچھی طرح آپ نے اُسے دھویا لوگون نے کہا اتنی نجاست
کو تو آپ جائز فرماتے ہین خود آپ نے کیون خاک دھوئی آپ نے فرمایا وہ فتویٰ اور
یہ تقویٰ ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو آدھی روٹی ذخیرہ
کرنے کو منع کرتے تھے اور خود اپنے ازواج کے لئے ایک سال کا ذخیرہ فرماتے تھے -

نقل کیا ہے - کہ جب حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ مسلمانون کے پیشوا ہوے تو آپ
سے پوچھا اب مجھے کیا کرنا چاہیے آپ نے فرمایا تمہین علم پر عمل کرنا چاہیے اسلیے کہ علم
بے عمل مثل جسم بے روح کے ہے -

نقل کیا ہے - کہ خلیفہ نے حضرت عزرائیل کو خواب مین دیکھکر پوچھا میری زندگی کتنی
ہے ملک الموت نے پانچ انگلیون سے اشارہ کیا تمام لوگ اُسکی تعبیر کہنے سے عاجز رہے
جب اُسنے آپ سے پوچھا آپ نے فرمایا کہ پانچ انگلیون سے اُن پانچ علمون کی طرف
اشارہ ہے جنھین سوا خدا کے کوئی نہین جانتا - اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ان اللہ عندہٗ
علم الساعۃ وینزل الغیث ویعلم ما فی الارحام وما تدری نفس ماذا تکسب

غدہی وماتدری نفس بای ارض تموت کب قیامت ہوگی اور کب پانی برسے گا اِسکا
علم اللہ ہی کو ہے اور اللہ حاملہ کے پیٹ کا حال جانتا ہے اور اسکا علم کہ کل آدمی کیا کریگا
اور کون شخص کہان مریگا سوا اللہ کے کسیکو نہین ہے۔

نقل کیا ہے۔ کہ حضرت شیخ بو علی بن عثمان جلالی رحمۃ اللہ فرماتے ہین کہ مین حضرت
بلال رضی اللہ عنہ کے مزار کے قریب سو رہا تھا خواب دیکھا کہ مین مکہ مین ہون اور حضرت
سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم باب بنی شیبہ سے ایک بوڑھے کو گود مین لئے ہوئے
داخل ہوے مجھے تعجب ہوا کہ یہ بوڑھا کون ہے حضرت خاتم الانبیا علیہ التحیۃ والثنا نے فرمایا
یہ مسلمانون کا امام اور تمھارے ملک کا رہنے والا ابو حنیفہ ہے۔

نقل کیا ہے۔ کہ حضرت نوفل بن حیان رحمۃ اللہ فرماتے ہین کہ حضرت امام ابو حنیفہ
رحمۃ اللہ کی وفات کے بعد مین نے خواب دیکھا کہ قیامت قائم ہے اور لوگون سے حساب
وکتاب ہو رہا ہے اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم حوض کوثر پر تشریف فرما ہین
اور آپکے چہار طرف بزرگ لوگ کھڑے ہین اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ حضرت
نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کے برابر کھڑے ہین مین نے امام صاحب کو سلام کیا اور
پانی مانگا آپ نے فرمایا جب تک نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم اجازت نہ دین مین پانی
نہین دیسکتا پھر حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِسے پانی دیدو امام صاحب
نے ایک کٹورا پانی مجھے دیا مین نے بہت آسودہ ہوکر پیا مگر کٹورا ذرا خالی نہوا پھر مین نے
امام صاحب سے ایک ایک کر کے اُن بزرگون کو پوچھا آپ نے فرمایا دلہنے طرف
یہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السّلام اور بائین طرف یہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ
ہین اِسیطرح سترہ بزرگون کا اسم گرامی آپ نے بتایا اور مین اپنی انگلیون کے پورون پر

گنیا جاتا تھا جب خواب سے بیدار ہوا تو سترہ پور انگلیون کے بن باندھے ہوئے تھا۔

نقل کیا ہے - کہ حضرت یحیی معاذ رازی رحمۃ اللہ نے حضرت سرور کائنات علیہ التحیۃ والصلاۃ کو خواب مین دیکھکر پوچھا مین آپ کو کہان ڈھونڈھون آپ نے فرمایا عند علم ابو حنیفہؒ نزدیک علم ابو حنیفہؒ کے مجھے ڈھونڈھ۔ چونکہ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ کے مناقب مفصل بیان کرنا دشوار ہے اسلیے مختصراً لکھکر آپ کا حال ختم کردیا۔ رحمۃ اللہ علیہ

ہماری طاقت سے باہر ہے جو امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے مناقب لکھین کیونکہ ولی را ولی میشناسد کتاب جواہر البیان فی مناقب النعمان ترجمہ خیرات الحسان انشاء اللہ تعالے عنقریب شائع ہوگا۔

پھر تقویت[1] الایمان کے اول مین بھی ظاہریۃ کو خوب چمکایا اور لکھا اس زمانے مین دین

---

[1] وہابیون کے کتب اور اسکی حقیقت کے بیان مین - جانیو مسلمان بھائیو کہ مذہب وہابیہ کے کتب جو ہندوستان مین جاری ہوئے ہین پہلی تقویت الایمان ہے اسمٰعیل دہلوی کی اور صراط المستقیم اور تنویر العینین اور نصیحت المسلمین اور تیسیر الصلاۃ اور رد شرک ولایت علی کی اور اسکے تقویت پر جو دلالت کرتے ہین سو تنبیہ الضالین و فیض عام و تحفۂ وہابیہ ور رد رسومات ہند و بلاد ان رحمت و تقویۃ الایقان و تحفۃ الموحدین اور جو اُسکے مضامین پر مقوی ہین جیسا تنبیہ الضالین ہندی و زاد الآخرت فارسی وغیرہ ان کتابون پر اعتماد نہ کیا چاہیے کیونکہ اہل سنت وجماعت کے کتب سے خارج ہین اور معتقد انکا دائرۂ اسلام سے باہر۔ سر دفتر محدثین وقدوۃ المحققین فقیہ لاثانی مقبول سبحانی استادی مولوی قاضی محمود دسنگسیری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی زبان فیض ترجمان سے فرمایا جسوقت اسمٰعیل دہلوی نے تقویۃ الایمان کی تصنیف شروع کی تو اسکے شاگرد جو امام بخش طالب العلم تھے مولوی مملوک علی صاحب سے بیان فرمایا کہ ایک کتاب تقویۃ الایمان جو خلاف اہل سنت وجماعت ہے تیار رہی ہے بسا مقدمات اسکے راہ حق

کی بات مین لوگ کتنی راہین چلتے ہین کوئی پہلون کی رسمون کو سند پکڑتے ہین اور کوئی
اپنی عقل کو کچھ دخل دیتے ہین اور اُن سب سے بہتر راہ یہ ہے کہ اللہ اور رسول کے
کلام کو اصل رکھے اور اُسیکی سند پکڑے اور اپنی عقل کو کچھ دخل نہ دے فقط اور تقریر
طویل کے بعد لکھا سو ہر خاص و عام کو چاہیئے کہ اللہ اور رسول ہی کے کلام کو تحقیق کرین
اور اُسیکو سمجھین اور اُسی پر چلین اور اُسیکے موافق اپنے ایمان کو ٹھیک کرین فقط پہلے
دو پیتیے اُنکے سمجھنا چاہیئے کہ کیا کام کیا ہے ایک تو ہر خاص و عام کو طلب علم دین اور
تحقیق کتاب و سنت کا حکم دیا اور یہ بات صریح مخالف ہے کلام الٰہی کے کہ سورۂ توبہ
مین فرمایا ہے وما کان المومنون لینفروا کافۃ فلولا نفر من کل فرقۃ منہم
طائفۃ لیتفقھوا فی الدین ولینذروا قومھم اذا رجعوا الیھم لعلھم یحذرون
ترجمہ اور نہین ہے کہ سارے مسلمان نکلین سو کیون نہ نکلے ہر فرقہ مین سے اُنکے

سے دو ہین مولوی موصوف نے سنتے ہی فرمایا شب کو وہ مسودات مجھکو لا کر دینا موافق وعدے
کے شب کو وہ مسودات مولوی مملوک علیصاحب کے پاس آتے اور اُسکار د آپ لکھتے یہ بات
اسمٰعیل دہلوی کو معلوم نہین تھی جب کتاب تمام ہوئی رد بھی اُسکا تمام ہوا اس ردمین یون تحریر
فرماتے ہین جو اسمٰعیل دہلوی کے ہاتھ کے مسودے دیکھے تقویۃ الایمان کی جائے پر تقویۃ الایمان
قاف کی فے سے لکھا ہوا تھا خداوند عالم نے اُسیکے ہاتھ سے اِس نام کو لکھوایا تھا سچ ہے کہ یہ کتاب
ایمان کو فوت کرنے والی ہے اور اُسکے بعضے مضامین کی خصلت گوبر کی ہے جس طرح گوبر مٹی کو لیجاتا
ہے اور جس گھر مین وہ رہے ایمان کو لیجائے گی۔
ہندوستان کے علماء نے جو اس کتاب کی تردید مین رسالہ اور کتابین تحریر کی ہین اُنکی مختصر فہرست
درج کیجاتی ہے اِسمین سب سے زیادہ حصہ حضرت امام اہل السنۃ مجدد المائۃ الحاضرہ موید ملت
الطاہرہ مولٰنا و مرشدنا و سیدنا الشیخ محمد احمد رضا خان صاحب قبلہ بریلوی کا ہے متع اللہ
المسلمین بطول بقائہ آمین ثم آمین حضرت کی کل تصانیف ۴۰۰ سے زیادہ ہین منجملہ اُنکے ۲۰۰

ایک گروہ کہ دین مین فقاہت حاصل کرین اور خبر دین اپنی قوم کو جب پھر کر آوین اُنکی طرف شاید وہ بچتے رہین سبحان اللہ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ ہر فرقہ مین سے چند لوگ دین مین فقاہت حاصل کرین اور اپنی قوم کو خبر دین سب مسلمانون کے واسطے یہ نہین ہے مولوی اسمٰعیل برخلاف حکم خدا کے حکم کرتے ہین کہ ہر خاص و عام کو چاہئے اور جمہور مفسرین اِس آیت کی تفسیر مین لکھتے ہین کہ طلب علم دین کی فرض کفایہ ہے یعنی بعضون نے ادا کیا سب کے ذمہ سے اُتر گیا دوسرا لطیفہ یہ ہے کہ اہل سنت کے مذہب مین اصول دین کے چار ہین کتاب سنت اجماع قیاس مولوی اسمٰعیل نے دو اصل دین کی جڑ سے اُکھاڑ ڈالی ایک قیاس کہ کل ظاہر یہ اِسکے منکر ہین اور قیاس کو بُرا کہتے ہین اگرچہ آپ بھی قیاس کرتے ہین اور یہ بیوقوفی اور گمراہی کے سبب

کتابین اور رسالہ صرف وہابیہ نجدیہ و اسمٰعیلیہ و دیوبندیہ و محمدیہ کے رد مین لکھے جا چکے ہین جسکی مفصل فہرست مسمیٰ بہ المجمل المعتمد[۲] دلت لیفات المجدد[۱] بیٹھہ مین چھپی ہے یہان بطور مشتے نمونہ از خروارے چند مشہور و معروف کتابین لکھی جاتی ہین۔
سبحٰن السبوح عن عیب کذب مقبوح[۱۳] عقاید وہابیہ کار د بلیغ خصوصاً گنگوہی و اسمٰعیل دہلوی کا امکان کذب مین۔ الکوکبۃ الشہابیہ[۱۲] فی کفریات ابی الوہابیہ ستر وجہ سے امام وہابیہ پر فقہا کے نزدیک لزوم کفر۔ سل السیوف[۱۲] الہندیہ علی کفریات بابا النجدیہ[۱۳] کوکبۃ الشہابیہ کا خلاصہ۔ حسام الحرمین[۲] علی منحر الکفر والمین[۱۳] جسمین آفتاب سے زیادہ روشن طور پر مسلمانون کو دکھایا کہ طوائف قادیانیہ و گنگوہیہ و نانوتیہ و دیوبندیہ و محمدیہ و امثالہم کو علماء حرمین شریفین نے زندیق فرمایا اور کفر کا فتویٰ دیا سیف الجبار مصنفہ حضرت مولٰنا مولوی فضل رسول صاحب رحمۃ اللہ علیہ قادری عثمانی بدایونی۔ تقدیس الوکیل عن توہین الرشید والخلیل حضرت قبلہ مولٰنا مولوی غلام دستگیر صاحب مرحوم لاہوری۔ الدرر السنیہ فی رد علی الوہابیہ شیخ الاسلام مرجع الخاص والعام سیدنا و مولٰنا السید احمد بن زینی دحلان رحمۃ اللہ علیہ مطبوعہ مطبع قیصریہ۔

سمجھنے نہین اتنا فرق ہے کہ اپنے قیاس فاسد کو نظر و استدلال نام رکھتے ہین
اتنا نہین سمجھتے کہ نام بدلکر رکھنے سے حقیقت نہین بدل جاتی قیاس کو جہان رد کرتے
ہین اسی رد کے بیان مین وہی قیاس جا بجا بھرا ہوتا ہے دلونپر جو پردہ پڑا ہے سمجھ
نہین سکتے دوسری اجماع کہ بعضے اسکے بھی منکر ہین تفسیر عزیزی مین لکھا ہے اِس
جگہ جاننا چاہیے کہ طریقہ دین کے حکمون کے چار چیز ہین کتاب و سنت و اجماع
و قیاس اسواسطے کہ دین کے بعض احکام قرآن مجید سے ثابت ہوئے مثل نماز
روزہ زکوۃ حرمت خنزیر و حلت گاؤ اور مثل اُسکے یعنے حرام ہونا خنزیر کا اور حلال
ہونا گاؤ وغیرہ کا اور بعض قول و فعل پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام سے جسکا نام سنت ہے
مثل نماز جنازہ اور حرام ہونا گدھے اور خچر اور مثل اُنکے اور بعضے اجماع مجتہدین سے
مثل حرام ہونے خرید نا اُس لونڈی کا جو مالک سے لڑکا جنی ہو (یعنے ام ولد) اور

سیوف البارقہ علی رؤس الفاسقہ جامع العلوم المعقول والمنقول امام الفقہا والمحدثین
قطب الاولیاء العارفین شمس العلما مولوی محمد عبد اللہ صاحب خراسانی مطبوعہ قیصریہ۔
تنزیہ الرحمٰن عن شائبۃ الکذب والنقصان مصنفہ حضرت جامع شریعت و طریقت مولنا
مولوی احمد حسن صاحب کانپوری۔ الرمح الدیانی علی راس الوسواس الشیطانی از تالیف
جناب مولوی محمد نبی بخش صاحب لاہوری حنفی قادری نقشبندی مجددی۔ شرح الصدور
فی دفع الشرور مصنفہ مولنا مولوی مخلص الرحمٰن صاحب اسلام آبادی (چاٹگامی)
میزان عدالت فی اثبات شفاعت مصنفہ جناب مولنا مولوی محمد سلطان صاحب کٹکی
ہادی المضلین مصنفہ حضرت مولنا مولوی کریم اللہ صاحب دہلوی۔ معید الایمان مصنفہ مولنا
مولوی مخصوص اللہ صاحب ابن جناب مولوی رفیع الدین صاحب دہلوی۔ ازالۃ الشکوک مصنفہ
جناب حکیم فخر الدین صاحب الہ آبادی۔ صحیح الایمان مؤلفہ علمائے بریلی۔ شرح تحفہ محمدیہ
فی رد فرقۃ المرتدیہ مصنفہ مولنا مولوی سید اشرف علی صاحب گلشن آبادی۔ ذو الفقار حیدریہ

دو بہنوں کو خرید کر دونوں سے صحبت کرنا اور بعض بقیاس ظاہر کیے یعنی غیر منصوص کو منصوص پر قیاس کیا ہو مثل حرام ہونے سود کے پیسوں اور سکوں میں کہ سکے اس بات میں سونے اور چاندی کے حکم میں ہیں اور تفسیر عزیزی میں لکھا ہے کہ مجتہدین شریعت اور شیوخ طریقت کی اطاعت اور اُنکے حکم کا اتباع عوام امت پر فرض و لازم ہے دو نو لطیفوں کا بیان تمام ہوا اب اُنکی ایک ایک بات کا جواب سنو وہ کہتے ہیں کہ اُن سب سے بہتر راہ یہ ہے کہ اللہ و رسول کے کلام کو اصل رکھے اور اُسکی سند پکڑے مولوی اسمعیل نے پہلوںکی رسموں کو سند پکڑنا اور بزرگوں کے قصے دیکھنا اور مولویوں کی باتوں کو سند پکڑنا اور عقل کو دخل دینا جدی جدی راہیں ٹھہرائیں اور اللہ و رسول کے کلام کو سند پکڑنا جدی راہ ٹھہرائی اور یہ راہ جو وہ چلے سیدھی صراط مستقیم سے بہت بھٹک گئے کیونکہ وہ چاروں باتیں اللہ و رسول ہی کے کلام سے ثابت ہیں اور وہ چاروں راہیں اسی شارع عام کے شعبہ ہیں اور انھیں

علمی اعناق الوہابیہ مؤلفہ مولانا مولوی سید حیدر شاہ صاحب قادری الحنفی متوطن کچھ بھوج المعروف بہ پیر بھڑوالہ۔ رسالہ تحقیق توحید و شرک تصنیف حافظ محمد حسن پشاوری المعروف ملا درانز در فارسی رسالہ حیات النبی تصنیف حضرت قدوۃ العلماء الانام شیخ محمد عابد سندھی مدرس بزرگ مدینہ منورہ کی عربی میں گلزار ہدایت تصنیف مولانا محمد صبغۃ اللہ امام العلما مفتی مدراس درباب بدعات تحقیق الفتوی فی ابطال الطغوی تصنیف مولوی فضل حق بن فضل امام فاروقی حنفی خیرآبادی حجۃ العمل فی ابطال الحیل سئولجواب اور سوال تصنیف مولوی محمد موسی دہلوی سلاح المومنین فی قطع الخناسین تصنیف مولوی سید لطف الحق ابن مولوی جلیل الحق قدرت اللہ القادری الحسینی البتاوی تحفۃ المسکین فی جناب سید المرسلین تصنیف مولوی عبداللہ صاحب سہارنپوری

شعبون سے اس شارع عام کی سیدھی راہ ہے اور جسنے ان شعبون کو چھوڑا وہ ہرگز شارع عام کو نہ پہونچا کوئی کسی کوئین مین گرا کوئی بھیڑ مین آوارہ ہو گیا کوئی کسی جنگل مین شیر بھیڑیے کا لقمہ ہوا دیکھو اللہ تعالی قرآن مین فرماتا ہے ویتبع غیر سبیل المومنین نولہ ما تولی ونصلہ جہنم وسأت مصیرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اتبعوا السواد الاعظم فانہ من شذ شذ فی النار اور فرمایا ہے اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم اور فرمایا ید اللہ علی الجماعۃ من شذ شذ فی النار اور فرمایا ایاکم والشعاب و علیکم بالجماعۃ وبالکافۃ اور فرمایا علیکم بسنتی وسنت خلفاء الراشدین من بعدی اور فرمایا من سن فی الاسلام سنۃ حسنۃ فلہ اجرھا واجر

رسم الخیرات تصنیف حضرت اوستادنا مولانا خلیل الرحمن الحنفی الیوسفی المصطفے آبادی تحلیل ما احل اللہ فی تفسیر ما اہل بہ لغیر اللہ تصنیف حضرت اوستادنا مولانا خلیل الرحمن ممدوح سبیل النجاح الی تحصیل الفلاح تصنیف مولوی تراب علی لکھنوی سفینۃ النجات تصنیف حضرت مولوی محمد اسلمی ساکن مدراس نظام الاسلام تصنیف مولوی محمد وجیہ خطیب مدرس مدرسہ کلکتہ تنبیہ الضالین وہدایت الصالحین جامع فتواے علمائے دہلی وحرمین الشریفین مولوی عبداللہ صاحب کا چھپایا ہوا قوت الایمان تصنیف مولوی کرامت علی جونپوری خلیفہ سید احمد صاحب احقاق الحق تصنیف مولوی سید بدرالدین الموسوی الرضوی حیدرآبادی خیر الزاد لیوم المیعاد تصنیف مولوی ابوالعلا محمد الملقب خیرالدین ساکن مدراس تمم الانتباہ لدفع الاشتباہ تصنیف حضرت مولوی معلم ابراہیم صاحب خطیب مسجد جامع بمبئی - دفع البہتان فی رد بعض احکام تنبیہ الانسان تصنیف حضرت مولوی محمد یونس صاحب حافظ پنویلکر مترجم عدالت بادشاہی - ہدایت المسلمین الی طریق والحق الیقین تصنیف قاضی محمد حسین کوفی مہری عربی مع ترجمہ ہندی سوائے اسکے اور بھی رد اور رسالے بہت عالمون نے لکھے ہین . رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

من عمل بہا اور آیا ہے مارآہ المومنون حسنا فہو عند اللہ حسن اور فقہا
لکھتے ہین العادۃ الفاشیۃ من احد سی الحجۃ اور سنتہ کی تعریف کرتے ہین الطریقۃ
المسلوکۃ فی الدین یہ حال ہے پہلون کی رسمون کی سند پکڑنیکا اور بزرگون کے
قصے اور مولویون کی باتون کا حال تو ابھی شاہ عبد العزیز صاحب سے مینے نقل
کیا کہ مجتہدین شریعت اور مشایخ طریقت کی اطاعت بحکم خدا فرض ہے اور آیہ کریمہ
فسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون اس مطلب پر سند لائے ہین اور اہدنا
الصراط المستقیم کی تفسیر مین لکھا ہے کہ صراط مستقیم راہ انبیا و صدیقین و
شہدا و صالحین کی ہے کہ اُنکے اعمال کے دیکھنے سے اور اُنکی باتون کے سننے
سے سیدھی راہ غیر سیدھی راہ سے جدا ہوتی ہے اور اللہ تعالی فرماتا ہے لعلمہ الذین
یستنبطونہ منہم اور امام اجل سفین بن عیینہ کہ امام شافعی و امام احمد کے
اُستاذ اور امام بخاری و امام مسلم کے اُستاذ الاُستاذ اور اجلۂ ائمہ محدثین و فقہائے
مجتہدین و تبع تابعین سے ہین رحمۃ اللہ تعالی علیہم اجمعین ارشاد فرماتے ہین۔
الحدیث مضلۃ الا للفقہاء حدیث سخت گمراہ کرنیوالی ہے مگر مجتہدین کو علامہ
ابن الحاج مکی مدخل مین فرماتے ہین کہ امام سفین بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ کی مراد یہ ہے
کہ غیر مجتہد کبھی ظاہر حدیث سے جو معنے سمجھ مین آتے ہین اُنپر جم جاتا ہے حالانکہ
دوسری حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ یہان مراد کچھ اور ہے یا وہان کوئی اور
دلیل ہے جسپر اس شخص کو اطلاع نہین یا متعدد اسباب ایسے ہین جنکی وجہ سے
اُسپر عمل نہ کیا جائے گا ان باتون پر قدرت نہین پاتا مگر وہ جو علم کا دریا بنا
اور منصب اجتہاد تک پہونچا اور یہ منزل سخت ترین منازل و دشوار ترین مراحل ہے

گدائے خاک نشینی تو حافظا مخروش	کہ نظم مملکت خویش خسروان دانند

اسکے لیئے واجب ہے کہ جمیع لغات عرب و فنون ادب و وجوہ تخاطب و طرق تفاہم و اقسام نظم و صنوف معنی و ادراک علل و تنقیح مناط و استخراج جامع و عرفان مانع و موارد تعدیہ و مواضع قصر و دلائل حکم ایات و احادیث و اقاویل صحابہ و ائمہ فقہ قدیم و حدیث و مواقع تعارض و اسباب ترجیح و مناہج توفیق و مدارج دلیل و معارک تاویل و مسالک تخصیص و مناسک تقیید و مشارع قیود و شوارع مقصود و غیر ذالک پر اطلاع تام و وقوف عام و نظر غائر و ذہن رفیع و بصیرت نافذہ و بصر منیع رکھتا ہو جسکا ایک ادنی اجمال امام شیخ الاسلام ذکریا انصاری قدس سرہ الباری نے فرمایا کہ ایاکم ان تبادروا الی الانکار علی قول مجتھد او تخطئتہ الا بعد احاطتکم با دلۃ الشریعۃ کلھا و معرفتکم بجمیع لغات العرب التی احتوت علیھا الشریعہ و معرفتکم بمعانیھا و طرقھا ترجمہ خبردار مجتہد کے کسی قول پر انکار یا اُسے خطا کیطرف نسبت نہ کرنا جبتک شریعت مطہرہ کی تمام دلیلوں پر احاطہ نہ کرلو جبتک تمام لغات عرب جن پر شریعت مشتمل ہے پہچان نہ لو جبتک اُنکے معانی اُنکے راستے جان نہ لو اور ساتھ ہی فرمادیا وانی لکم بذالک بھلا کہاں تم اور کہاں یہ احاطہ نقل کیا اِسکو امام عارف باللہ عبدالوہاب شعرانی نے میزان میں ۔ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ باین جلالت شان حضور سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کی نسبت فرماتے ہین ما خالفتہ فی شئ قط فتدبرتہ الا رأیت مذھبہ الذی ذھب الیہ انجی فی الاخرۃ وکنت ربما ملت الی الحدیث فکان ھو ابصر بالحدیث

الصحیح یعنی ترجمہ کبھی ایسا نہوا کہ مینے کسی مسئلہ مین امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خلاف کر کے غور کیا ہو مگر یہ کہ انھین کے مذہب کو آخرت مین زیادہ وجہ نجات پایا اور بارہا ہوتا کہ مین حدیث کیطرف جھکتا پھر تحقیق کرتا تو امام مجھسے زیادہ حدیث صحیح کی نگاہ رکھتے تھے اور علامہ سید احمد مصری طحطاوی رحمۃ اللہ علیہ حاشیہ درمختار مین فرماتے ہین کہ جو شخص جمہور اہل فقہ و علم اور بڑی جماعت سے علیحدہ ہوا وہ ایسی چیز سے جا ملا جو اُسے جہنم مین لیجائیگی تو اے گروہ مسلمانان تمپر نجات پانیوالے گروہ اہلسنت والجماعت کی پیروی لازم ہے کہ اللہ تعالےٰ کی مدد و نگہبانی و توفیق اہلسنت کی موافقت مین ہے اور اللہ تعالیٰ عزوجل کا چھوڑ دینا اور اُسکا غضب اور اُسکی ناراضی اہلسنت کی مخالفت مین ہے اور یہ نجات والا گروہ آج چار مذہبون مین جمع ہے حنفی شافعی مالکی حنبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین جوان چار سے باہر ہے جہنمی ہے العالم العلامہ عارف باللہ تعالیٰ الشیخ احمد الصادی المالکی رحمۃ اللہ علیہ حاشیہ تفسیر جلالین مین فرماتے ہین کہ۔ ائمہ اربعہ کے سوا دوسرے کی تقلید جائز نہین اگرچہ وہ صحابہ کے قول یا حدیث صحیح یا آیت کے موافق ہو جاوے تو جو شخص ان چار مذہبون سے خارج ہے وہ گمراہ اور گمراہ گر ہے اور بسا اوقات یہ کفر تک پہونچیگا اسلئے کہ ظاہر کتاب اور سنت کو لینا کفر کا شیوہ ہے (یعنے ہر جگہ)

العارف الصمدانی والقطب ربانی سیدی عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ میزان الکبریٰ مین تحریر فرماتے ہین

(۱) میزان۔ مجتہدین کے مذاہب اور مقلدین کے اقوال کا ذریعہ سند ظاہر کرنا اور سنت کے ساتھ ملنے کی صورت کی مثال یہ ہے پس اسمین تامل کر۔

(۲) امام ابو حنیفہ رح روایت کرتے ہین عطا رض سے وہ روایت کرتے ہین حضرت ابن عباس رض سے وہ روایت کرتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ جبرئیل علیہ السلام سے وہ اللہ عزوجل سے۔

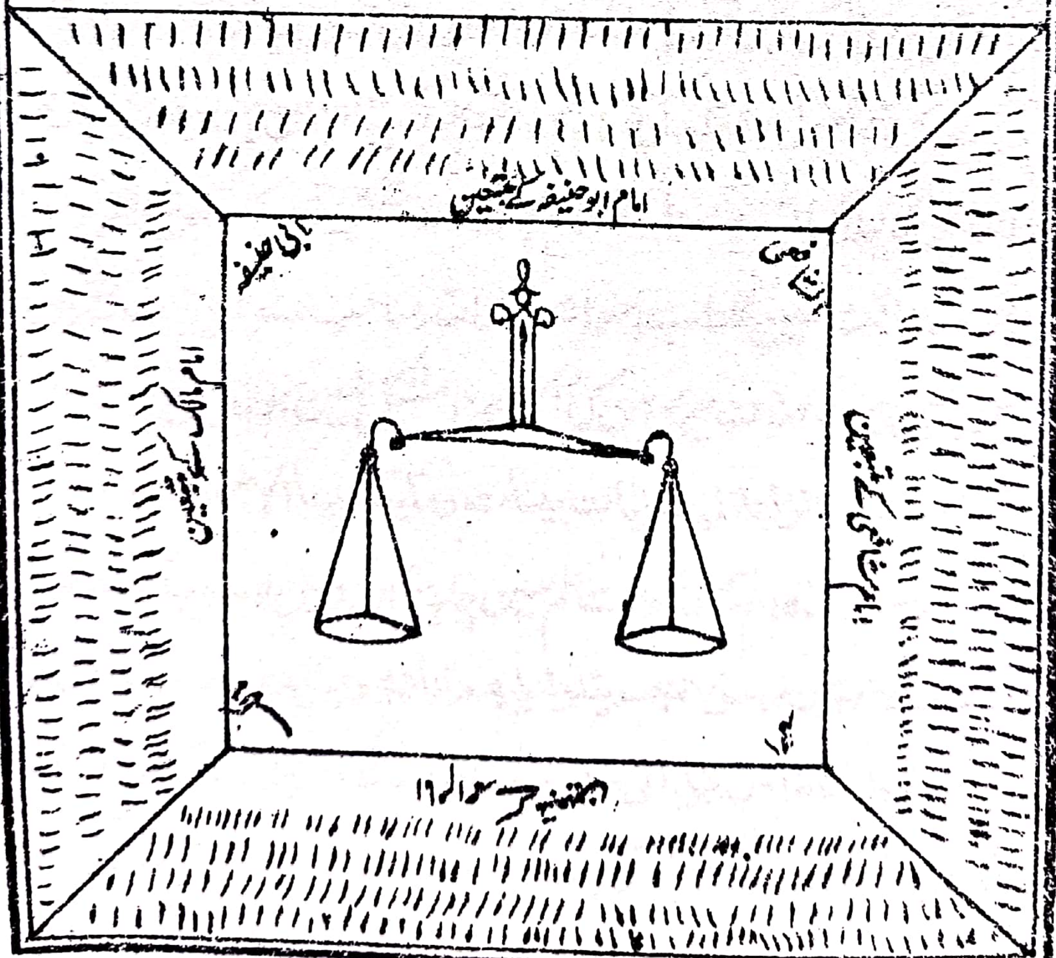
(۳) امام مالک رح روایت کرتے ہین نافع رض سے وہ حضرت ابن عمر رض سے وہ رسول اللہ صلعم سے وہ حضرت جبرئیل ع سے وہ اللہ عزوجل سے

(۴) امام شافعی رح روایت کرتے ہین حضرت مالک رح سے وہ حضرت نافع رض سے وہ حضرت ابن عمر رض سے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ حضرت جبرئیل سے وہ اللہ عزوجل سے۔

(۵) امام احمد رض وہ شافعی رح سے وہ مالک رح سے وہ نافع رض سے وہ حضرت ابن عمر رض سے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ جبرئیل ع سے وہ اللہ عزوجل سے۔

(۶) اے برادر دیکھ یہ حقیقت مذاہب ائمہ اربعہ کو ابتدا و انتہا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ رضی اللہ عنہم

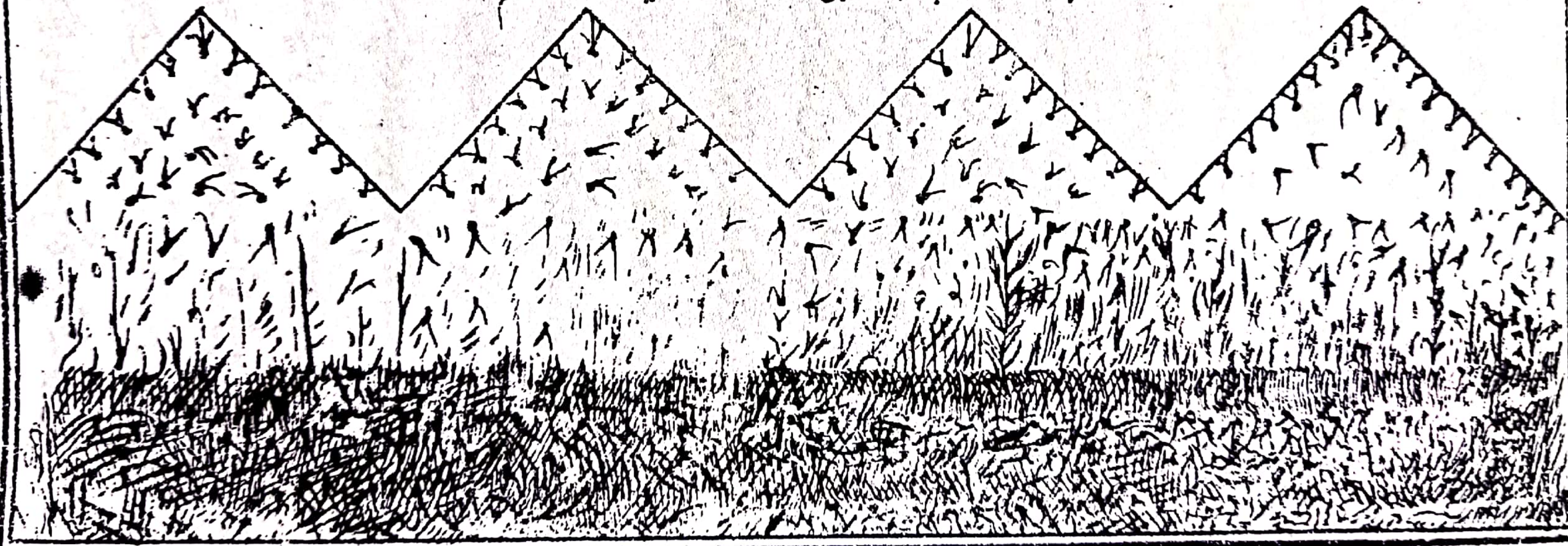
یہ مثال ہے ائمہ اربعہ وغیرہم کے حساب اور میزان کے وقت کھڑے ہونے کی اور متبعین ہر ایک کے اُنکے پیچھے ہین تاکہ وہ لوگ اُنکی شفاعت کرین



پلصراط - جو شخص دنیا مین شریعت پر ٹھیک چلا ہے اُسکی پلصراط پر چلنے کی مثال اور اُن لوگون کی مثال جو اُس سے اوپر ہین -

یہ مثال ہو ائمہ مجتہدین کے ٹھہرنیکی جگہ کی جہان سے اپنے متبعین کو پلصراط پر چلتے ہوئے دیکھینگے یہان تک کہ بغیر دوزخ مین گئے ہوئے جنت تک پہونچین -

جو شخص دنیا مین شریعت سے کج ہو اُسکے پلصراط پر چلنے کی مثال اور جو لوگ کہ اُس سے اوپر ہین اور ظاہر ہے کہ پلصراط واقع مین ایک ہی ہے لیکن ہر چلنے والے اور اُسپر چڑھنے والے کو عمل اور علم کے مطابق ایک شکل خاص مین معلوم ہوگا ہمین سے اہل کشف نے کہا کہ پلصراط پر چلنا حقیقتاً یہان ہے نہ وہان کیونکہ ہر شخص اپنے عمل کا پھل توڑے گا جسکا قدم یہان شریعت سے پھسلا وہان بھی اُسیقدر پھسلیگا اور کبھی خدا اُسے معاف کر دیگا - واللہ اعلم



اور شاہ ولی اللہ صاحب نے حجۃ البالغہ مین لکھا ہے یحرم الخوض فی التفسیر لمن لا یعرف اللسان الذی نزل القرآن بہ والماثور عن النبی واصحابہ و التابعین من شرح غریب و سبب نزول وناسخ ومنسوخ ترجمہ تفسیر مین خوض کرنا حرام ہے اسکو کہ نہین جانتا زبان کو کہ جسمین قرآن نازل ہوا اور نہین جانتا جو کہ مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم او صحابہ و تابعین سے شرح غریب اور سبب نزول اور ناسخ منسوخ سے اور وہ جو مولوی اسمعیل نے تقویۃ الایمان مین کہدیا کہ عقل کو کچھ دخل نہ دے عجب بات ہے عاقل سے کیونکر سرزد ہوا اگر عقل کو کچھ دخل نہ دے تو اللہ و رسول کا کلام کیونکر سمجھے اور کس طرح سند پکڑے عقل کو حاکم نہ سمجھنا چاہیئے اور کچھ دخل نہ دینا تو ہو ہی نہین سکتا جن نصون کی ظاہر مین تعارض ہے وہان کیا کرے یہ بحث اصول و عقاید کی کتابون مین موجود ہے پھر تقویۃ الایمان مین دعوی کیا کہ عوام الناس کا کہنا کہ اللہ و رسول کا کلام سمجھنا بہت مشکل ہے اسکو بڑا علم چاہیئے ہمکو وہ طاقت نہین غلط ہے اسواسطے کہ اللہ صاحب نے فرمایا ہے کہ قرآن مجید مین باتین بہت صاف صریح ہین کہ انکا سمجھنا مشکل نہین اور دلیل لائے اس آیت کو ولقد انزلنا الیک آیات بینات وما یکفر بہا الا الفاسقون پھر لکھا کہ اللہ و رسول کے کلام سمجھنے کو بہت علم نہین چاہیئے اور دلیل لائے یہ آیت ھو الذی بعث فی الامیین رسولا منہم یتلوا علیہم آیاتہ ویزکیہم ویعلمہم الکتاب والحکمۃ وان کانوا من قبل لفی ضلل مبین اور بعد لکھنے ترجمہ اور فائدہ کے کہا جو کوئی یہ آیت سنکر پھر کہنے لگے کہ پیغمبر کی بات سوائے عالمون کے کوئی نہین سمجھ سکتا سو اس نے اس آیت کا انکار کیا فقط یہان دو باتون کا دریافت کرنا چاہیئے

ایک تو یہ کہ انکا دعوی دلیل سے ثابت ہے یا نہین یعنی آیتون کا وہ مطلب ہے جو انھون نے سمجھا یا نہین سو ہمنے پایا اُنکے بیان کو خلاف جمہور مفسرین کے اور چونکہ بہت سی تفسیرون کی عبارت نقل کرنے مین طول ہے صرف تفسیر عزیزی کی نقل عبارت پر کفایت کی جاتی ہے ولقد انزلنا الیک یعنے اور تحقیق ہمنے مقام عظمت اپنے سے اتاری ہین طرف تیری آیات بینات قرآنی اور ہرگز التباس اور اشتباہ آیتون اُتارے ہوے ہماری کا ساتھ اُتارے ہوے دوسرے کے ممکن نہین اسواسطے کہ وہ آیتین بینات یعنے دلیلین روشن ہین اسوجہ سے بھی کہ اعجاز الفاظون کا اُن مین پایا جاتا ہے کہ مثل اُنکے کسی اور سے ممکن نہین اور اسوجہ سے بھی کہ معانی اُنکے مطابق ہین ساتھ مقتضائے عقل سلیم کے اور اسوجہ سے بھی کہ موافق ہین وہ آیتین ساتھ کتابون پہلی نبیون کے کہ یہودیون کے نزدیک بھی مسلم الثبوت ہین پس یہودیون کا انکار ان آیتون کا ممکن نہین اسواسطے کہ اُنکے انکار کرنے سے انکار تمام پہلی کتابون کا لازم آتا ہے وما یکفر بھا الا الفاسقون یعنے اور انکار نہین کرتے ہین ان آیتون کا مگر وہ آدمی کہ کفر کے اندر حد سے بڑھے ہوے ہین اور ہرگز کسی کتاب پر پہلی کتابون سے ایمان نہین رکھتے ہین اور مقتضائے عقل اور نقل دونون سے قدم اُنکا باہر ہے اور چند سطر کے بعد لکھا کہ احتمال ہے کہ معنی آیت کے ایسے ہون کہ یہ یہودی اگرچہ جبرئیل علیہ السلام سے دشمنی رکھتے ہین اسوجہ سے کفر کی گمراہی مین گرفتار ہین لیکن یہ بات موجب کفر قرآن مجید سے نہین ہوسکتی کیونکہ ہمنے بلا واسطہ جبرئیل کے بھی تمپر بہت معجزات نازل کیے ہین جیسے نالہ ستون اور قبول کرنا درختون کا آپکی دعوت کو اور شکایت کرنا ونٹون اور ہرنون کا اور

سلام کرنا پتھرون اور پہاڑون کا اور جواب دینا علمائے یہود کے سوالون کا وغیرہ یہ ہیئت مجموعی باعث یقین ہے تمھاری رسالت کا اور ان معجزات اور مرتبہ کا انکار وہی کریگا جو دائرۂ دین سے بالکل خارج ہوگا اور کوئی دین وآئین پر کاربند نہوگا ورنہ انکار دوسرے انبیا کے معجزات پر جو زیادہ اِس سے نہین ہین لازم آویگا۔
آیت کریمہ کے معنی تفسیر عزیزی سے یہ ثابت ہوے کہ ہونا آیات قرآنی کا اللہ کا کلام ظاہر ہے اِس سبب سے کہ لفظ معجزہ ہے اور اُنکے معنی مقتضائے عقل سلیم کے مطابق اور اگلی کتابون کے موافق ہین یا یہ کہ آیات بینات سے اور معجزات مراد ہین اور یعلمکم الکتب والحکمۃ کی تفسیر مین لکھتے ہین ویعلمکم الکتب اور سرور عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم تمھین قرآن کے معانی ظاہرہ اور اسرار دقایق اور جملہ مقام مخفیہ سکھاتے ہین تاکہ انسان صرف علم ظاہر پر اکتفا کر کے زاہد خشک نہوا اور صرف علم باطن پر بھروسہ کرکے بیقیدی اور تمام چیزون کے مباح سمجھنے کی راہ نہ اختیار کرے بلکہ دونون کا جامع ہوکر نبوت کی وراثت حاصل کرے اور رتبۂ عالی کی تکمیل تک پہونچائے اور اگرچہ دونون علم یعنے معنی ظاہری دوسرا باطنی قرآن شریف کے نازل ہونے پر تمھاری لغت کے مطابق آسان تھے جسکو ذکی اور تیز فہم اپنے سے بغیر استمداد وارشاد نبوی حاصل کرسکتا تھا مگر پھر بھی بعض چیزین ایسی تھین جو قوت فکریہ اور ذکاوت وفطنت سے نہین معلوم ہوسکتین اگرچہ تلاش کی انتہا تک پہونچین مگر حصول اُنکا ناممکن تھا اسلیئے یہ پیغمبر صلی اللہ تعالی علیہ وسلم تمھارے حق مین ایک عظیم الشان نعمت ہین کہ تمکو اُن چیزون کا بھی راستہ بتاتے ہین اب دیکھو کہ مولوی اسمعیل کا دعوی کہ عوام الناس کو اللہ ورسول کا کلام سمجھنا

کچھ مشکل نہین ہے اور اُسکو بہت علم نچاہیے موافق تفسیر شاہ صاحب کے دونون آیتون
سے ثابت نہین ہے اور مولوی اسمعیل کے معنی گویا قرآن کی تحریف ہے اور ظاہر
ہوگیا کہ وہ خود آیتون کے معنی نہ سمجھے پھر جنکو وہ عوام کہین آن بیچار دن سی سمجھنے کا
خیال کرنا تو نہایت عقل سے دور ہے دوسری بات یہ ہے کہ ان آیتون سے تو
ظاہر ہوگیا کہ مولوی اسمعیل کا دعویٰ ثابت نہ ہوا مگر اسبات مین اللہ و رسول کے
کلام سے کیا ثابت ہوتا ہے سو دیکھو کہ شاہ صاحب صاف لکھتے ہین کہ اسرار شریعت
اور دقائق طریقت کا سمجھنا مجتہدین اور مشائخ کو میسر ہے عوام کو اُنکی اطاعت
فرض اور سند لائے اِس آیت کو فاسئلوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون ٥
اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے هو الذى انزل عليك الكتاب منه آيات محكمات
هن ام الكتاب واُخر متشابهات فاما الذين فى قلوبهم زيغ فيتبعون
ما تشابه منه ابتغاء الفتنة وابتغاء تاويله وما يعلم تاويله الا الله
والراسخون فى العلم يقولون امنا به كل من عند ربنا وما يذكر الا اولوا الالباب
اِس آیت مین ایک روایت سے وقف ہے الا اللہ پر اِس صورت مین معنی یہ ہوئے
کہ اللہ ہی نے نازل کی تجھپر کتاب اُسمین بعضی آیتین محکم ہین کہ کتاب کی اصل ہین اور
دوسری متشابہ سو جنکے دلون مین بدراہی ہے متابعت کرتے ہین متشابہات کے
واسطے خواہش فتنہ کی اور خواہش اُسکی تاویل کی اور نہین جانتا اُسکی تاویل مگر
اللہ اور جو علم مین راسخ ہین کہتے ہین کہ ہم ایمان لائے اُسپر سب ہمارے رب کی
طرف سے ہے اور نہین سمجھتے مگر عقلمند لوگ اور ایک روایت مین وقف ہے
فی العلم پر یعنی اللہ اور راسخون فی العلم اُسکی تاویل جانتے ہین دیکھو کہ اُس

پہین آتا کہ یہ سوا سکے کہ اللہ تعالے نے فرمایا کہ نہین سمجھتے مگر اولوا الالباب
اور سوائے فیہ راسخون فی العلم کے یہ بات کبھی ثابت ہوتی ہے کہ علم اسباب کا بھی
ضرور ہے کہ تمام کلام اللہ مین کون کون سی آیتین محکم اور کون کون سی متشابہ ہین
اسپد اسماعیلیہ کی خدمت مین عرض ہے کہ جنکو خص خواص سمجھین انھین سے پوچھ دیکھے
کہ بے رجوع کے کتابون کی طرف کہ بڑے بڑے علم والون نے تصنیف کی ہین اسباب
کو بیان نکر سکین گے بلکہ عجب نہین کہ بعد صرف کرنے اپنے حوصلہ کے بھی اسبات کو
تنقیح نکر سکین عوام کا تو کیا مذکور ہے اور اللہ تعالی فرماتا ہے وتلک الامثال
نضربها للناس وما یعقلها الا العالمون اور یہ باتین بیان کرتے ہین ہم انکو آدمیو نکے
لئے اور نہین سمجھتے انکو مگر عالم لوگ شاہ صاحب تفسیر مین لکھتے ہین مفسر اور مجتہدین
کو ناسخ اور منسوخ کا علم ضروری ہے بغیر اس علم کے علوم دینیہ مین دخل دینے کا حق
نہین اسلیئے بغیر اس علم کے شرعی حکم کو غیر سے جدا نہین کر سکتا اکثر ہو گا کہ حکم
منسوخ کو حکم شرعی سمجھکر اسپر فتوی دیگا اور غلطی مین پڑیگا چنانچہ ابو جعفر نحاس نے
حضرت امیر المومنین مرتضی علی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی کہ آپ ایک دن
کوفہ کی مسجد مین تشریف لائے ایک شخص کو وعظ کہتے ہوئے دیکھا ارشاد فرمایا کہ یہ
کون ہے لوگون نے عرض کی یہ واعظ ہے لوگون کو خدا سے ڈراتا ہے اور گناہون
سے منع کرتا ہے فرمایا کہ اسکی غرض یہ ہے کہ اپنے کو انگشت نما بنائے پھر اس سے
پوچھا کہ ناسخ منسوخ جانتا ہے یا نہین اسنے کہا کہ مجھے اسکا علم نہین فرمایا اسکو
مسجد سے نکالدو دارمی اپنے مسند مین صاحب اسرار نبوی حضرت خدیجہ بن الیمان
رضی اللہ عنہ سے راوی کہ کسی نے آنسے کوئی مسئلہ پوچھا اور جواب کا خواستگار ہوا

آپ نے فرمایا کہ فتوے دینے کے درپے تین شخصون سے کوئی ایک شخص ہوسکتا ہے اول وہ جو قرآن کے ناسخ منسوخ کو جانتا ہو اُس زمانہ مین ایسے شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہین دوسرا وہ جو قاضی بنایا گیا ہو تو چارہ ونا چار یہ کام اسکے ذمہ لازم ہے تیسرا وہ احمق جو خواہ مخواہ اپنے کو مفتیون اور مجتہدون کے شمار وقطار مین داخل کرتا ہو پہلی قسم سے مین نہین ہون اور نہ دوسری قسم سے اور میری طبیعت راضی نہین ہوتی کہ مین تیسری قسم سے ہون شاہ ولی اللہ صاحب نے فوزالکبیر مین لکھا ہے پہلے قرآنی لغت کو استعمال عرب سے لینا چاہیئے اور پورا اعتماد صحابہ وتابعین کے آثار پر رہنا چاہیئے تو مقصد تک نہ پہونچنا کبھی بوجہ استعمال لفظ غریب کے ہوتا ہے اور اسکا علاج صحابہ اور تابعین اور تمامی اہل معانی سے اُس لفظ کے معنی کا نقل کرنا ہے اور کبھی اُسکا باعث اسباب نزول کا نجاننا ہوتا ہے اور حجۃ بالغہ مین لکھا ہے کہ تفسیر مین خوض کرنا حرام ہے اُسکو کہ نہین جانتا زبان کو کہ جسمین قرآن نازل ہوا اور نہین جانتا جو کہ مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ وتابعین سے شرح غریب اور سبب نزول اور ناسخ ومنسوخ سے اور اصول تفسیر مین لکھا ہے کہ جو علوم تفسیر کے واسطے چاہیئن بے اُنکے تفسیر کرنا داخل ہے تفسیر بالرائے مین کہ حدیث ہے من فسر القرآن برایہ فلیتبوأ مقعدہ من النار ترمذی مین ابن عباس سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے من قال فی القرآن بغیر علم فلیتبوأ مقعدہ من النار۔ اِس بیان سے مولوی اسمعیل کے دعوی کی غلطی خوب ثابت ہوگئی حاجت نہین ہے اور دلیلین لانے کی اللہ ورسول کے کلام سے اگرچہ

بہت ساری ہین اور طول بھی ہوتا ہے اور وہ جو مولوی اسمعیل نے کہا کہ جو کوئی یہ
آیت سنکر کہنے لگے کہ پیغمبر کی بات سواے عالمونکے کوئی سمجھ نہین سکتا سو
اُسنے اِس آیت کا اِنکار کیا فقط سو یہ طعن عاید ہوتا ہے شاہ صاحب پر کہ اُنہون
نے صاف لکھا کہ اسرار شریعت اور دقائق طریقت سواے مجتہدین ومشائخ کے
اور کوئی سمجھتا نہین اب چند باتین بطور معقول ہم تمسے پوچھتے ہین ایک یہ کہ
تم جو کہتے ہو کہ اللہ ورسول کا کلام عوام کو سمجھنا کچھ مشکل نہین کیونکہ اللہ تعالی
نے فرمایا ہے کہ قرآن مین باتین بہت صاف وصریح ہین سو اُسکی کیا صورت
کیا ایسا ہے کہ جو قرآن کی عبارت سنے ہند کا ہو یا فارس کا ترک کا ہو یا حبش
کا چین کا ہو یا فرنگ کا سننے کے ساتھ ہی سمجھ جاتا ہے سو یہ تو خلاف بداہت
کے ہے اور اللہ تعالی نے نہین فرمایا بلکہ فرمایا ہے قرآنا عربیا[1] لقوم یعلمون
یا یہ کہو کہ جب ہمنے ہندی ترجمہ کر دیا تب عوام کو سمجھنا مشکل نہ رہا اور حاجت
علم کی نہ رہی سو یہ بات تو عجب ہو کہ تمکو بھی اللہ اور رسول کے برابر سمجھین اور
تمہارے ترجمہ کو بھی بعینہ اللہ ورسول کا کلام سمجھے اور ایمان لانا اُسپر فرض ہو
اگرچہ تم غلط کہو دوسری یہ کہ تمنے جو آیتون کا مطلب ٹھہرایا شاہ عبد العزیز
صاحب اُسکے برخلاف لکھتے ہین بالفرض اگر تمہارا لکھنا سچ ہو تو شاہ صاحب
اللہ کا کلام نہ سمجھے اور جب تمہارے اُستاد اور اُستاد الاستاد اور پیران پیر بھی باوجود
اِس قدر علم وفضل وکثرت مزاولت اور تمام عمر خرچ کرنے کی حدیث وتفسیر کی
خدمت اور تصنیف کرنی تفسیر کی اللہ ورسول کا کلام نہ سمجھے اور کہا عوام
نہین سمجھتے تو عوام بیچارون کو آپ کیونکر تکلیف دیتے ہین اور کیونکر احمق اور

[1] قرآن عربی والی قوم [illegible] سمجھتے ہین ۱۲

منکر قرآن کا بناتے ہین اے مسلمانو سنو یہ نرا دھوکا ہے کہ ہم اللہ ورسول کے
کلام کے موافق کہتے ہین سب بد مذہب بھی کہتے چلے آئے ہین اور سب اللہ
ورسول ہی کے کلام کی سند لاتے ہین مگر اُنکی فہم مین غلطی ہے کہ معنی کلام کے
خلاف تفسیر ماثور کے رسول اللہ اور صحابہ وتابعین وجمہور مفسرین کے کہتے تھے
یہی اُنکی گمراہی تھی حدیث مین توکثرت اختلاف روایت کے بڑی گنجایش ہے
کلام اللہ سے دیکھو کہ ہر فرقہ اپنے مذہب باطل پر دلیل لاتا ہے مجسمہ جو خدا کو جسم
وجہة ثابت کرتے ہین آیتین قرآن کی پیش کرتے ہین ید اللہ فوق ایدیھم و
یبقی وجہ ربك ویوم یکشف عن ساق اور مکان پر دلیل لائے الرحمن علی
العرش استوی معتزلہ وجوب لطف پر دلیل لائے کتب علی نفسہ الرحمة وکان
حقًا علینا نصر المومنین اور انکار انتفاع اموات پر احیا سے لیس للانسان
الا ما سعی اور انکار عذاب قبر اور انکار ادراک اموات پر لا یذوقون فیہا الموت
الا الموتة الاولی انك لا تسمع الموتی اور انکار رویت پر لا تدرکہ الابصار
یغفوریہ وغیرہ منکر عصمت انبیا کی عصی ادم ربہ فغوی جعلا لہ شرکاء
ظلمنا انفسنا کنت من الظلمین فوکزہ موسی فقضی علیہ قرامطہ وغیرہ
تناسخ پر کلما نضجت جلودھم بدلناھم جلودا غیرھا حکمیہ اللہ کو علم
نہونے پر قبل وجود اشیا کے لیعلم الصابرین ولیبلوکم خارجی کفر مرتکب
کبیرہ پر من لم یحکم بما انزل اللہ فاولئك ھم الکافرون من قتل
مومن متعمدا فجزائہ جھنم خالدا فیھا رافضی امام کی عصمت پر لا ینال
عھدی الظلمین بدر پر یمحوا اللہ ما یشاء ویثبت تفضیل کو ما تنك لبحوت

ہر فرقہ ہر ہر مسئلہ پر اللہ و رسول ہی کے کلام کو سند لاتا ہے اور صرف استدلال سے انکا حق ہونا ثابت نہین ہوتا نہ بدمذہبی سے نکل سکتے ہین کیونکہ حق وہ ہے کہ قرآن و حدیث سے بعد تحقیق و تطبیق اور رعایت جمیع شرائط و لوازم کے باتفاق سواد اعظم قرار پایا جو اسکے خلاف ہو وہ جماعت سے باہر بدمذہبون مین داخل ہے صرف اتنا کہنے سے کہ ہم اللہ و رسول کے کلام کو سند لاتے ہین جیسے مولوی اسمعیل نے کہا بدمذہبی سے نہین نکل سکتے کہ سب بدمذہب یونہی کہتے ہین جیسے وہ ویسے یہ اسمعیلیہ کو چاہیئے کہ انکو بھی حق پر کہدین بلکہ بدمذہبون کی دلیل آیتین جو مینے ذکر کین انسے جیساکہ ظاہر مین انکے بیان کے موافق شبہہ ربط کا تا واقفون کو ہوتا ہے مولوی اسمعیل کے دعوی اور دلیل مین جو آیت حدیث سے لائے ہین اتنا بھی نہین ہے یہ ان سب سے بدتر ہین کہ یہ حال آگے بتفصیل معلوم ہوگا کچھ اگلے بدمذہبون کی باتین لئے ہین کچھ اپنے ذہن کی کجی سے نکالین اپنا دوسرا فساد سید احمد کو متبنی بنانے کا تفصیل اسکی یہ ہے کہ جب شاہ صاحب نے اپنی ملوکات اور ونکو ہبہ کردی مولوی اسمعیل گھبرائے اور مولوی عبدالحی شاہ صاحب کے داماد کہ عدالت ضلع میرٹھ کے محررون مین فرنگی کے نوکر تھے موقوف ہوکر دہلی مین آئے دونون نے ملکر سید احمد نام ایک مرد جاہل شاہ صاحب کے مریدکو پیر بنایا اور ساتھ لیکر شہرون مین پھیری شروع کی اور دربدر گھر بگھر قرآن و حدیث کے درس کو وسیلہ ٹھہرایا لوگون کی رجوعات کا نذر و نیاز و دعوت تر و خشک سے فائدہ خوب اٹھایا اور نذورکے قبول مین کچھ تمیز حلال حرام کی نہ تھی فاحشہ رنڈیون کے پیشکش لینے مین تامل نہ تھا یہانتک کہ

جو فرنگیون کے گھرون مین تھین چنانچہ بنارس کا رزیڈنٹ الگنسن بروگن نام اسکے گھر مین ایک فاحشہ تھی بڑی اختیار والی اور صاحب مقدور مرید ہوئی اور دو ہزار روپیہ تدر کئے اور اُسکے مرید ہونے سے رزیڈنٹ نے بہت خاطرداری کی اور سید صاحب نے اُسکو اپنی خاص بیٹی فرمایا تھا راقم بھی وہان موجود تھا مولوی عبدالحی سے لوگون نے پوچھا کہ یہ روپیہ فاحشہ کا کہ نصرانی سے زنا کے عوض مین اُس نے حاصل کیا ہے کیونکر درست ہوا کچھ جواب پریشان دئے آخر کو حوالہ کیا استفسار پر سید صاحب کے اِن دونون صاحبون نے زبان پر آنی پر کفایت نکی بلکہ ایک کتاب صراط المستقیم نام بنائی سید احمد کے حال مین جو وہان لکھا دیکھو کہ اِس کلام مین کیسی کیسی خرابیان بھری ہین پہلے سید احمد کو لکھا کہ بکمال مشابہت پر ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے مخلوق کیئے گئے تھے اِس سبب سے بیعلم رہے استغفر اللہ استغفر اللہ یہ کیا جرأت و بے ادبی ہے خدا پناہ مین رکھے ایسی گمراہی سے شفا سے قاضی عیاض وغیرہ معتبر کتابون مین لکھا ہے کہ کسیکو اُسکی بڑائی کے واسطے تشبیہ دینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اُس بات مین کہ آپپر دنیا مین جائز تھی بہت بُرا ہے اور مرتبہ نبوت اور رسالت کی بے توقیری اور بے تعظیمی ہے امی ہونا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا معجزہ تھا اور بڑی فضیلت تھی سوائے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے سب کے حق مین عیب ہے کہ سبب ہے جہالت کا اور دونکے حال کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حال سے کیا نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا شق قلب سبب ہوا کمال کا دوسرونکو سبب ہے ہلاک کا اِس کلام مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تحقیر و اہانت ہے اور لوگون نے ایسے کلام کرنے والے کو کافر بھی

کہا ہے اور حکم کیا ہے قتل کا بسبب تفصیل شفا کی وجہ خامس اور وجہ سابع مین کور
ہے دوسری خرابی لکھا کہ ایک مقام والون کو احکام شرعیہ بے واسطہ پیغمبرون
کے وحی باطنی سے معلوم ہوتے ہین اُن لوگونکو پیغمبرون کا شاگرد بھی کہہ سکتے
ہین اور پیغمبرون کا ہم اُستاد بھی اور اُنکا علم بعینہ پیغمبرون کا علم ہے مگر ظاہر
کی وحی سے یعنی جبریل کے واسطے سے نہین ملا اور انکو پیغمبرون کی سی عصمت بھی
ملتی ہے دیکھو کیسا بے پردہ دعوی ہے پیغمبری کا جب حکم احکام ملت وشریعت اللہ
تعالیٰ سے بے واسطے پیغمبر کے ایک معصوم کو پہونچے پیغمبری مین کیا باقی رہا
جبریل کا واسطہ ہونا تو کچھ پیغمبری کا رکن نہین بلکہ یہ پیغمبری اُس سے بھی بڑی ٹھہری
کہ جبریل بھی درمیان مین نہین خدا ہی سے لیا دیکھو کہ شیعہ جو حضرت مرتضی علی
کرم اللہ وجہ اور اُنکی بعض اولاد کرام کو معصوم کہتے ہین تمام اہل سنّت اول سے
آخر تک کیسا اُنپر طعن کرتے ہین اور جو شیعہ کی تکفیر کرتے ہین ایک سبب یہ بھی
لکھتے ہین کہ وہ غیر نبی کو معصوم کہتے ہین واہ حضرت مرتضی علی کے معصوم ہونے مین
یہ کلام اور سید احمد معصوم صاحب وحی باطنی ہون ہم اُستاد پیغمبر کے پھر
اِس دعوی کرنے والے کو جو شیعہ سے اچھا سمجھے وہ سنی نہین ہے بلکہ برا بدین
اور ختم نبوت کے معنی کا منکر تیسرے لکھا کہ ایک مقام والون کو مکالمہ اور مسامرہ
کا خلعت ملتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ سے باتین کرتے ہین اور لکھا کہ گاہ کلام حقیقی ہم
میشود اور خاص سید احمد کے حال مین لکھا کہ خدا سے یون پوچھا اُس طرف
سے ہاتھ مین ہاتھ پکڑکر یہ حکم ہوا اور حال یہ ہے کہ اہل سنت کے عقائد کی کتابون
مین لکھا ہے کہ مکالمہ شفائی وحقیقی کا دعوی کرنا کفر ہے شرح عقائد جلالی مین

لکھا ہے والظاہران التکفیر فی المسئلۃ المذکورۃ بناءً علی دعوی المکالمۃ شفاھا فانہ منصب النبوۃ بل اعلیٰ مراتبھا وفیہ مخالفۃ ماھو فی ضروریات الدین وھوانہ علیہ السّلام خاتم النبیین علیہ افضل صلواۃ المصلین یعنی جو دعویٰ کرے کہ مین اللہ کو دیکھتا ہون دنیا مین اور اللہ مجھسے باتین کرتا ہے بالمشافہ اُسکا کافر کہنا اسی سبب سے ہے کہ خدا سے باتین کرنے کا بالمشافہ دعویٰ کیا کیونکہ یہ منصب پیغمبری کا ہے بلکہ پیغمبری کے مرتبون سے بہت بڑا مرتبہ ہے اور اسمین مخالفت ہے اُس بات کی کہ ضروریات دین سے ہے وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا ہے شفا مین بیان کلمات کفر بین لکھا ہے وکذلک من ادعی مجالسۃ اللہ تعالیٰ ومکالمۃ الغرض اسطرح کی بیدینیان اُس کتاب مین اوّل سے آخر تک بہت بھری ہوئی ہین طول کے لحاظ سے اِن تین باتون پر کفایت کی بیدینی وگمراہی کے واسطے ایک عقیدے کا فاسد ہونا کافی ہے یہ سب ایک قسم کی بیدینی ہے یعنی خلاف عقائد اہل سنت کے دوسری قسم وہ ہے کہ صریح خلاف ہین تقویۃ الایمان کی وہان جن باتون کو کہ کفر وشرک لکھا ہے یہان سب درست ہین جیسے لکھا کہ ایک منصب والونکو عالم مثال وشہادت مین تصرف کرنیکا ماذون مطلق کردیتے ہین یعنی حکم عام دیتے ہین کہ وہ دونون عالمون مین جو چاہین سو کرین اور ایک لوگ اُن فرشتون کے زمرے مین داخل ہوتے ہین کہ تدبیر کرنے والے امر کے ہین ایک لوگ ایسے ہوتے ہین کہ اپنے منصب کی بڑائی کا لحاظ کرکے مصیبتون کے دور کرنے اور مشکلون کے کھولنے کی طرف التفات نہین کرتے اگرچہ رتبہ اُنکا ایسا ہے کہ

اُنکی دعا کا مستجاب کرنا اور اُنکی پناہ مین لے لینے کا قبول کرنا واجب ہوجاتا ہے
اور ایک قوم لوگون کی حاجتون کے عرض کرنے مین اور مشکلون کے کھولنے اور
شفاعتون مین سعی کرنے مین خوب مشغول ہوتے ہین کہ اُنکے دل مین مشکلون کے
کھولنے اور حاجتمندون کی شفاعت کرنے کی خواہش پیدا ہوتی ہے لیکن زبان
سے نہین کہتے اللہ تعالیٰ اُنکی دعاے حالی قبول کرتا ہے اور اُنکو بلکہ قرب کے
محافل کے سب بڑے شخصونکو خبردار کرتا ہے کہ یہ امر صرف اُنکی رضامندی اور
اُنکی خواہش دلی جاری کرنے کے واسطے پیدا کیا گیا اور حسب بیانی جب کمال
کو پہونچتی ہے اُس شخص کو اللہ تعالیٰ اپنی کفالت مین لیکر اپنی تدبیر تکوینی و تشریعی
کا ہاتھ کر دیتا ہے یعنی شریعت کے حکمون مین اور دنیا کی چیزین پیدا کرنے مین جو
اُسنے کیا اللہ نے کیا کہ وہ اللہ کا ہاتھ ہوگیا اور جناب حضرت غوث الثقلین اور
جناب حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند کی روحون مین ایک مہینے تک جھگڑا رہا
کہ دونون امام سید احمد کا بالکل اپنی اپنی طرف کھینچ لینا چاہتے تھے بعد ایک
مہینے کے صلح ہوئی شرکت پر ایک دن دونون امام سید احمد پر ظاہر ہوئے اور
پہر پہر تک توجہ قوی اور تاثیر زور آور کی کہ اُسی ایک پہر مین دونون طریقون
کی نسبت سید احمد کو حاصل ہوئی اور خواجہ قطب الدین بختیار کاکی کی قبر پر سید احمد
مراقب ہوئے اُنکی روح سے ملاقات ہوئی اُنھون نے بڑی قوی توجہ کی کہ
اُسکے سبب سے نسبت چشتیہ حاصل ہونا شروع ہوا اور واسطے کشف ارواح اور
ملائکہ اور اُنکے مقامات کے اور زمین و آسمان کے مکانات اور بہشت دوزخ
کی سیر کے لیئے اور لوح محفوظ پر اطلاع کیواسطے شغل دورہ کرے اِس شغل کی

مدد و استعانت سے زمین و آسمان بہشت و دوزخ کے جس مقام کی چاہے سیر کرے اور وہان کا احوال دریافت کرے اور وہان کے لوگون سے ملاقات کرے اور اللہ کے نامون سے جس نام کا مراقبہ کمال کو پہونچاویگا اُس نام سے حصہ اُسکو ملیگا جو اللہ کی رزّاقیت کا مراقبہ کمال کو پہونچاویگا اُسمین ایک شان رزّاقیت کی ظاہر ہوگی جو محی کا مراقبہ کریگا اثر مردے کو زندہ کرنے کی شان کا پاویگا۔ الحاصل اس قسم کی باتون سے ساری کتاب بھری ہے جیسے تقویۃ الایمان مین تفریط حد سے زیادہ ہے یعنی وہ اُمور کہ انبیا اولیا کے واسطے واقع ہین اور شرعًا جائز سب کا انکار اور سب شرک و کفر ٹھہرائے ایسے ہی صراط المستقیم مین افراط کو حد سے زیادہ کر دیا کہ غیر ممکن اور ممنوع باتون کو بھی واقع و جائز کر دیا پاس دین کا نہ وہان نہ یہان یہ جو مینے نقل کیا تھوڑا سا ہے صراط المستقیم سے اور جو صراط المستقیم مین ہے تھوڑا سا ہے اُس سے کہ مولوی اسمٰعیل زبانی بیان کیا کرتے تھے اور لوگون کو خطون مین لکھتے تھے سفر حجاز سے پھر کر جب جہاز سے اُترے ایک نامہ ایک مضمون کا ایک عبارت کا تمام مخصوصین کے نام شہر بشہر جاری ہوا خلاصہ اُسکا یہ کہ جب سید صاحب سمندر کے کنارے پر گئے روحانیت دریا کی حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ جو حکم ہو بجا لاؤن فرمایا کہ مین تجھسے کچھ کہنے کی ضرورت نہین رکھتا جب جہاز پر سوار ہوئے اللہ تعالےٰ نے کہا کہ ہم اس جہاز کو غرق کرینگے تم اسپر سوار ہو سید صاحب نے پہلے ارادہ کیا اُس سے اُترنے کا پھر فرمایا کہ مین اُترون اور لوگ جو اسپر سوار ہون ڈوبین یہ بات کچھ نہین جو ہو سو ہو مین نہین اُترتا اللہ تعالیٰ نے کہا کہ ہمارا ارادہ مقرر تھا اِس جہاز کو غرق کرینگا مگر اب جو تم نہ اُترے

تو مین غرق نہین کر سکتا جب سید صاحب پہونچے میقات پر اور غسل کرتے تھے اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ جو تیری خدمت مین مشغول ہین سب کو ہمنے بخشا اور کچھ لوگون نے لبیک کہنے مین تقدیم کی تھی اللہ تعالےٰ نے کہا کہ جو تم پر تلبیہ مین سبقت کریگا مین اسکی لبیک نہین سننے کا اور حج کے بعد حکم ہوا کہ تیرے باعث سے ہمنے سب کا حج قبول کیا اور اِس حج کی برکت سے ہند سے بخارا تک سبکو بخشدیا اس خط کی خرافات کہان تک لکھون لوگون نے اُس خط مین گفتگو کی اور نوبت تحریر کی جانبین سے آئی جرءت مولوی اسمعیل کی کیا بیان کرون کہ جب لوگون نے کہا اور لکھا کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے کہا کہ ہم اِس جہاز کو غرق کرینگے پھر سید صاحب کے اُترنے سے غرق نکر سکا اسمین بہت سی قباحتین ہین کہ ایک اُن مین سے یہ ہے جسکے شیعہ قائل ہین اور اہل سنت اسکو بہت برا کہتے ہین مولوی اسمعیل درپے ہوگئے اُسکے ثابت کرنے کی عصمت کی طرح بے پردگی کا زور یہانتک پہونچا کہ لطافت لہ نام غلام سید احمد پر کہ ابھی تک زندہ ٹونک مین موجود ہے وحی آتی تھی اور اُسی حالت مین چادر سے ہاتھ باہر نکال کر میوہ محفل مین پھینکتا سب حضرات دوڑ کر لیتے اور کہتے کہ بہشت کا میوہ ہے کبھو یہ بھی کہدیتا کہ یہ اللہ تعالےٰ نے خاص سید صاحب کو بھیجا ہے یا خاص مولوی اسمعیل کو دیا ہے اسمعیل کو بڑے طمطراق سے سید صاحب کے مناقب مین بیان کرتے کہ صرف سید صاحب کی توجہ سے میان لطافت صاحب کو یہ مرتبہ حاصل ہوگیا سید حمید الدین نام بھانجے سید احمد کے کہ آدمی صاف تھے اور بھی چند لوگ اِس سانگ کے شروع ہونے سے سید صاحب و مولوی اسمعیل سے گفتگو کیا کرتے تھے کہ یہ حرکت سخت بیجا ہے یہ حضرات

لہ یعنی ۱۲۹۶ سنہ ہجری میں زندہ تھی (از سیف الجبار) ۱۲

اُنکی بداعتقادی سے ناخوش تھے ایک روز کہ تقسیم بہشت کے میوے کی جو محفل
وعظ مین اطافت کے ہاتھ اللہ تعالی نے سید صاحب کو بھیجا تھا ہوئی ایک
چھارہ سید حمید الدین کے حصے مین آیا اُنھون نے توڑا تو اُس مین ایک کیڑا نکلا
اُنھون نے اہل مجلس کو علانیہ دکھا کر پکارا کہ دیکھو صاحبو بہشت کے میوے
مین بھی کیڑے ہوتے ہین سید صاحب اُنسے بہت ناراض ہوے وہ غصہ کھا کر
داو مین رہے جب پھر اُسپر وہ حال آیا سید حمید الدین نے چند آدمیونکو موافق
کرکے بے نامل اُسکو پکڑ کر ننگا کیا کرامات کھل گئی کہ ایک تھیلی رانون کے بیچ
مین چھارون کی بھری بندھی تھی وہ خبیث خوار و ذلیل ہوا ایسے سامانون
سے سیر و سیاحت کرتے پھرتے تھے کہ تیسرا فساد برپا ہوا یعنی کتاب التوحید
نجدیہ کی مراد آباد مین کہ وہان پہلے سے کسیقدر اس مذہب کی گفتگو تھی
ہاتھ لگی اس مذہب کو پسند کیا اور تقویۃ الایمان تصنیف کی گویا اُسی کتاب
التوحید کی شرح ہے اس دین کی بڑی شہرت ہوئی اور عوام الناس بہت اِس
بلا مین پھنسے توہین و تحقیر انبیا و اولیا کی اور تکفیر تمام ائمہ سلف و خلف کی
خوب جاری ہوئی دیندار اہل علم جہان تھے اُنکے فیض صحبت سے جو بچا سو بچا
ورنہ اوّل ہلہ مین اکثرون کو اِس طرف میل آگیا بسبب شہرت اُن کے
خاندان کے اور ناواقفی کے فن سیر و حدیث سے جب نوبت دلی مین پہونچی
ہزارون ہزار آدمی کہ شاگرد و مرید اور دیکھنے والے صحبت یافتہ شاہ
عبد العزیز صاحب اور مولوی رفیع الدین صاحب کے اور علم مین اُن سے
زائد لوگ موجود تھے مولوی اسمعیل اور مولوی عبد الحی سے دست و گریبان ہوے

اور خواص نے فہمائش کی کہ اس سفر مین یہ نیا دین کیسا نکال لائے کہ اُسکی رو سے تمھارے اُستادون سے لیکر صحابہ تک کوئی کفر و شرک سے نہین بچتا اور قبل اس سفر کے تم بھی اُسی طریقہ پر تھے اور ویسا ہی وعظ کہتے تھے اور فتوی لکھتے تھے جسکو اب شرک کہتے ہو یہ دین مین فساد ڈالنا اور قرآن و حدیث مین تحریف کرنا اور خلائق کو گمراہ کرنا بہت برا ہے - ہر چند نصیحت کی کچھ سودمند نہوئی لاچار ہو کر سب نے انکار و ابطال کیا مولوی مخصوص اللہ صاحب اور مولوی موسیٰ صاحب مولوی رفیع الدین صاحب کے صاحبزادون نے فتوی اور رسالے اُنکے رد مین لکھے نوبت تکفیر تک پہونچائی مولوی فضل حق صاحب خیر آبادی نے جزاہ اللہ خیرا کہ علم و فضل مین مولوی اسمعیل وغیرہ کو اُن سے کچھ نسبت نہین علوم عقلیہ نقلیہ اپنے والد ماجد سے کہ یگانۂ عصر تھے حاصل کیے ہر طرح مولوی اسمعیل کے روبرو انکار و ابطال کیا اور تکفیر کی نوبت تحریر کی آئی مسئلہ شفاعت مین مولوی اسمعیل نے حرکت مذبوحی کچھ جواب مین کی آخر کو عاجز و ساکت ہو گئے اور تحقیق الفتوی فی ابطال الطغوی بکمال شرح و بسط سے مولوی فضل الحق صاحب نے لکھا اور مجلس جامع مسجد کی تفصیل یہ ہے کہ پہلے ایک استفتا مرتب ہوا بمہر و دستخط مولوی رشید الدین خان صاحب و مولوی فضل حق صاحب و مولوی مخصوص اللہ صاحب و مولوی موسیٰ صاحب و مولوی محمد شریف صاحب و مولوی عبد اللہ صاحب و آخون شیر محمد صاحب کے صبح کے وقت منگل کے دن انیسوین ربیع الثانی سنہ ۱۲۴۰ ہجری کو کہ مولوی عبد الحی جامع مسجد مین وعظ کہہ رہے تھے مولوی رشید الدین خانصاحب و

مولوی مخصوص اللہ صاحب اور مولوی موسیٰ صاحب مولوی رفیع الدین صاحب مرحوم
کے صاحبزادہ اور مولوی محمد شریعت صاحب وغیرہ علما و طلبہ خاص و عام حوض پر مجتمع
ہوئے جب مولوی عبدالحی وعظ کہہ چکے حبیب اللہ طالب علم نے استفتا پیش کیا کہ اپنی
مہر اسپر کر دیجیے مولوی عبدالحی نے کہا مین نہین مہر کرتا کہ مین کچھ نہین جانتا اُس نے
کہا یہی لکھدیجیے اور اصرار کیا مولوی عبدالحی نے انکار کیا اور دلائل ظاہر کرنے لگے
مفتی محمد شجاع الدین خان صاحب نے کہا کہ اسکا تصفیہ ضرور ہے کہ بڑا اختلاف پڑ گیا ہے
مرزا غلام حیدر شاہزادے طالبعلم کی تکرار سے رنجیدہ ہوئے اور مولوی عبدالحی وغیرہ
کو مجمع علما مین واسطے مناظرہ کے لائے مجمع بیشمار خاص و عام امیر فقیر کا ہوگیا
کوتوال بھی واسطے بند و بست کے آپہونچا پھر مولوی عبدالحی نے فاضلون سے
پوچھا کہ تم کیون آئے ہو کسی نے کہا کہ آپ کے بلانے کے موافق کہ ہر روز کہا کرتے
تھے کہ جسکو تاب مناظرہ کی ہو ہمارے سامنے آوے سنکر چپ ہو گئے مولوی مخصوص اللہ
نے کہا کہ ہم بموجب حکم خدا کے آئے ہین کہ حق ظاہر ہو جاوے مولوی موسیٰ نے کہا
کہ تم ہمارے اُستادون کو بُرا کہتے ہو بولے کہ مین نہین کہتا مولوی موسیٰ نے کہا یہ ایسے
مسئلے نئے بتاتے ہین کہ اُن سے بُرائی اُستادون کی ثابت ہوتی ہے پوچھا وہ کیا
ہے کہا کہ مثلاً قبر کے بوسے کو شرک کہتے ہو اور ہمارے اکابر اُسکے مباشر ہوتے تھے
مولوی عبدالحی نے انکار کیا کسی نے کہا کہ لکھدو تاکہ تمھارے اوپر جھوٹ باندھنے والون
کی تکذیب کیجاوے مولوی عبدالحی نے کانپتے ہوئے ہاتھ سے لکھدیا بوسہ دہندہ
قبر مشرک نیست مولوی رشید الدین خان صاحب کے ہاتھ مین فتویٰ دیا گیا
اور قریب مولوی عبدالحی کے آبیٹھے مولوی عبدالحی نے گلہ شکوہ اُن سے شروع کیا

کہ خانصاحب مجھے آپکی خدمت مین دوستی تھی تم برملا مجھے ذلیل کرتے ہو خانصاحب
نے فرمایا کہ ہم تمھارے اعزاز و اظہار کمال کے واسطے آئے ہین لوگون نے
مشہور کیا ہے کہ تم مسئلے خلاف سلف کے کہتے ہو اس سبب سے تم سے
خلق کو وحشت ہے ایسے مجمع مین مفتریون کی تکذیب ہو جاویگی مولوی عبدالحی
شکوے ہی کی پریشان باتین کرتے رہے۔ خانصاحب نے فرمایا کہ تمھارے
لوگ کہتے ہین کہ عبدالعزیز کی راہ راہ جہنم کی ہے اسیوقت گواہی سے یہ بات
ثابت ہو گئی لوگ برا کہنے لگے مولوی عبدالحی نے بھی تبرّا کیا باآواز بلند اور مولوی
رشید الدین خانصاحب سے کہا کہ مولانا عبدالعزیز کی محبت اور اعتقاد علم
و بزرگی مین مین مثل تمھارے ہون طحاوی اور کرخی کے برابر جانتا ہون پھر
استفسار شروع ہوا ہر مسئلے کا جواب دیا کہ چندان مخالف جمہور کے نہ تھا مولوی
اسمعیل نے پہلے ہی استفسار سے ارادہ کیا اٹھ جانیکا مولوی رحمت اللہ صاحب نے
کہا کہ ذرے تشریف رکھیے کہ جناب کے بھی دستخط اِس تحریر پر ضرور ہین مولوی
اسمعیل نے کہا کہ مین کسی کے باپ کا نوکر نہین ہون میرے واسطے محتسب لا
اے مردود میرے ساتھ سختی کرتا ہے انھون نے کہا کہ حضرت مین سختی نہین کرتا
عرض کرتا ہون پھر مولوی اسمعیل نے کہا کہ میرے رسالہ کا جواب لکھ مولوی
رحمت اللہ صاحب نے کہا کہ رسالہ آپکا میری بغل مین ہے اگر فرمائیے اِسی مجمع
مین جواب عرض کردون غصہ کھا کر کچھ نہ کہا پھر مولوی رحمت اللہ نے کہا کہ جواب
عقلی لکھون یا نقلی کہا جیسا چاہیے پھر مولوی رحمت اللہ نے کہا کہ رد جواب
اِسکا لکھوگے کہا کہ مین محکوم کسی کا نہین ہون مولوی رحمت اللہ نے کہا کہ

سنئے عقیدے اپنے دل کے بنائے ہوئے کسی سے نہ فرمائیے اور نہین تو ابھی بحث کر لیجئے مولوی اسمٰعیل اُٹھ بھاگے اور چلتے ہوئے رشید الدین خانصاحب مولوی عبد الحی سے پوچھا کیے وہ جواب دیتے تھے ایسے کہ قدما کے خلاف نہ تھے تیرہوین سوال مین کہ بدعت کی بحث تھی مولوی عبد الحی نے کہا کہ میرے نزدیک بدعت حسنہ بھی ہے گو اصل ہر بدعت کی بد ہے مگر سبب نیکی کا اسمین ہو تو حسنہ ہو جاتی ہے والا فلا مولوی رشید الدین خانصاحب نے کہا کہ اصل ہر بدعت کی بد نہین ہے بموجب حدیث من سن سنة حسنة و من سن سنة سیئة اور حدیث من احدث فی امرنا هذا ما لیس منه اور حدیث من ابتدع بدعة ضلالة لا یرضاها الله کہ اِن تینون حدیثون سے ثابت ہوا کہ نیا طریقہ نیک بھی ہوتا ہے بد بھی اور خدا رسول کی مرضی کے موافق بھی مخالف بھی گمراہ بھی غیر گمراہ بھی اِسی سبب سے علما نے کہا ہی کہ بعض بدعت واجب و مندوب و مباح بعضے حرام مکروہ مولوی مخصوص اللہ صاحب نے کہا جس بدعت کی وجہ حسن و قبیح کی ظاہر نہو وہ کیا ہی مولوی عبد الحی نے کہا سیئہ انھون نے کہا اِس تقدیر پر بدعت و مباح مین کیا فرق ہے مولوی عبد الحی ساکت ہو گئے کسی نے کہا کہ احکام خمسہ مین سے ایک حکم کم ہو گیا پھر مولوی عبد الحی نے کہا کہ بدعت کو بُرا اِس واسطے کہتا ہون کہ کل بدعة کا کلیہ ظاہر پر رہے اور مخصوص نہو جاوے خانصاحب نے کہا کہ تخصیص سے کیا قباحت لازم آتی ہے اور عمومات مین تخصیص مشہور ہے مولوی محمد یعقوب نے پڑھا ما من عام الا وقد خص منه البعض خانصاحب نے کہا کہ تینون حدیثین مذکورۂ بالا تخصیص کو چاہتی ہین پس تخصیص ضرور ہوئی مولوی عبد الحی

نے کہا کہ اصل ہر بدعت کی قبیح بعض علما کا مذہب ہے خانصاحب نے کہا
کہ یہ قول حضرت مجدد کا ہے مگر تمھارے مذہب سے نہایت دور کہ انکے مذہب مین
جسکی اصل شرع مین پائی جاوے وہ سنت ہے بدعت وہی ہے کہ جسکی اصل
نہ پائی جاوے پھر مولوی عبدالحی نے غوطہ مین جاکر کہا کہ یہ قول نووی کا ہے
فتح المبین مین لکھا ہے اسیوقت فتح المبین شرح اربعین امام نووی کی پیش کی گئی
عبارت اس مقام کی باواز بلند مع ترجمہ پڑھی گئی پھر تو مولوی عبدالحی اچھی
طرح سے قائل معقول ہو گئے پھر اذان مین بعد دفن کے کلام ہوا بعد کسی قدر
تکرار کے کہا کہ مین کسیکو منع نہین کرتا پھر کلام ہوا سوم کے فاتحہ مین بعد قیل و
قال کے کہا کہ اگر اس دن مین ثواب زیادہ جانتا ہے ممنوع اور اگر ثواب
زائد نہین جانتا اور برعایت مصلحت کے کرتا ہے تو منع نہین ہے تمام ہوا خلاصہ
نقل مجلس کا پھر تو یہ حال ہوا کہ ہر ایک مسئلے مین ادنی ادنی آدمی سے قائل
ہونے لگے اور اطراف و جوانب مین بھی یہ تقریرین اور تحریرین جابجا پھیل
پڑین سب پر ظاہر ہوگیا کہ مولوی اسمعیل کا طریقہ مخالف ہے تمام سلف صالح
کے اور اپنے خاندان کے بھی مخالف ہین اور سبب اعتبار کا وہی نسبت خاندان
کی تھی جب اسکے بھی خلاف ٹھہرے تو کچھ اعتبار نہ رہا اور ساری قلعی کھل گئی
اور ہر ایک جگہ جو اہل علم تھے متوجہ ہوئے ان کی بیدینی کے اظہار اور اسکی
رد لکھنے پر ایسے سببون سے آگ انکے فتنے کی ٹھنڈی ہوگئی اور سننے دین
والے بھی زبان دباکر بات کرنے لگے اور توجیہات بنانے مین اور تقیہ
جاری ہوا ہزارون ہزار آدمی اس طریقہ سے تائب ہوئے صرف وہی لوگ

خلاصہ نقل مجلس کا

کہ جنکو سخن پروری کا پاس دین پر غالب ہوا یا جنکو وہ پیشہ واسطہ ہوا دنیا پیدا کرنے کا اس طریق پر قایم رہے مگر نہایت ذلت وخواری کے ساتھ اہل علم کی مجلسون مین تقیہ سے گذارا کر کے مولوی اسمعیل وغیرہ ارکان دین جدید نے بھی اس بحث کو کم کر کے وعظ کو منحصر کیا جہاد کی ترغیب پر اس حیلہ جمیلہ سے کہ امر محمود ہے بہت لوگ اکٹھے ہوئے اور روپیہ جنس بھی جسکو توفیق ہوئی بقدر حوصلہ دیا ایک جماعت کے ساتھ گئے افغانستان کو اور سید احمد کو امیر المومنین بنایا اور سکھون پر جہاد کا عزم کیا مگر اسمین بھی وہی پیشین گوئیان کہ فلانی تاریخ رنجیت سنگہ رئیس کفرہ سکہ امیر المومنین کے ہاتھ سے مارا جاویگا اور فلانی تاریخ فلانا ملک فتح ہوگا اور نماز عید کی فلانے سال مین امیر المومنین جامع مسجد لاہور مین پڑہین گے اور اللہ کا یون حکم ہوا ہے اور لڑائی کے وقت توپ بندوق سکھ کی بند ہو جاویگی بلکہ بعضے افغان اسی شرط پر داخل بیعت ہوئے تھے جبھی مقابلہ ہوا فقرائے کفرہ سکہ کے سامنے سے جان بچا کر صاف بھاگ گئے اور عار جہاد سے بھاگ جانے کی کہ گناہ کبیرہ ہے اختیار کی اور اہل پیشاور کے مخالفون سے ملکر مسلمانون کا قتل ونہب کیا جب فوج سکہ متوجہ پیشاور ہوئی سننے کے ساتھ بھاگ کر راہ پنجتار کی لی پنجتار کا رئیس فتح خان نام اور سب افغان بہت تعظیم وتکریم سے پیش آئے اور بیعت کی جہاد پر اطاعت وفرمانبرداری جیسی چاہیئے ویسی کی اپنے تمام ملک کا خراج بھی امیر المومنین کی سرکار مین داخل کرنا قبول کیا اور عامل حاکم انکے اپنے اپنے مکانون پر مقرر کرا دئے تحصیل وحکم انکا جاری کرایا اور

مفقدور والون نے جو بیچارے وہان تھے اپنے گھر کے مال سے عورتون کے زیور تک بھی دریغ نہ کیا پاس ایمانداری کا جیسا چاہیئے وہ بجالائے واقع مین افغان کی قوم دینداری کے باب مین بڑی مضبوط ہے دین کے نام پر انکو جان دینا ایسا عزیز ہے کہ اور ونکو جان رکھنا مولوی اسمعیل اتنی ہی حکومت کا تحمل نکر سکے آپے سے باہر ہوگئے تظلمات بیجا اور دین جدید کے احکام جاری کردئے اور سید احمد کے نام پر صلے اللہ علیہ وسلم کا لفظ تجویز ہوا اور سکہ مہر کا یہ ٹھہرا اسمہ احمد اور وہ جو صراط المستقیم مین سید احمد کو پیغمبر بنانے کی تمہید کر رکھی تھی اُسکا اظہار شروع کیا اور فقہا پر لعن وطعن وتشنیع کتب حنفیہ پر برملا کرنے لگے اور پٹھانون کے ناموس ومال وجان سے تعرض شروع کیا ہر چند معزز آدمیون نے سمجھایا نہ مانا وہ بیچارے تنگ آئے اور مشورہ کیا کہ ہمنے سکہ پر جہاد کے واسطے انکو رئیس بنایا یہ لوگ جو معاملہ کافرون سے چاہیئے ہمارے اوپر جاری کرتے ہین سکہ کے مقابلہ مین اُس نامردی سے بھاگے اور مسلمانون کے جان ومال پر اِس قدر دلیری کرتے ہین دین وایمان کا بھی اِنکے کچھ ٹھکانا نہین ہے انکو دفع کیا چاہیئے مگر ایکبار پھر بھی یہ سب حال ظاہر کرنا چاہیئے چنانچہ عالمون اور سردارون کو بھیجا جو کہنا تھا کہا مگر مولوی اسمعیل نے ایک نہ سنی آخر کو مسلمانون نے جتنے کہ آدمی ہمراہی مولوی اسمعیل کے جہان جہان متعین اور ظلم واجرائی حکم دین جدید مین مشغول تھے ایک مرتبہ سب کو مار ڈالا فتح خان نے عذر کیا کہ مین اِسی روز سیاہ کے واسطے کہتا تھا کہ حد اعتدال سے بڑھنا اور دین جدید کے احکام جاری کرنا اور لوگون کے مال وجان وناموس سے تعرض کرنا مناسب نہین ہے اب کام

ہاتھ سے نکل گیا کہ تمام ملک پھر گیا کچھ اسکا تدارک نہیں ہو سکتا مگر تمکو اس مہلکہ سے بچا کر باہر نکالے دیتا ہون پھر جو کچھ مقدر مین ہو گا ظہور مین آویگا سید احمد اور مولوی اسمعیل وغیرہ چند آدمیون کو کہ ہمراہ تھے اُس ملک کی حد سے باہر نکال کر اپنے ملک کو رعایا کی استمالت اور انتظام کے واسطے پھرا سید احمد وغیرہ بھاگے جاتے تھے کہ عین بھاگنے کی حالت مین ایک جماعت وہان پہونچی کہ اُن سب کو مار ڈالا کوئی کہتا ہے کہ سکھ تھے کوئی کہتا ہے پٹھان تھے اُن مین سے کوئی نہ بچا اور جو اکثر بھاگ کر آئے سو ملک پنجاب کے بچے اور وہ صدمہ کہ بالیقین مظلوم مسلمانون کے ہاتھ سے اُٹھایا اب سید احمد کے امتی لوگ مختلف ہین کوئی کہتا ہے کہ رجعت کرین گے یعنی پھر کر آوینگے اور جو وعدے کئے سب کو سچ کرینگے کوئی کہتا ہے کہ فلانے پہاڑ پر زندہ موجود ہین مگر خلق کی نگاہ سے چھپے ہوئے ہین اور جسپر چاہتے ہین ظہور کرتے ہین اور بشارتین بھیجتے ہین اِس قسم کے آدمیون کو راقم نے اپنی آنکھ سے دیکھا اور اُن سے یہ خرافاتین سنین بعضے خبیثون نے اِن دنون مین افترا کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ایک عبارت وضعی کو نسبت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف وہ یہ ہے وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکون فی امتی رجل اسمہ احمد خلقہ کخلقی لیس خلقہ کخلقی ویکون خلیفۃ اللہ فی الارض فیقاتل الکفار فیغیب بعد فتح قلیل عمیس الناس الا ما شاء اللہ ولھم درجات الصدیقین ثم خرج رجل من خلفائہ المشرق ویبایع الناس علی غیبۃ الامام ویومئذ وقع النزاع بین الناس فی التامیین بنکرہ

ع یعنے مولانا فضل رسول صاحب رحمۃ اللہ علیہ بدایونی مصنف سیف الجبار ۱۲

الناس ويخالفون فيه الا انهم يهود هذه الامة انا بري منه وهم بريون مني ثم يخرج بعد عشر و بضع سنين يملاء الارض قسطا و عدلا كما كانت ملئت جورا و ظلما من باشره في القتال الاول كانت لهم درجات اهل بدر و شهدا كشهداء اهل بدر اخرجه البيهقي في دلائل النبوة دیکھو ایسا صریح افترا اور جرأت کتاب کے نام لینے کی اور لیاقت یہ کہ عبارت بھی قاعدہ عربیت سے درست نہین الغرض سید احمد اور مولوی اسمٰعیل کے مرنے سے یہ ہنگامہ فرو ہو گیا تھا مولوی اسحاق کے باعث سے پھر کچھ کچھ بھڑک اٹھا طریقہ اسکا یون ہوا کہ بعد مرنے شاہ صاحب کے مولوی اسحاق اُنکے وارث و جانشین ہوئے وعظ و فتوی مین موافق سلف کے تھے اور مذہب اسمٰعیل کے مخالف اُنکے ہاتھ کے فتوے لکھے ہوئے موجود ہین مگر آدمی نہایت سادے سیدھے سلیم تھے کسی طرح کی قوت اور حرکت اُنکی طبیعت مین نہ تھی جیسا علم ویسا ہی بیان سلامت روی سے بسر اوقات کرتے تھے جب اُنکے داماد مولوی نصیر الدین امیر المومنین بنے اور فکر و تدبیر طلب و تحصیل روپیہ کی مولوی اسحاق سے متعلق ہوئی اسماعیلیہ طریق کے لوگون کا اُنکے یہان دخل ہوا اور اُنکی تالیف و ملانا ضرور پڑا وہ لوگ اس کام کے بڑے بانی کار تھے اِس اختلاط کے باعث کسی قدر وہ بھی جھکے اور باتین گول گول کہنے لگے کہ دونون فریق راضی رہین اور اُنکی کم گوئی کے سبب ایک مدت تک پردہ پڑا رہا پھر ظاہر ہو چلا باہر والے اور جنکو کم ملاقات تھی ویسے ہی معتقد رہے اور کثرت صحبت والے

اِس بات کو پاکر بھڑک گئے آخر آخر کو غلبہ اسمعیلیہ کا اُنکے مزاج پر ہوگیا اور یہی اسمعیلیہ لوگون کا
اُنپر ایک اور بڑا دباؤ ہوگیا وہ یہ کہ بسبب فوج کشی انگریزون کے کابل وغیرہ پر اُس
ملک مین تخلل پڑا اور روپیہ جو مہاجنون کے ذریعے سے اُس طرف کو بھیجا تھا مارا گیا
اور مولوی نصیر الدین مر گئے مہاجنون سے وہ روپیہ لینا ضرور ٹھہرا اور حاجت
ہوئی عدالت مین نالش کرنے کی چنانچہ تا صدر الہ آباد وہ مقدمے پہونچے اور مولوی
اسحاق نے ڈگریان حاصل کین چونکہ وہ روپیہ اور بہت سا روپیہ کہ ابھی پہونچا
نہ تھا لایا ہوا اُنھین اسمعیلیہ کا تھا اُنسے ہر طرح کا دغدغہ اور محل خوف تھا اُن
ایام مین مولوی اسحاق کی اسمعیلیت اور بھی بڑھ گئی اور اُنکی کتابون مین اگرچہ
اسمعیلیہ کا سا زور شور نہین ہے اور بہت تنزل ہے یعنی بعضی باتون کو کہ مولوی
اسمعیل مطلق کفر و شرک کہتے ہین مولوی اسحاق اُنمین سے کسیکو مکروہ کسیکو حرام
کسیکو جائز کسیکو مختلف فیہ لکھتے ہین کسی مین تفصیل کرتے ہین کہ ایک طرح درست
ایک طرح نا درست مگر جو اصل نجدیہ کی باتین ہین وہ اُنکے کلام مین ہین کوئی کھلی ہوئی
کوئی دبی ہوئی ایک اور بڑا پردہ اُنکی کتابون کی عیب پوشی کا یہ ہوا کہ ہر جگہ نقل و
سند لے آئے ہر مسئلہ پر حدیث و تفسیر فقہ تصوف کی کتابون سے اور کتابون کی
عبارتین لکھدین کہ یہ بات اسمعیلیہ مین نہ تھی ظاہر مین دیکھنے والون نے سمجھا کہ یہ تو
موافق ہین سلف کے اور اُنکی سند لاتے ہین یہ تو سنی مسلمان ہین نجدی اسمعیلی نہین
ہین جب وہ کتابین اہل تحقیق کی نظر سے گذرین نقل کو مطابق کیا اصل سے تو عجب
گل کھلا کہ تغیر و تصرف و کمی و بیشی اُنمین بہت ہے اور نقل مطابق اصل کے نہین ہے
کہین ایک فقرہ بیچ مین سے اُڑا دیا کہین بڑھا دیا کہین قول مردود کی نقل پر

کفایت کی کہین نقل کی اصل مین اصل ہی نہین اور دونون کتابین یعنی مایۃ المسائل اور اربعین مین باہم اختلاف ہے اسطرح کی خرابیان اور رسوائیان اِن کتابون مین بہت ہین اور اہل تحقیق کی کوششون سے یہ حال سب ظاہر ہوا اور مشہور ہوگیا ہے۔ اِس فرقۂ گمراہ کی ہندوستان مین شروع ہونیکی یہ ابتدا ہے جو بطور اختصار لکھی گئی جسکو مولوی اسمٰعیل دہلوی بانی مذہب نامہذب کے ہم زمانہ جناب مولانا مولوی فضل الرسول صاحب بدایونی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب سیف الجبار مین اپنے چشم دید واقعات قلمبند فرمائے ہین اِس سے زیادہ کیا معتبر حالات ہونگے کہ ایک عالم فاضل اپنے زمانہ کے گمراہون کے چشم دید واقعات تحریر فرمائے اللہ تعالےٰ مولانا موصوف کو مسلمانون کی طرف سے جزائے خیر مرحمت فرمائے۔ ولادت آپکی ۱۲۱۳ھ مین اور وفات ۱۲۸۹ھ مین ہوئی دنیائے فانی مین چھتر ۷۶ برس قیام فرماکر راہی ملک بقا ہوئے اللھم انفعنا ببرکاتھم آمین ثم آمین۔

مسلمانو! تمھارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ تمپر تمھارے مان باپ اور تمھاری جان سے زیادہ مہربان ہین اور تمھاری بھلائی کے خواہان اور تمھارا ذرا سا نقصان بھی آنپر گران جنکا وصف کریم تمھارا رب عز وجل قرآن مجید مین فرماتا ہے۔ عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمؤمنین رؤف رحیم تمھارا مشقت مین پڑنا آنپر گران ہے۔ تمھاری بھلائی کے کمال چاہنے والے مسلمانون پر نہایت رحمدل مہربان صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم وہ جوبات ارشاد فرمائین یقیناً اسمین تمھارا بھلا ہے وہ جس بات سے تمھین دور رہنے کو فرمائین یقیناً اسمین تمھارا نقصان ہے اگر زید کسی تجارت مین روپیہ لگانا چاہے اور اسکا مہربان دانشمند تجربہ کار

باپ اُسے کہے دور بھاگ اِس تجارت مین تیرا سراسر نقصان ہے تو اگر وہ بیٹا عاقل اور سعید اور اپنے باپ کی محبت وخیر خواہی پر اطمینان کافی رکھتا ہی تو ہرگز اُسے ہاتھ نہ لگائے گا کہ محنت بھی کرون روپیہ بھی لگاؤن اور حاصل گھاٹا ہو۔ یونہی اگر کھانے کو بیٹھا اور اُسکی مہربان مان نے شفقت بھری آواز سے پکارا بیٹا بچ بچ اِسمین زہر ملا ہوا ہے تو کیا فوراً اُس سے ہاتھ نہ کھینچ لیگا پھر مان باپ کی محبت کو رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت سے کیا نسبت ہو سکتی ہے نہ تمام جہان کی عقل ودانش ملکر اُنکی عقل وعلم کو پہنچ سکے پھر ارشاد بھی وہ جسمین تم سے کچھ مال طلب نہین فرماتے بلکہ تمھارا مال ودین دونون بچاتے ہین مسلمانو! اُس ارشاد کریم کو ایمان واحتیاط کی نگاہ سے سنو صحیح مسلم شریف مین ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہین۔ یکون فی اٰخر الزمان دجالون کذابون یاتونکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم ولا اٰبائکم فایاکم وایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم آخر زمانے مین کچھ لوگ ہونگے بڑے دھوکے باز بڑے جھوٹے تمھارے پاس وہ باتین لائینگے جو نہ تم نے سنین نہ تمھارے باپ دادا نے۔ اُن سے دور بھاگو اُنھین اپنے سے دور کرو کہین وہ تمکو گمراہ نہ کردین کہین وہ تمکو فتنے مین نہ ڈال دین تمھارے پیارے تمہر مان باپ سے زیادہ رحمت والے محبوب صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہے اب ہم محض بطور نمونہ چند باتون کی نسبت آپ سے پوچھتے ہین کہ یہ باتین کبھی آپ نے آپکے باپ دادا نے سنی تھین کبھی آجتک مسلمانون کے عقیدے مسلمانون کی کتابون مین تھین اگر نہ تھین اور بیشک نہ تھین تو یقین جان لو کہ ادلئك الذین سماھم

رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فاحذروھم ان باتون کے قائل وہی لوگ
ہین جنسے تمھارے پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تمھین ڈرایا تھا تمھین انسے
دور بھاگنے انھین اپنے پاس سے دور کرنے کو فرمایا تھا تو انسے بچو اور اگر کوئی کہے
کہ یہ باتین مسلمانون کے باپ دادا نے سنی ہین یہ مسلمانون کی کتابی باتین ہین تو
پیارے بھائیو ہیر پھیر بناوٹ کی تو سنتو نہین کہ وہ تو تمھارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے پہلے ہی فرمادیا کہ بڑے دھوکے باز بڑے جھوٹے ہونگے۔ دھوکے باز
بناوٹ تاویل ہیر پھیر نکرین تو دھوکے باز ہی کب ہون خود زمانۂ رسالت مین
منافق لوگ اللہ و رسول کو برا کہتے اور جب پوچھا جاتا تو کچھ نہ کچھ حیلے گڑھتے اسپر
انھین قرآن مجید مین بھی فرمایا کہ لا تعتذروا قد کفرتم بعد ایمانکم بہانے
نہ بناؤ تم کافر ہوگئے اسلام کے بعد تو حیلے بہانے کی نہین بدی یہ پوچھ لو کہ یہ باتین
جیسے ان کے قائل کہہ رہے ہین پہلے ائمہ علما نے بھی کبھی کہین اگر کہی ہون دکھادیجیے
ورنہ مسلمانو سمجھ لو کہ یہ وہی لوگ ہین جنکی خبر تمھارے مہربان پیارے نبی صلے اللہ
علیہ وسلم پہلے ہی دے گئے اور تمھین انسے دور بھاگنے اور انھین اپنے سے دور
رکھنے کا حکم فرماگئے۔ اب وہ چار پانچ ہی بات نمونہ کے طور پر سنیے۔ اوّل شیطان
کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے۔ کیون
مسلمانو! تم نے تمھارے باپ دادا نے یہ کبھی سنی تھی کہ شیطان کی یہ وسعت
تو قرآن حدیث سے ثابت ہے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسعت
علم کونسی آیت حدیث سے ثابت ہے۔ دوم شیطان کی یہ وسعت علم نص سے
ثابت مانکر رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے وسعت علم ماننے والے کو

یون کہنا کہ تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرنا ہے شرک نہین تو کونسا ایمان کا حصہ ہے۔ کیون مسلمانو! اسکا صاف مطلب یہ ہوا یا نہین کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کے لئے جس وسعت علم کے ماننے سے آنکو خدا کا شریک کر دینا ٹھہرتا ہے وہ وسعت علم شیطان کے لئے قرآن سے ثابت ہے۔ یعنے شیطان تو ضرور خدا کا شریک ہے مگر نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نہ کہو ورنہ مشرک ہو جاؤ گے ایمان کا کوئی حصہ نہ رہے گا۔ کیون مسلمانو! کبھی تم نے تمھارے باپ دادا نے ایسی سنی تھی۔

سوم بعض علوم غیبیہ مراد ہین تو اسمین حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہایم کے لئے بھی حاصل ہے۔ یعنی یہ تو دلیل عقلی و نقلی سے ثابت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کے کل علوم غیب حاصل نہین اور بعض کہو تو اسمین حضور کی کیا خصوصیت ہے ایسا علم غیب تو ہر پاگل ہر چوپائے کو حاصل ہے۔ کیون مسلمانو! کبھی تم نے تمھارے باپ دادا نے ایسی سنی تھی۔ **چہارم** بالفرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو بھی خاتمیت محمدی مین کچھ فرق نہ آئیگا۔ کیون مسلمانو! تم نے تمھارے باپ دادا نے کبھی سنا تھا۔ نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایسے معنی پر خاتم النبیین ہین جو حضور کے بعد اور کسیکو نبوت ملنے کو منع نہین کرتا اگر بالفرض حضور کے بعد کوئی اور نبی بھی ہو جائے تو خاتم النبیین کے کچھ منافی نہوگا۔ **پنجم** عوام کے خیال مین تو رسول اللہ کا خاتم ہونا بایںمعنے ہے کہ آپ سب مین آخر نبی ہین مگر اہل فہم پر روشن کہ تقدم یا تاخر زمانہ مین بالذات کچھ فضیلت نہین کیون مسلمانو! تم نے تمھارے باپ دادا نے کبھی سنا تھا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کو خاتم النبیین بایںمعنے جاننا کہ

حضور سب سے آخر نبی ہین یہ جاہلون کا خیال ہے ۔ اہل فہم کے نزدیک یہ خود کوئی فضیلت نہین مسلمانو باتین بہت ہین کہ کوکبۂ شہابیہ و حسام الحرمین اور رسالۂ (دیوبندی مولویون کا ایمان) وغیرہا مین مذکور ہین حسام الحرمین شریف پر اکابر علماء و مفتیان مکہ معظمہ و مدینہ منورہ مہرین فرما چکے ہین جو بفضلہ تعالیٰ برسون سے شایع ہو چکی ہین مگر انہین پانچ باتون کو دیکھئے کہ یہ بعینہ وہی ہین یا نہین جنکی خبر محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے تمھین دی تھی کہ دجال کذاب آنے والے ہین جو وہ باتین کہین گے کہ نہ تم نے سنی ہون نہ تمھارے باپ دادا نے ۔ مسلمانو! مین عرض کر چکا ہون کہ بناوٹ حیلے ہر شخص کیا کرتا ہے انکا دروازہ تو وقعات السنان و ادخال السنان ، و انہاء السنان وغیرہ رسائل مین بفضلہ تعالے بند کر دیا گیا ہی یہان تو بات اتنی ہے کہ یہ پانچون باتین اگلون نے بھی کہین تو بے پھیر پھار بے بناوٹ دکھا دو کہ کسنے کہین ورنہ ضرور یہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان پاک مین وہ گالیان ہین جو نہ تم نے سنین نہ تمھارے باپ دادا نے بس کھلگیا کہ انکے کہنے والے اور آنکے ماننے والے خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی گواہی سے دجال کذاب ہین آگے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہین آنسے دور بھاگو انھین اپنے سے دور کرو کہین وہ تمکو گمراہ نہ کر دین کہین وہ تمکو فتنہ مین نہ ڈالدین مسلمانو! یہ پانچون باتین انہی دیوبندی حضرات اور آنکے اکابر کی ہین پہلی دو باتین جناب گنگوہی صاحب کی براہین قاطعہ صفحہ ۵۱ مین ہین اور تیسری بات جناب اشرف علی تھانوی صاحب کی حفظ الایمان ص۸ مین اور چوتھی پانچوین بات جناب نانوتوی صاحب کی تحذیر الناس طبع اول ص۳ و ص۱۴ مین ۔

آیندہ اپنے دین اپنے مال کی حفاظت آپ صاحبون کے اختیار ہے آپکے پیارے نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد آپ کو سنا چکے مسلمانو! ان دیوبندی صاحبون نے ایک بڑا مکر اور کیا ہے کہ عربی مین چھبیس سوال خود ہی لکھے اور خود ہی اُن کے جواب دیے اور اُن جوابون مین بہت مکر و فریب دخلاف واقع اظہارات کرکے سعی ہے کہ کسیطرح حرمین شریفین کی مہرین نصیب ہو جاوین اگر یون مہرین ہو بھی جائین کیا تعجب تھا ایک آریہ اگر مسلمان بنکر دو چار باتین اسلام سے لگتی کہکر علما سے سوال کرے کیا وہ نہ لکھدینگے کہ یہ مسلمان ہے مگر اس سے اُسکے عقاید تو نہ دھل جائینگے جو اُسکی کتابون مین لکھے ہین اور جبتک وہ ابتک قایم ہے اتنے بڑے کید عظیم کے بعد بھی مہرون مین یہ کارروائیان کین۔ **اوّل** اپنے جرگہ کے دیوبندیان سے اُسپر تقریظین لکھوائین اور اُنکے ترجمے کیے حسام الحرمین فتاوی حرمین شریفین کی صورت بنائین۔ **دوم** مدینہ منورہ کے ایک عالم نے ان کے ساختہ اظہارون پر بھی ایک رسالہ مین جابجا اُنکے رد لکھے اُسکے اول آخر اوسط سے کچھ سطرین لین کہ ہماری تصدیق کی ہے۔ **سوم** بہت مہرین کہ اُن مدنی صاحب کے رسالہ پر تھین جسمین ان دیوبندیون کا رد ہے۔ وہ سب مہرین اپنے رسالہ پر اُتارین کہ جاہل سمجھین یہ سب لوگ اُنکی تصدیق کر رہے ہین۔ **چہارم** اور بھی سخت تر ظلم یہ کہ مکہ معظمہ کے دو مالکی المذہب عالمون کی تصدیق نقل کی اور خود ہی لکھا کہ اصل اُنکی ہمارے پاس نہین اُن عالمون نے ہمین دھوکا دیکر واپس لے لی اور پھر نہ دی۔ اول تو مسلمانو یون جو شخص چاہے ہزار عالمون کی مہرین چھاپ دے اور کہدے کہ اُنکی اصل ہمارے پاس نہین ان عالمون نے مہرین کرکے ہم سے واپس لے لی ہین

مان کر مکر گئے ہین دوسرے اگر یہ سچ بھی ہو تو جب اُن عالمون نے رجوع کرلی اور تمھارے فریب پر مطلع ہو کر اپنی مہرین تم سے واپس لے لین اب تمھین اُنکے چھاپنے کا کیا اختیار رہا مگر بے ایمانی کا کیا علاج پنجم مکہ معظمہ بھر مین فقط ایک مکی عالم کی تصدیق لکھی ہے اُنکا مہری خط آیا ہوا مجلس اہلسنت وجماعت مین موجود ہے کہ خلیل احمد غلط کہتا ہے ہم اُسکی اُسی تکفیر پر قایم ہین جو ہم حسام الحرمین مین لکھ چکے ہین مسلمانون دیکھا یہ ہے تمھارے پیارے نبی صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کا ارشاد کہ یکون فی اٰخر الزمان دجالون کذابون اور فرمایا دجالون کذابون سے دور بھاگو انھین اپنے سے دور کرو۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

لا شك فی کفر من یعتقد ان علم النبی وعلم الشیطان سواء وکذا بقیة المسائل الاربع المحررة فی هذ الاعلان سواء کانوا من اهل الدیوبند او غیرهم وانی انصح اخوانی المسلمین فی جمیع انحاء العالم ان یعتزلوا اصحاب هذه عقیدة الکفریة حفظنا اللہ من العقائد الزائغة امین ثم امین ۵ حرره الفقیر احمد موسی المصری المنوفی امام مسجد الجامع کلکته

اُس شخص کے کفر مین کوئی شک نہین ہے جو یہ اعتقاد رکھتا ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا علم اور شیطان کا علم دونون برابر ہین اور ایسا ہی حال ہے چارون مسائل مذکورہ کے اعتقاد کرنیکا ایسے اعتقاد کرنیوالے دیوبند کے ہون یا کسی مقام کے ہون مین تمام دنیا کے بھائی مسلمانونکو نصیحت کرتا ہون کہ ان عقائد کفریہ سے احتیاط کرین اور بچین اللہ تعالے ان گمراہ عقیدون سے بچائے آمین۔ کتبہ الفقیر احمد موسیٰ المصری المنوفی امام مسجد ناخدا۔ کلکتہ

صحیح نیز احمد موسی المصری امام مسجد جامع کلکتہ ۱۳۲۰

خامدا ومصلیا ومسلما

جمیع اہل اسلام پر مخفی نرہے۔ کہ یہ فقیر ابتدا مین علماء دیوبند کے (بدعقیدگی

کا حال سنکر) بالکل مخالف تھا مگر عرصہ تین سال کا ہوتا ہے جبکہ جناب مولوی مرتضیٰ حسن صاحب دیوبند سے کلکتہ تشریف لائے ہیں نے اُنسے علم غیب اور بعض عقائد کے متعلق چند سوالات کیے جوابات سے اُنکا عقیدہ اہل سنت والجماعت کے مطابق پایا اور خود بھی دیوبند جاکر اس امر کے تحقیق کرنے کی کوشش کی لیکن کسیطرح مجھپر اُنکی خلاف عقیدگی ثابت نہین ہوئی اسلیئے مین قریب تین سال سے اُنکی تعریف و توصیف کرتا رہا - اب عرصہ ڈیڑھ ماہ کا ہوتا ہے کہ پھر علماء دیوبند کی تشریف آوری کا شہرہ ہوا - چند حضرات میرے پاس تشریف لائے اور علماء دیوبند کی تصنیفات بھی لیتے آئے مجھکو تشریح کے ساتھ پڑھکر سنایا جسکے سننے اور دیکھنے سے شک پیدا ہوگیا کہ علماء دیوبند ناحق پر ہین اور مولوی احمد رضا خانصاحب بالکل حق پر ہین اور جو اُنکے عقائد کی نسبت کہا جاتا ہے - صریحاً بہتان ہے - پھر بھی مجھکو اُنکے طرف سے اطمینان کلی نہین ہوا تھا کہ اتفاقاً ایک دن ہم اور جناب منشی محمد لعل خانصاحب و جناب حاجی یوسف زین علی رضا صاحب و جناب محمد شفیع صاحب سکریٹری انجمن قاسم المعارف و جناب احمد حسین صاحب آنولے والے - جناب حاجی اسمعیل صاحب پٹنہ والے کے مکان پر گئے - وہان مولوی احمد الدین صاحب دہلوی و صاحب خانہ موجود تھے - اِن کل حضرات کے سامنے مناظرہ کی گفتگو چھڑی اور یہ قرار پایا کہ ایک محقق شخص جسکو طرفین کے لوگ بلا مبالغہ منصف ٹھہرائین تجویز کرنا چاہیئے - اسپر جناب حاجی یوسف صاحب نے یہ فرمایا کہ مولانا برکات احمد صاحب ٹونکی کیسے ہین - فوراً جناب مولانا مولوی احمد الدین صاحب دہلوی نے یہ فرمایا کہ جزاک اللہ وہ نہایت عالم باعمل متقی صوفی حنفی ہین - آپکے علم و فضل مین بھلا کسکو کلام ہے بلکہ اور ایک معتمد علماء دیوبند سے بھی

دریافت کیا۔ اُنھون نے بھی اُنکی تصدیق کی اُسکے بعد مین نے اپنے خیالات کو مستحکم کرنے کی غرض سے جناب مولانا برکات احمد صاحب کے پاس ایک خط[1] اِس مضمون کا لکھا کہ مین اُردو زبان سے پوری واقفیت نہین رکھتا ہون آپ اِس بات کا اطمینان دلادین کہ علماء دیوبند کے عقائد کیسے ہین۔ جسکا جواب اُنھون نے یہ عنایت فرمایا جو درج ذیل ہے۔ اب ناظرین اُسکی عبارت سے خود انصاف کرینگے کہ کون حق پر ہے اور کون ناحق پر۔

آئندہ انشاء اللہ مین اپنے عقائد کو ایک مستقل رسالہ کی صورت مین ظاہر کرونگا۔

العبد المذنب فقیر الی اللہ احمد موسیٰ المصری المنوفی

(امام مسجد ناخدا استدریہ پٹی کلکتہ)

تمام خوبیون[2] کا مستحق اللہ ہے جو دونون جہان کا پروردگار ہے اور درود وسلام ہو تمام رسولون کے سردار پر اور اُنکے تمام آل و اصحاب اور ازواج پر۔ حمد ونعت کے بعد۔ آپکا بزرگ خط اور گرامی نامہ علماء دیوبند کے پرسش احوال کے متعلق وارد ہوا۔ چونکہ آپ کو مجھپر وثوق ہے اور آپ نے اِس بارے مین مجھکو امین بنایا ہے تو میرا فرض ہے کہ مین اُنکے بارے مین سچ بات کہون اور جو کچھ مجھسے پوچھا گیا ہے اُسمین حق سے تجاوز نکرون۔ تو مین کہتا ہون اور اللہ ہی سے توفیق ہے اور اُسی پر توکل ہے اور اُسیکی طرف رجوع کرونگا۔ وہ لوگ علماء اہل سنت[3] وجماعت مذہب ہین۔ ہمارے امام ابو حنیفہ قدس اللہ سرہ کے پیرو ہین اُنھین کے مذہب پر فتوی دیتے اور اُنھین کے اُصول وفروع پر فرعیات مین عمل کرتے ہین لیکن وہ بعض عقائد مین مولوی اسمٰعیل دہلوی کے تابع ہین اور اُسکے آثار کے متبع۔ اور علماء دیوبند وہ کہتے ہین جو

[1] یہ خط عربی مین لکھا تھا یہان اُردو ترجمہ لکھا گیا ہے ۱۲

[2] یہ جواب بھی عربی مین تھا یہان ترجمہ لکھا جاتا ہے ۱۲

[3] حضرت مولانا نے بھول سے اس زمرہ کو اہلسنت والجماعت تحریر فرمایا تھا جسکا انکار حضرت ممدوح نے خود کیا اور فرمایا کہ مجھسے بھول ہوئی ...

فقط عبدالرحمن ماربواڑہم کراسر اسٹریٹ نمبر ۱۵ کلکتہ

جو مولوی اسمٰعیل دہلوی نے کہا اور اُسمین تعصب رکھتے ہین اور اپنی کوشش صرف کرتے ہین اُسکے اقوال کے صحیح کرنے مین اور اُسنے (اللہ اُسے معاف کرے) بعض ایسے عقاید گڑھے جو عقائد اہلسنت و جماعت سے نہین۔ انمین سے بعض یہ ہین۔ کہ اُسنے کہا کہ اللہ تعالیٰ کا برائیون اور نقصانون والا ہونا ممکن ہے مثلاً اللہ تعالیٰ کا جھوٹا ہونا تو اُس نے جائز مانا کہ ہو سکتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ جھوٹی بات بولے نہ بر طریق نقل وحکایت کے اسلیے کہ یہ محال نہین کیونکہ تمامی قرآن شریف اِس سے بھرا ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جھوٹے کافرون کی باتون کو نقل فرمایا ہے بلکہ اُسنے جائز مانا کہ اللہ تعالیٰ ایسی خبر دے جو واقع مین جھوٹی ہو اور اپنی کتابون مین اِس مسئلہ پر یہ دلیل پیش کی کہ آدمی جھوٹ بول سکتا ہے تو اگر خدا جھوٹ نہ بول سکے تو بندہ کی قدرت کا خدا کی قدرت سے زیادہ ہونا لازم آئیگا اور یہ اُسکی بات محض غلطی ہے جسکی پہلی دلیل یہ ہے کہ اگر برائیون کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا موصوف ہونا جائز ہوا اور یہ ممکن ذاتی ہو تو اُسکے واقع ہونے کے فرض سے محال نہ لازم آئے باوجودیکہ پناہ بخدا اِس سے لازم آتا ہے باطل ہونا اللہ کے اِس قول ومن اصدق من اللہ قیلا وغیرہ کا۔ دوسری دلیل یہ ہے کہ اہلسنت وجماعت کا اِس امر پر اتفاق ہے کہ اللہ تعالیٰ کا برائیون اور نقصان کی صفتون کے ساتھ موصوف ہونا محال بالذات ہے اور جو محال لذاتہ ہو وہ کبھی ممکن بالذات ہو نہین سکتا تیسری دلیل یہ ہے کہ جھوٹ بولنا یا خوبی ہے یا برائی اگر اچھی صفت ہے تو ضرور ہے کہ اللہ تعالیٰ بالفعل جھوٹا ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ کا جملہ صفات کمالیہ والا ہونا ضروری ہے اور اسکے لیئے ذات باری علت تامہ ہے تو پناہ بخدا بالفعل جھوٹا ہوگا اور اگر بری بات ہے تو وہ محال بالذات ہے ممکن ہو نہین سکتا۔ چوتھی دلیل یہ ہے کہ زیادتی ایک ایسی

چیز ہے جو برابری کے بعد ہوگی تو اگر بندہ کی قدرت تمامی مقدورات الٰہی پر ہو اور زیادتی یہ کہ وہ کذب پر بھی قادر ہے جو باری تعالیٰ مین موجود نہین۔ تو یقیناً زیادتی لازم آئیگی اور جب ایسا نہین تو زیادتی بھی نہین۔ کیا نہین جانتے کہ زیادتی ہو نہین سکتی جبتک کہ برابری نہو اور جب برابری نہین تو زیادتی کہان اللہ تعالیٰ کی شان اس سے برتر ہے اور جبکہ اس قائل نے اس عقیدہ کو گڑھا اُس سے پچھلے علمار دیوبند وسہارنپور مولوی رشید احمد گنگوہی و مولوی قاسم نانوتوی و مولوی اشرفعلی تھانوی نے اسیکا اتباع کیا اور یہ سب لوگ اُسکے قول کے صحیح کرنے پر جھک پڑے اور اس بارے مین رسائل لکھے جیسے محمود حسن دیوبندی نے اس مسئلہ مین ایک مستقل رسالہ لکھا۔ جسکا نام جہد المقل رکھا اور لکھا جو کچھ کہ لکھا اور اُنکے اگلے اس عقیدہ کو چھپاتے اور اسمین بحث سے پرہیز کرتے تھے۔ لیکن اُنکے پچھلے اس زمانہ والون نے اسمین بہت شغب کیا اور تلبیس و تدلیس مین کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی اور حضور پر نور صلے اللہ علیہ وسلم کی شان ارفع واعلیٰ مین اس قسم کی تفریط کی جس سے مسلمانون کے رونگٹے کھڑے ہوتے ہین اگر اسکی خبر چاہتے ہو تو انکی کتابین دیکھو اور بعض اُنسے وہ جو اس قائل اسمٰعیل دہلوی نے اپنے رسالہ مین لکھا جسکا نام تقویۃ الایمان رکھا اور اسمین تمامی انبیار کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی شان مین بہت کمی کی ہے اور اُن کی شان مین وہ بات کہی جو اس لایق نہین کہ انبیار کرام علیہم السلام کی شان والا مین کہی جائے اور اسکے معصرون خصوصاً ہمارے استاذ الاستاد خاتم الحکمار والمتکلمین جناب مولانا محمد فضل حق صاحب خیرآبادی نے بہت ہی بلیغ رد فرمایا اللہ تعالےٰ انھین بہتر جزا دے اور بعض اُن مین سے وصف خاتمیت محمدی کے اشتراک کا

ممکن ہوناہے توآسنے کئی مثل نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے وصف خاتمیت مین جائز مانے ہین اور اسکا بھی رد علامہ موصوف نے کیاہے جو چھپ گیا ہے اور رد وہ ایک مستقل اور بڑی کتاب ہے اور بعض اُنمین سے یہ کہ آسنے مسئلہ شفاعت مین ایک نئی بات نکالی اور امر شفاعت مین وہ کہا جو عقائد اہلسنت وجماعت سے کوسون دور ہے اگر تجھے اطلاع منظور ہے تو اُسکے لئے فریقین کی کتاب دیکھ اور یہ لوگ اِس زمانہ مین موجود ہین وہ ہلاک ہوگئے اُسکی پیروی مین اور یہ لوگ اُسکے قائل ہوئے جو آسنے کہا اور ہر روز مناظرون مین ایسی باتین کہتے ہین کہ کوئی مسلمان اپنی زبان سے نہین نکال سکتا۔ خلاصہ یہ کہ ادب کی رسی انکے گردنون مین نہین اور نہ یہ لوگ آداب شرعیہ کے ساتھ متمسک ہین۔ بڑی بات ہے جو اُنکے منہ سے نکلتی ہین وہ جھوٹ ہی بولتے ہین۔ حاصل کلام یہ کہ یہ سب لوگ عقائد مین محمد بن عبدالوہاب نجدی کے پیرو ہین اور یہ وہی کہتے ہین جو اُسنے کہا اور آپ لوگ اُسکے افعال واقوال سے واقف ہین اور اسکا رد کیاہے شیخ دحلان مکی نے اپنے رسالہ مین جو چھپکر شایع بھی ہوگیا ہے محصل یہ ہے کہ یہ لوگ عقائد مین محمد بن عبدالوہاب کے پیرو ہین اور اُنکی عادت حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام واولیاء عظام کے حق مین اُنکی شان کے لائق وادب کے نہین اور اُنکا دعوے شرک وبدعت سے بچنا ہے۔ اور دعوے اُنکا اچھا ہے لیکن اُنھون نے یہ سمجھا کہ شرک انبیاء اور اولیا کی تعظیم اور اُنکے قبور پر حاضر ہونا اور اُنکے آثار کے ساتھ برکت لینا اور اُنتک شد رحال کرنا اور اُنکے ساتھ توسل کرنا ہے اور بہت تشریح کرنے مین اس بات سے کہ انبیاء اور اولیا کے لئے وہ بات ثابت ہو جس سے اُنکی تعظیم

نکلتی ہے اور اُنکا خیال یہ ہے کہ یہ ایک قسم کا شرک ہے اور اُنھون نے اپنا نام محمدی اور موحد رکھا ہے - باوجودیکہ باری تعالیٰ کا قبائح اور عیوب اور برائیون والا ہونا ممکن جانتے ہین - اللہ کی شان برتر ہے اس سے جو ظالم لوگ کہتے ہین اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر ولادت و معراج کو بدعت ضلالت جانتے ہین یہ وہ ہے جو مجھے اُنکے اقوال و افعال سے معلوم ہین - اے میرے دوست مین اُنھین نہین دوست رکھتا ہون نہ اُنکے عقاید کو دوست رکھتا ہون اور نہ یہ جانتا ہون کہ وہ لوگ اس عقیدے مین حق پر ہین یا سلف صالح کے طریقہ پر اور اُنکے عقیدے جو مین نے ذکر کئے یہ باطل عقیدے ہین - ہمارے مشایخ کرام کے عقیدون کے خلاف ہے اور مین اُسے پسند نہین کرتا - کہ مین اُنسے اُلجھون اور اُنسے مناظرہ کرون کیونکہ اس زمانہ مین مناظرہ گالی گلوج کرنا اور ایک دوسرے کو کافر بنانا ہے اور اسیطرح مین اُنسے بھی پرہیز کرتا ہون - جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیلیے علم غیب مخصوص بذات الٰہی مانتے ہین اور بہت ہی زیادتی کرتے ہین اور اولیاء کرام کی شان مین اور سجدہ کرنے مین اور طواف کرنے مین اور مزارونکو بوسہ دینے مین اور وہ باتین کرتے ہین جو خلاف سنت ہے اور ملاہی اور مزامیر سننے مین مشغول ہوتے ہین اور عرسون مین اور بدمذہبون اور اہل ہوا کے ساتھ میل جول رکھتے ہین اور جو کچھ یہ کرتے ہین وہ کرتے ہین - ہان صرف قبرون پر موافق سنت حاضر ہونا اور اُنکے ساتھ برکت ڈھونڈھنا اور اللہ سے دعا مین اُنکا وسیلہ پکڑنا مین اُسے جائز سمجھتا اور برکت لینا اور توسل کرتا ہون - اور مین دوست رکھتا ہون اور خدا سے تمنا ہے کہ مجھے اُنکے طریقہ پر زندہ رکھے اور اُنکی محبت مین ملے اور اُنکے دوستون کے گروہ مین اُٹھائے اور میرا خاتمہ اور انجام بخیر کرے اُنکی برکت سے یہ وہ ہے جو میرے نزدیک ہے

ع والناس فیما یعشقون مذاہب ÷ اور تمپر سلام - امیدوار دعا برکات احمد البہاری العظیم آبادی وطناً دالٹونکی نزیلاً والحنفی مذہباً والچشتی صابری مشرباً والخیر آبادی تلمیذاً عفا اللہ عنہ ۲۰ رجمادی الآخر ۱۳۳۲ھ ہجری

صاحب

منشی محمد لعل خان عفی اللہ عنہ نمبر ۶ کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

دیوبندی مولویون کے ایمان کے سرٹیفکیٹ

حضرات! بحیثیت ایک مسلمان ہونے کے میرا فرض ہے کہ مین اپنے اُن بھولے بھالے بھائیون کو اُس فریب کے جال سے آگاہ کر دون جو اُنکے لئے ایک چالاک صیاد نے نمایشی دانے ڈالکر بچھار کھا ہے جسمین پھنسکر عذاب آخرت کا سزاوار ہونا لابدی ہے جسمین اُلجھکر راحت ابدی سے محروم رہنا لازمی ہے۔

مین پوچھتا ہون کہ ایسے شخص کو کیا کہا جائے جسکی قابلیت کا اظہار جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی بدگوئی ہو جسکی معلومات کا انحصار آنجناب پاک کی برائیان ہو۔ جسکے قلم کا زور حضور سرور کائنات کے اعتراضات پر ختم ہو۔ جسکے خیالات مین جناب نبی کریم علیہ الصلوات والتسلیم کا علم معاذ اللہ شیطان کے علم سے گھٹا ہو مسلمانو تمکو لازم ہے کہ ہوشیار ہو جاؤ اور جس گروہ مین ایسے افراد ہون اُسکے سایہ سے بچو۔ ایسے لوگون کی لمبی چوڑی دھوان دھار تقریر یا تحریر پر نہ آؤ میری تحریر کا منشا کوئی خاص عناد اِس گروہ سے نہین ہے۔

میرے اِن چند سطور کا مقصد کوئی ذاتی عداوت اِس جماعت سے نہین ہی مین جو کچھ لکھ رہا ہون اور آئندہ لکھونگا۔ اُسکی غرض ہمیشہ یہی ہوگی کہ عوام الناس سیدھے سادھے مسلمان اِنکے دام سے بچتے رہین۔ اب مین آگے چلکر اُس اشتہار کی نقل کرتا ہون جو علمائے فرنگی محل لکھنؤ نے اِس جماعت کے بارے مین شایع کیا ہے اور اُس خط کی بھی نقل کرتا ہون جو مکہ معظمہ سے جناب مولانا مولوی مشتاق احمد صاحب مدرس مدرسہ صولتیہ مکہ معظمہ نے بنام منشی حاجی محمد لعل خانصاحب ارسال فرمایا ہے اور جسمین اِس گروہ کی صاف صاف لفظون مین اُنھون نے تکفیر کی ہے۔ علاوہ اِسکے میرے پاس بہت سے سارٹیفکٹ حضرات دیوبند کے نام ایسے موجود ہین جنمین علمائے ہند اور عرب نے اِنکا سارا کچا چٹھا کر دیا ہے اور مین وعدہ کرتا ہون کہ اُنکو وقتاً فوقتاً شایع کرکے عوام پر ظاہر کردونگا کہ یہ حضرات فریب اور مکاری مین کسقدر دستگاہ رکھتے ہین

نقل مضمون از اشتہار علمائے فرنگی محل لکھنؤ

اِنکے بعد مرتبہ اُن وہابیون کا ہے جو غیر مقلد ہین یہ ائمہ کو برا بھلا کہتے ہین اور انبیاؑ کی توہین کرتے ہین اور اولیاء اللہ سے بغض و کینہ رکھتے ہین اور اُنکی بے حرمتی کرتے ہین۔ انھین کے قریب وہ وہابی ہین جو تقلید تو کرتے ہین مگر عقائد مین وہابیہ کے موافق ہین۔ اُنکی علامت سے یہ ہے کہ خدا کے جھوٹ بولنے کے قائل ہین۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے علم سے شیطان کے علم کو زیادہ مانتے ہین آپکے ذکر میلاد کو کنہیا کے جنم سے مشابہت دیتے ہین قیام تعظیمی کرنے والے کو

مشرک جانتے ہین جماعت ثانیہ کو ہر حال مین برا سمجھتے ہین زیارت قبور اور استمداد اولیاء اللہ کو شرک سمجھتے ہین انکے اعراس کو بدعت تصور کرتے ہین ۔ گیارہوین اور بارہوین کے فواتح انکے نزدیک رام لیلا ہندوون کے میلے کے حکم مین ہوتے ہین اور ظاہر مین اتباع سنت کے مدعی اور ردبدعت کے درکرنے والے اپنے کو بتلاتے ہین اور پند و نصائح بھی موافق عقل و نقل کے کرتے ہین عوام الناس انکے کہنے مین انکی ظاہری اتباع شریعت دیکھکے جلدی آجاتے ہین اور سلف کے طریقہ کو جسمین ہر قسم کی خیر و برکت ہے چھوڑ بیٹھتے ہین ایسے لوگون سے بہت ڈرتے رہنا چاہیئے اور جو کتابین اردو کی انکی تصنیف سے ہین انکے مطالعہ سے پرہیز رکھنا چاہیئے ۔ قاعدہ یہ سمجھنا چاہیئے کہ جو بات خلاف علمای قدیم دیکھین یا سنین وہ بدون دریافت کیے قبول نکرلین کہ وہ اکثر گمراہی کا باعث ہوجاتی ہے

نقل خط جناب مولوی مشتاق احمد صاحب ابن مولنا مولوی احمد حسن صاحب کانپوری مرحوم ومغفور رحمۃ اللہ علیہ

آپ نے اہل دیوبند کے بارے مین دریافت فرمایا ہے اسکے بارے مین میرا اور حضرت والد صاحب مرحوم و مغفور کا یہ عقیدہ ہے کہ جو شخص حضرت روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے شیطان کے علم کو زیادہ کہے یا حضرت کے علم کو بہائم وحیوانات کے علم سے تشبیہ دیوے یا میلاد شریف کے قیام کو کنہیا کے جنم سے تشبیہ دیوے کافر ہی خواہ اہل دیوبند ہون یا غیر اہل دیوبند کسیکی تخصیص نہین اگر اہل دیوبند ایسا کرین تو وہ بھی اس حکم سے علحدہ نہین ہین جیسے خلیل احمد انبیٹھوی کی عبارت سے زیادتی علم شیطان کی حضرت کے علم سے صاف ظاہر ہوتی ہے یا حفظ الایمان مین حضرت کے علم کو بہائم وحیوانات سے تشبیہ دی ہے ۔ اشرف علی تھانوی نے

ایسے ہی ایک فتوی میلاد کے بارے مین پہلنے دیکھا تھا اسوقت مفتی کا نام محفوظ نہین اسمین میلاد کے قیام کو کنہیا کے جنم سے تشبیہ مفتی نے دی تھی علاوہ ازین جوبات کفر کی ہو اُسکو اسلام کی بات مین شمار کرنا اور اُسپر مسلمانونکو ترغیب عمل کی دلانا صریح کفر ہی آپ سنیے اسمٰعیل شہید دہلوی نے اپنی کتاب صراط المستقیم مین لکھا ہی کہ نماز مین خیال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا بدرجہا بدتر ہی گاؤ وخر کے خیال سے نماز مین مستغرق ہونے سے پس جب حضرت کا خیال نماز مین گائے اور گدھے کے خیال سے بدتر ہی تو پھر نماز کیسے ہماری ہو سکتی ہے کیونکہ نماز مین قرأت فرض ہی اور قرآن پاک کی کونسی ایسی آیت ہے جو حضرت پر نازل نہ ہوئی ہو تاکہ اُسکی تلاوت سے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا خیال نہ آئے۔ اور جب قرآن مین کوئی ایسی آیت نہین بلکہ پورا قرآن حضرت پر حضرت کی تصدیق کیلیے معجزہ بنا کر اُتارا گیا تو قرآن پاک کے ہر ہر کلمہ و الفاظ سے حضرت کا خیال ضرور ہوگا۔ اور یہ خیال اسمٰعیل کے نزدیک گدھے اور گائے کے خیال سے بدرجہا برا ہے اور اُسکو ایمان کہنا اور اُسپر مسلمانون کو ترغیب دلانا کفر نہین تو کیا اسلام ہو سکتا ہی اور جمیع علمائے دیوبند نے تقویۃ الایمان پر ترغیب عمل کی دلائی اور اُسکی عمدہ و قابل عمل ہونے پر مہر و دستخط کی ہے غرض کہانتک اُنکی خرافات و ہذلیات کو لکھون۔

(از مکہ معظمہ مشتاق احمد مدرس مدرسہ صولتیہ) ۵ ار رجب سنہ ۱۳۳۲ھ

اب آخر مین حضرات دیوبند سے عاجزانہ التجا ہے کہ وہ اپنی ان حرکتون سے باز آجائین زمانہ روشن ہو راستی کی ایک چمک بجلی کی طرح اُنکے تمام خرمن مکر کو جلا کر خاک سیاہ کر دیگی۔ وہ وقت آچکا ہی کہ مقراض حقیقت اُنکی تحریک کے لمبے چوڑے اُلجھے ہوئے جال کے پرزے پرزے اُڑا دیگی سچائی کی ہوا جگہ سے جنبش کر چکی ہی قریب ہے کہ اُنکے فریب کا

دامن الٹ جائیگا انکشاف حقیقت سے دنیا کی آنکھیں پرنور ہو جائینگی۔ تعجب ہے کہ حضرات دیوبند فرماتے ہیں کہ ہماری تحریر عوام کی سمجھ مین نہین آتی ممکن ہے کہ علمای فرنگی محل لکھنؤ جو ہندوستان کے سر برآوردہ اہل علم ہین انکی سمجھ نے بھی قصور کیا ہو اور انہون نے اسطرح اپنے اشتہار مین لکھ مارا۔ علاوہ اسکے مین نہین کہہ سکتا کہ حضرات دیوبند کیسی یورپین اردو لکھتے ہین جو بجز انکے کوئی ہندوستانی سمجھ نہین سکتا۔ حضرات دیوبند اسکا فیصلہ آپ ہی کر دین۔ جب آپکی تحریر کسیکی سمجھ مین نہ آئیگی تو کوئی اُسپر عمل کیسے کریگا۔ مذہبی تحقیقات کا اظہار آپ ایسی ولایتی اردو مین کیون کرین جسکے حل کرنے مین افلاطون کی روح بھی گھبرا اُٹھے۔ کامل انجینیر وہی ہے جو ایسا سیدھا راستہ بنائے جسمین چلنے والے کو رہبر کی ضرورت نہو۔ تحریر کا منشا ہمیشہ یہی ہوتا ہے کہ پڑھنے والا اُسکو ایسا سمجھ جائے کہ شبہہ باقی نرہے تقریر کی غرض ہمیشہ یہی ہوتی ہے کہ سننے والا مطلب سے پوری طرح واقف ہو جائے۔ مگر حضرات دیوبند آپکی تحریر اور تقریر دونون اس قاعدے کے خلاف ہین نہایت افسوس ہے کہ آپ اپنے نامونکو علما کی فہرست مین درج کراتے ہین اور دو سطر اردو ایسی بھی نہین لکھ سکتے جو عوام کی سمجھ مین کامل طور سے آجائے۔

المشتہر۔ محمد یعقوب چھتری والے ۲۶ رام موہن گھوس لین۔

دیوبندیونکے پیچھے نماز درست نہین

اما بعد اصحاب دیوبند کے بعض عقائد جو اہل سنت والجماعت کے مخالف ہین وہ یہ ہین۔

معاذ اللہ خداوند تعالی جھوٹ بول سکتا ہے۔ اور جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تعظیم بڑے بھائی کی سی کرنی چاہئے اور سب انبیا علیہم السلام معاذ اللہ منہ اللہ کے سامنے چمار سے زیادہ ذلیل ہین اور

شیطان کا علم نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ ہی شیطان کا علم محیط نص ہی ثابت ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا علم محیط نص سے ثابت نہین۔ مولود شریف اور ذکر ولادت کو جمیع بدعات سے خالی ہو جائز نہین۔ اور یا رسول اللہ کہنا مطلقاً ممنوع ہی۔ اسیطرح اور بھی انکے عقائد فاسدہ ہین تین عقیدے اول کے مولوی اسمٰعیل صاحب نے تقویۃ الایمان اور ایضاح الحق مین لکھے ہین۔ اور چوتھا مسئلہ مولوی خلیل احمد صاحب سہارنپوری نے اپنی کتاب براہین قاطعہ مین درج کیا ہی۔ پانچوان مسئلہ مولوی رشید احمد صاحب نے فتاوی رشیدیہ مین لکھا ہی۔ یا رسول اللہ کہنے کو یہ لوگ مطلقاً منع کرتے ہین۔ حالانکہ مطلقاً منع نہین۔ تشہد مین اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ بصیغہ ندا و خطاب وارد ہی۔ اور ترمذی کے کتاب الدعوات مین موجود ہے۔ کہ جناب صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اعمی کو یہ دعا تعلیم فرمائی تھی۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ يَا مُحَمَّدُ اِنِّي اَتَوَجَّهُ بِكَ اِلٰى رَبِّي فِي حَاجَتِي هٰذِهٖ الخ **ترجمہ**۔ اے اللہ مین تجھ سے سوال کرتا ہون اور تیری طرف توجہ کرتا ہون بطفیل تیرے نبی محمد مجسم رحمت کے۔ اے محمد بیشک مین متوجہ ہوتا ہون بذریعہ آپکے اپنے رب کے حضور مین اپنی حاجت برآئی کے لئے۔ جسمین صاف لفظ یا محمد موجود ہی پھر کیونکر ناجائز ہو سکتا ہے اور اگر کوئی شخص السلام علیک یا رسول اللہ باین خیال پڑھے کہ ملائکہ اس صلوٰۃ کو دربار نبی صلے اللہ علیہ وسلم مین پیش کرتے ہین تو کیونکر ناجائز ہوگا۔ غرض جس شخص کے یہ عقائد ہون اُسے مطلقاً توبہ کرائی جاوے۔ اور تاوقتیکہ ان عقائد سے تائب نہون اُسکے پیچھے نماز ناجائز ہوگی۔ اور مسلمانون کو چاہیے کہ ایسے عقیدہ والے سے اختلاط نرکھین۔ اور اُسکے بیان کیے ہوئے مسائل پر عمل نکرین۔ تاوقتیکہ کسی حنفی المذہب عالم متوسط العقائد سے دریافت نکرلین۔

اور مسئلہ علم غیب پر اسطرح عقیدہ رکھنا چاہیئے کہ عالم الغیب و الشہادہ اللہ تعالیٰ ہی اور علم غیب بالذات مختص ساتھ اللہ تبارک و تعالیٰ کے ہی اور آسنے جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو علم اتنی مغیبات کا عطا فرمایا ہی کہ احاطۂ بشری سے خارج ہی علم مَا کَانَ وَمَا یَکُوْنُ (جو کچھ ہوا اور جو آئندہ ہوگا) اور علم لوح و قلم اور علم جنت و نار اور علم قیامت کہ یہ سب مغیبات ہین۔ علم انکا جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ و سلم کو عطا فرمایا ہے۔ مگر یہ سب علوم اللہ کے علم کے سامنے وہ نسبت بھی نہین رکھتے کہ جو قطرہ کو بہ نسبت دریا کے ہے۔ اللہ تعالیٰ کا علم غیر متناہی ہے اور جناب نبی صلے اللہ علیہ و سلم کا علم متناہی اللہ تبارک و تعالیٰ کا علم، علم غیب ہے اور یہ علم علم بالمغیبات ہے۔ اللہ تعالیٰ کا علم بالذات ہے اور یہ علم بالعرض ہی۔ اللہ تعالیٰ کا علم قدیم ہے اور یہ علم حادث ہے۔ غرض شرع مین علم الغیب مختص ساتھ اللہ جل جلالہ کے ہے اور خاصہ پروردگار عالم ہے اور شرع اسکی رخصت نہین دیتی کہ علم الغیب بلا اضافت بجز خداوند تعالیٰ کے اور کسی علم مین استعمال کیا جاوے۔ اسیوجہ سے بہتر ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے علم کو علم بالمغیبات کہا جاوے۔ یا علم غیب بالعرض کہا جاوے۔ اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو علم بالمغیبات ہے، معلومات اللہ اور معلومات النبی صلے اللہ علیہ وسلم مساوی نہین۔ بعد علم اللہ کے علم النبی صلے اللہ علیہ وسلم کا مرتبہ ہے۔ نہ جیسا کہ دیوبندی خیال کرتے ہین کہ علم شیطان کا علم نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے زائد ہی اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو علم بس، دیوار کا نہین ہے۔ العیاذ باللہ منہ۔ سب مسلمانونکو یہ عقیدہ علم غیب مین رکھنا چاہیے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

نقل مہر برکات احمد — برکات احمد حنفی مذہباً خیرابادی تلمذاً میدنگری

ہمارے وطناً والتونکی سنہ ہبیلا

المشتہر عبدالرحمن مارواڑی نمبر ۱۵ کراس اسٹریٹ کلکتہ

صحت نامۂ تاریخ وہابیہ و دیوبندیہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳	۲	دفع	وقع
"	۳	دون	وان
"	۴	خائف	خالف
"	۵	وظفرہم	وظفرہم
"	"	عام ثلث وثمانین	عام ثلث وثلثین او ثمانین
۴	۱۳	اللہ تعالیٰ بندون کو	اللہ تعالیٰ نے بندونکو
۶	۷	جہان دنیا	جان دینا
۷	۱۶	پہنچا	وہ کتنی سخت
۸	۱۱	گرایا جائیگا	جائیگا
"	۱۳	رضی اللہ عنہ	رضی اللہ عنہما
"	۱۵	ابوذر	معاذ بن جبل
"	۱۸	بکری کا پکڑ لیتا ہے	بکری کا بھیڑیا پکڑ لیتا
		جسکا دکا اپنی بھائیون	ہے اوسے جو نفرت و
		سے نفرت اور بے	بے انسی کے سبب
		انسی کے سبب اکیلی ہے	گلے مین نہ ملے
"	"	والکافۃ	والعامہ
۹	۱	اور جسکا کہ گلے سے	اور جو گلے سے دور
		اکیلی چلی جاوے اور	رہ جائے اور جو
		جسکو اکیلی رہ جاوے	گلے کے کنارے
		اپنی جماعت سے	پر رہے ۔۔۔
"	"	فان حذب اللہ	وان جندنا ھم
		ھم الغالبون یعنی بتحقیق	الغلبون ۔۔۔
"	۱۳	ھنالک	ھنالک
۱۱	۸	ترقی کیا	ترقی کی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۱	۱۵	کھلکے بندون مین کھلم کھلا	کھلے بندون کھل کھیلے
۱۲	۷	کی گئی	کیے گئے
"	۱۵	مرجوع	مرجوح
"	۱۹	اون لوگون کی	امت یعنی اون لوگونکی
۱۳	۲	کہو	کبھو
"	۴	آنکھین	انکھین
"	"	نظم د	نظم
"	۱۴	تک نہ	تک
۱۴	۱	واسطے پر	واسطے
"	۲	مرجوع	مرجوح
"	۷	حدیث کی	حدیث
"	۸	کرے	کین
"	۹	تمکو یہ حدیث معلوم	تم ان حدیثون مین
		ہونگی	یہ کام کرتے ہو
"	۱۰	طریقون	طرفون
"	۱۶	ذکریا	زکریا
۱۵	۳	دیکھتے ہو کیا حال ہے	وہ کچھ لایا جو دیکھ رہی ہو
"	۴	کی یہ ہے	کی ہے
"	۴	نقل کیا ہے	کہا ہے
"	۶	آئمہ	ائمہ
"	۱۱	عینہ	عینیہ
"	۱۷	امام شافعی نے	×
۱۶	۶	شھر	سحر
"	۸	آمام الخلیقۃ	اِمام للخلیقۃ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
١٦	١٠	مَعَ	مَعً
"	١٤	اِذْرِیئِیں	اِذْرِیئِیں
"	"	صَحِیْحُ	صَحِیْحِ
"	"	حُکَیْمُ	حِکَیْمِ
"	١٥	کیا	کہا
١٦	١٦	نِفْقَهٖ عیال	نِفْقَهِ عیالِ
١٧	٣	محمد بن حسین	محمد بن حسن
"	٨	کہا دور ہیں وہ تو علیین کے اوپر ہیں	کہا بہت بعید وہ تو علیین کے طبقہ بالا میں ہیں
"	١١	چالیس برس	پینتالیس برس
١٩	٩	سوین بار	سووین بار
"	١٤	ماءِ جَمَدٌ	ماءِ جَمَدٌ
"	١٥	اَحَدٌ	اَحَدًا
"	"	لم یتخذُ	لم یتّخِذْ
٢١	٨	اُستاذ المحدثین	اُستاذ المحدثین
"	١٥	مسند	سند
٢٢	٥	صلعم	صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
"	٦	"	"
"	١٠	ایتناوله	یتناوله
"	١١	معجم طبرانی نے کبیر میں	طبرانی نے معجم کبیر میں
٢٣	١	بن معین	بن معن
"	٤	رواح	روح
"	"	ابن جریج	ابن جُرَیج
"	١٠	سعید	سعد
"	١٩	بزار	بزاز
٢٤	١	حفض	حفص

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
٢٤	٥	ابن جریح	ابن جریج
"	١٩	مصطوی	مصطفوی
٢٦	٧	حقیقت	حقیت
٢٧	٢	آن	ان
"	١٠	بن ابی سلیمان	ابن امام
٢٩	٢	جرتح	جریج
"	١٢	زبعری	زُبَیدی
"	١٦	تشریف لے گئے	حاضر ہوئے
"	١٧	فرمایا	عرض کی
٣١	٣	شریح اور مشعر بن حرام	شریک اور مسعر بن کدام
"	٥	جاؤ	جاؤ گے
"	٦	جاؤ	جاؤ گے
"	"	شریح	شریک
"	٧	تینو	تینون
"	١٣	مشعر	مسعر
"	١٦	شریح	شریک
"	"	"	"
٣٢	١٤	قبرون سے اٹھاو	محشر میں لاؤ
٣٣	١١	محمود	محمد
٣٤	٤	یوسف	ابو یوسف
"	١١	قبیحه	قبیح
"	١٧	ہووے	ہے
٣٦	١	غدیٰ	غدا.....
"	٣	سوا اللہ کے	انکا علم سوا اللہ کے کسی کو نہیں ہے
٣٧	٤	ابو	ابی
"	٢٠	شاگرد	شاگرد نے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۷	۲۱	رہی	ہورہی
۳۸	۱۵	سچھ	سچ
"	۱۷	اور جبس	جبس
۳۹	۲۰	رد	الرد
۴۱	۵	دونو	دونون
"	۱۳	العلمار	علماء
"	۱۵	مسندمی	مسندی
۴۲	۶	کاالنجوم	کالنجوم
"	۸	بالکافۃ	العامہ
"	"	سنۃ خلفاء	سنۃ الخلفاء
"	۲۰	والحق	الحق و
۴۳	۲	بالحج	الحج
۴۴	۷	وفوف	وقوف
"	۸	ذکریا	زکریا
"	۱۸	فقد بمرتبہ	فقد برتبہ
"	۱۹	باالحدیث	بالحدیث
۴۵	۱۱	باالقدر	بالقدر
"	۱۷	ربانی	الربانی
۴۶	۴	صلعم	صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
"	۵	ابتداء انتہا	ابتداء وانتہاء
۴۷	۳	حقیقتا	حقیقۃ
۴۹	۷	الفاظون	الفاظ
"	۹	ہیت	ہیبت
۵۰	۱۳	پہونچ سکے	پہنچے
۵۱	۱۰	اخس	آخش
۵۲	۱۸	خدیجہ	حذیفہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۳	۱۵	باالرائے	بالرائے
۵۵	۲	بھی	یہی
"	۱۳	لیغفوریہ	یعفوریہ
"	۱۸	فجزائہ	فجزاؤہ
۵۶	۱۲	تبتی	تپتی
"	۱۴	عدالت	کچہری
۵۷	۷	پرآنی	پرانی
۵۸	۱۰	وجہ	وجیہہ
"	۱۹	شفائی	شفاہی
۵۹	۴	یعنی	یعنی بظاہر
"	۵	بالمشافہ	بالمشافہہ
"	"	"	"
"	۶	سے	مین سے
"	۹	مکالمۃ	مکالمتہ
۶۲	۱۲	نہتھی	تھی
۶۳	۱۵	ہلد	وہلہ
۶۵	۱۴	بتاتے	بنائے
۶۷	۵	یہی	بھی
۶۹	۱۲	فقرائے	
۷۵	۱	بھڑگ	بھڑک
۷۶	۹	بھی	یہی
۷۷	۱۴	تھا	تھا کہ
۷۸	۱۸	تھانوی	تھا الوہی
۷۹	۱۰	سیکھے	سیکھے کہ
۸۰	۱۷	کوٹریسے	کوٹریہ والون سے

[illegible]